تحقیق و ترتیب: بریگیڈیئر(ر) آفتاب احمد خان
http://SalaamOne.com/muslim
https://www.facebook.com/SalaamOne
https://twitter.com/SalaamOne
لنک ، موبائل فرینڈلی - ٹیکسٹ فارمیٹ : http://bit.ly/2Jq8CMe

وہاٹس ایپ گروپ پر ایک مکالمہ

بیانیہ

تمام مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو وہ قرآن و سنت کی بنیاد پر دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے، موجودہ فرقہ وارانہ ناموں کو ختم کرکہ قرآن میں اللہ کے عطا کردہ نام مسلم (الْمُسْلِمِيْنَ ،مُّسْلِمَةً ،مُّسْلِمُونَ،مُّسْلِمًا) کہلانے پر متفق ہو جائیں تو یہ فرقہ واریت کے خاتمہ کی طرف پہلا موثر قدم ہو گا !

"مسلم" (اللہ کا فرمانبردار) کی نسبت اللہ کے صفاتی نام "السلام " اور دین اسلام سے بھی ہے ، اس نام کا حکم اور تاکید اللہ نے قرآن میں 41 آیات میں بار بار دہرایا ...

یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل کی طرف ... کسی فرقہ کے نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... " نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے-

....

"المسلم هوا لمستسلم لامر الله"."مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے"۔ (لسان العرب).یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار بنائے۔ جو اپنے نفس امارہ کی خواہش سے اٹھنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کردے۔

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَـٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا﴿٤٣﴾

" کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہِ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟ (قرآن 25:43)

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا*فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا*قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا*وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا(الشمس 10)

" قسم ہے نفس کی اور اسے درست کرنے کی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس نفس کو برائی سے بچنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی سمجھ عطا فرمائی۔ پھر اس پر اس کی بدی اور اس کی پرہیز گاری واضح کر دی۔ بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنا لیا۔ اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو آلودہ کیا(الشمس7-10) ۔

....

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات - خلاصہ

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی لعنت کو اگرفوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا ، توابتدا میں قرآن کے حکم کے مطابق صرف ایک درست عمل کی شروعات سے شدت اور منفی رجحانات کو کم کرکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے سفر کا آغاز کے آجاسکتا ہے:

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ . (سورة الحج22:78)

1.ہرایک فقہ اور فرقہ کا دعوی ہے کہ وہ قرآن و سنت پر پر عمل پیرا ہیں، جس کو دوسرے قبول نہیں کرتے اور وہ خود دعوی دار ہیں کہ وہ حق پرہیں- ہم سب کو معلوم ہے کہ مسلمان کے علاوہ تمام لیبل اور مذہبی القاب و نام بعد کے زمانہ کی ایجادات ہیں- تو ایک متفقہ نام "مسلمان" پر جو قرآن و سنت و حدیث اور تاریخ سے مسلسل پر ثابت ہے اور اور اب بھی ہماری اصل پہچان ہے، اس نام "مسلمان" کو مکمل اصل حالت میں بحال کر دیں-

2..تمام مسلمان اپنے اپنے موجودہ فقہ و نظریات پر کاربند رہتے ہوۓ، اللہ تعالی کے عطا کردہ ایک نام پر متفق ہو کر اپنے آپ کو صرف اور صرف “مسلمان” کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں،جو نام اللہ نے دیا وہ ہر طرح سے مکمل ہے،تعارف، شناخت یا کسی اور حجت کی وجہ سےفرقہ پرستی کو رد کریں- مسلمان کو کسی اکسٹرالیبل (extra label) کی ضرورت نہیں- جب کوئی آپ سے قریبی تعلقات یا رشتہ داری قائم کرنا چاہتا ہو تو تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں- اپنی مساجد، مدارس، گھروں اور اپنے ناموں کے ساتھ فرقہ وارانہ القاب لگانے سے مکمل اجتناب کریں- نفس کہتا ہے مشکل ہے، مگر اللہ کا حکم بھی ہے، فرمانبردار (مسلم) بن کر اس آزمائش سے گزریں، اللہ پرتوکل کریں-

3. یہ اقدام اسلام کے ابتدائی دور ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اکرام کے زمانہ کے مطابق ہو گا، جس کی خواہش ہر مسلمان دل میں رکھتا ہے- اللہ اور رسولﷺ یقینی طور پر آپ سے بہت خوش ہوں گے- اس احسن روایت، سنت کے دوبارہ اجرا پر اللہ ہم پر رحمتوں اور برکات کی بارش فرمایے گا- اس نیک عمل سے آپ دین و دنیا میں کامیابی کے راستے پر چل پڑیں گے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (ماآنا علیہ واصحابی) یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوں گے وہی جنتی ہیں- فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- تہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ خبر،محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی- بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں اور ہر ایک گروہ

اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے- حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

4.کسی صورت میں کوئی گروہ دوسرے مسلمانوں کی تکفیر نہ کریں، ہر حال میں اس شدت پسندی سے بچنا ہے- جنت ، جہنم کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- ہم کو اچھے اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرناہے-

مسلمان کی تکفیر ..کفر :حدثنا عثمان بن ابي شيبة ، حدثنا جرير ، عن فضيل بن غزوان ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " ايما رجل مسلم اكفر رجلا مسلما ، فإن كان كافرا وإلا كان هو الكافر " .

´عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ` رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قائل) خود کافر ہو جائے گا“۔ [سنن ابی داوود حدیث نمبر: 4687]

تخریج دارالدعوہ: « تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف: ۸۲۵۴)، وقد أخرجہ: صحیح البخاری/الأدب ۷۳ (۶۱۰۴)، صحیح مسلم/الإیمان ۲۶ (۱۱۱)، سنن الترمذی/الإیمان ۱۶ (۱۲۳۷)، مسند احمد (۲/۲۳، ۶۰) (صحیح) » قال الشيخ الألباني: صحيح

5 . تمام فقہ اور فرقوں کے علماء پر مشتمل ایک فورم تشکیل دیا جا ئے جہاں مسقل بنیاد پر پرکم از کم مشترکہ متفقہ اسلامی نظریات کو یکجا کے جا سکے[Minimum Common Points of Agreement]. غیر اسلامی رسوم و رواج کو بتدریج معاشرہ سے پاک کیا جائے- علماء کی جدید طریقه تعلیم اور ٹیکنولوجی سے مناسب تعلیم و تربیت اور معاشی سٹرکچر سرکاری طور پر نافذ کیا جاے- یہ تمام کام حکومت اور علماء کے تعاون سے سرانجام پا سکتے ہیں-

ایک کتاب ، ڈسکشن، سےصدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر اہل عقل کے لیے غور فکر کےدروازے کھل سکتے ہیں ....

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّـهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿ لأنفال: ٥٥﴾

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں (9:55)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّـهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّـهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)

....

Knowledge, Humanity, Religion, Culture, Tolerance, Peace

SalaamOne.com سلام

انڈکس

تعارف

1. دین و مذہب کے نام کی اہمیت [صفحہ # 6]
2. سلام ، اسلام ، مسلم ، مسلمان 9
3. دین اسلام اور مسلمین 12
4. مسلمانوں کے صفاتی نام 13
5. قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے 14
6. قرآن کو چھوڑنے والے بدترین علماء 16
7. فرقہ واریت 16
8. قرآن ، اسلام اور مسلمان 17
9. قرآن کو 'حدیث' بھی کہا گیا 18
10. قرآن کی عظمت، آیات کا منکر اورعذاب 19
11. أَطِيعُوا الرَّسُولَ 19
12. کلام اللہ پرایمان عمل مسلمان پرفرض ہے 20
13. قرآن و حدیث کی اہمیت 21
14. اہل حدیث 24
15. کتابت حدیث 26
16. اسلام، قرآن ، مسلمان - دین آیات27
17. قرآن راہ ہدایت 28
18. فرقہ واریت کی ممانعت 28
19. 73 فرقوں والی حدیث 30
20. اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان، مسلمان فروعی اختلافات خارج نہیں کرتے:32
21. اہل ایمان کی بخشش 33
22. فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات 35
23. گروپ ڈسکشن- صفحہ 37 سے آخر تک ...

نوٹ: صفحات کے نمبروں میں معمولی ردوبدل ممکن ہے، درگزر فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورہ مائدہ ۳)

"آج میں نے تمھارے لئے دین کو کامل کر دیا ھے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ھے اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ھے" (سورہ مائدہ ۳)

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَـٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ..(سورة الحج22:78)

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام ۱۵۹)
“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے- (الأنعام ۱۵۹)
وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ
’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘(آل عمران ۱۰۳)
وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَـٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان۳۰)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان۳۰)

....

دین و مذھب کے نام کی اہمیت

کچھ کوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نام سے کیا فرق پڑتا ہے اصل دین تو ایمان اور عمل کا نام ہے- بظاھر تو بات معقول لگتی ہے، آیئے اس کا جائزہ لیتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ اسلام کو علم الاسماء سکھایا ، یعنی ناموں کا علم ---- نام انسان کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتا ہے اور اسی وجہ سے حضورکرام صلّی اللہ علیہ وسلم نے ایام جاہلیت کے مہمل نام تبدیل کروائے ۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل کر ان کے عوض اچھے نام رکھ دیا کرتے تھے ۔ (ترمذی2/111)- نام کسی انسان کی زندگی کا وظیفہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بار بار پکارا جاتا ہے ۔ اگر آپ اپنے نام کی نسبت سے کام کرینگے تو آپ کئی گُنا اضافی ملے گا اور اگر آپ کے مخالف چلیں گے توآپ ایک ناکام زندگی گزار کر جائینگے- اگر دنیا میں مختلف مذاھب کے ناموں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مذاھب اپنی بانی شخصیت کے نام سے منسوب ہیں- بدھ مت، گوتم بدھ کے نام پر، مسیحیت ،

عیسایت، حضرت عیسی علیہ السلام، یہودی، یہودا(حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک فرزند) بنی اسرائیل کی نسل کی شاخ،اسی طرح زرتشت ،بہائی مت، تاؤ مت، کنفیوشس مت وغیرہ- ہندو مت اور جین مت کا بانی کوئی ایک شخص نہیں، ہندومت کے پیروکار اِس کو"سناتن دھرم" (‘لازوال قانون) کہتے ہیں -قدیم ہندومذھب کتاب "ویدا" سے بھی منسوب ہے- لفظ "جین مت" سنسکرت کے ایک لفظ "جِن" سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہے(جذبات،نفس کا) فاتح - بانی مذہبی شخصیات کے نام پر رواج کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کو "محمدی" کہلوانا چاہیئے مگر ایسا نہیں ہوا اگرچہ مغربی مسیحی مستشقرین نے کوسش کی کہ Muhamddans کا نام تقویت پکڑے مگر کامیاب نہ ہو سکے- حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر خود کسی مذھب کے موجد ہوتے تو کسی انسان کے لیے اپنے نام سے بہتر اور کیا نام ہو سکتا ہے، مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل وحی ہے جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام صرف پانچ مرتبہ آیا- اللہ کا دین اور اس کو قبول کرنے والوں کا نام بھی اللہ کی طرف سے رکھا گیا- "اسلام" اور "مسلمان" (عربی : الْمُسْلِمِينَ) کی نسبت اس دین کے خالق سے ہے جس کا ایک صفاتی نام "السلام" ہے-

اللہ کے نزدیک صرف دین اسلام ھے " ان الدین عنداللہ الاسلام " اس لئے تمام ایسے لوگ جنہوں نے اللہ کے دین کو اپنے اپنے زمانہ میں قبول کیا اور احکام الہی کے پابند تھے وہ مسلمان تھے- پہلے کے تمام الہامی ادیان " اسلام" پر تھے، فرق صرف شریعت میں رکھتے ھیں- قرآن مجید کی اصطلاح (الْمُسْلِمِينَ) میں، "مسلمان" ہونے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالی کے فر مان ، اور ہر قسم کے شرک سے پاک مکمل توحید کے سامنے مکمل طور پرسر تسلیم خم کرنا ھے اور یھی وجه ھے که قرآن مجید حضرت ابراھیم علیه السلام کو مسلمان کے نام سے متعارف کر تا ھے- قرآن مجید کے مطابق الہامی ادیان کے تمام پیرو کار اپنے زمانه میں مسلمان تھے اور اس طرح عیسائی اور یھودی وغیره نئ وحی کے آنے سے پہلےان کا دین منسوخ نه ھو نے تک مسلمان تھے ، کیونکه وه پرور دگار عالم کے حضور تسلیم ھوئے تھے- بائبل کی موجوده کتب میں اب بھی خدا کے احکامات کے آگے سر تسلیم کرنے کی آیات کثیر تعداد میں موجود ہیں:

"اور خدا ہمیں اپنی را ہیں بتا ئے گا،اور ہم اس کے راستو ں پر چلیں گے-”(یسعیاه 2:2)، ”اَے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے-“ (زبور ۴۰:۸)، ”میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں-“ (یوح ۴:۳۴؛ ۶:۳۸)

112:1, ،[“Surrender and obedience to the Will of God” in Bible: Psalm 40:8 ، 26:42، Matthew 12:50، 2:17،148:8,103:20, Jeremiah 31:33, 1 John 2:1-29 Hebrews 10:7]، Romans 12:2، Acts 21:14، 4:34 ، John 5:30،6:10

انھیں جو یھودی یا عیسائی کہا جاتا ہے، وہ ان کے پیغمبروں کے ناموں سے لوگوں میں مشہور ہوا وہ نام اللہ کے عطا کردہ نہیں، مگر قرآن میں ان کا انہی مشہور ناموں سے

تذکرہ کیا گیا تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو- آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے بعد وہ "اسلام " اور"مسلمان" کے اعزاز سے محروم ہو گیے-

اس دور میں"اسلام" کا اطلاق آخری رسول و نبی ، محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ذریعے انسانوں تک پہنچائی گئی کی آخري الہامي کتاب (قرآن مجید) کی تعلیمات پر قائم ہے- اب "مسلمان" کا نام(عربی:الْمُسْلِمِينَ) ،خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن کا عملی نمونہ تھے، کی پیروی کرنے والوں پر لاگو ھوتا ھے- مسلمان، قرآن اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر عمل کرنے والے کو کہا جاتا ہے- ، کیونکه انهوں نے دین اسلام کو قبول کر کے اور تمام انبیاء اور آسمانی شریعتوں پر اعتقاد رکھ کر اللہ کے حضور سر تسلیم خم ہو نے کا اعلان کیا ھے- حقیقی مسلمان وہ ھے جو احکام و دستورات الهی کو قول و فعل سے تسلیم کرتا ہو، یعنی زبان سے بھی اللہ کی وحدا نیت اور انبیاء علیهم السلام اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیه وآله وسلم کی رسالت کا اقرار کر ے اور عمل سے بھی دینی احکام اور دستورات ، من جمله دوسروں کے حقوق کی رعایت کرے جیسے اجتماعی قو انین اورشہادہ، نماز، روزه، زکات، حج وغیره جیسے انفرادی احکام کا پابند ھو- قرآن مجید میں حقیقی مسلمان کو مومن کے نام سے بھی یاد کیاگیا ھے اور بہت صفاتی ناموں سے بھی مگر "مسلمان" ہونے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے، کیوں؟ اسلام میں اتحاد پر بہت زور دیا جاتا ہے، جس طرح نماز میں ایک اللہ کی عبادت ایک سمت (قبلہ) کی طرف منہ کرکہ ادا کی جاتی ہے اسی طرح ایک نام "مسلمان" (عربی:الْمُسْلِمِينَ) بھی اتحاد مسلمین کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے- نام سے فرق پڑتا ہے خاص طور پر جو نام اللہ تعالی نے خود عطا فرمایا ہو:

"آج میں نے تمھارے لئے دین کو کامل کر دیا ھے اور اپنی نعمتون کو تمام کر دیا ھے اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسندیده بنا دیا ھے" (سوره مائده ۳)

"اور جو اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین تلاش کرے گا تو وہ دین اس سے قبول نه کیا جائے گا"(سوره آل عمران ۸۵)

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

الله نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ..

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (١٥٩ سورة الأنعام)

“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو الله کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

’’اور تم سب مل کر الله کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘(آل عمران،3:103)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴿49:10﴾

"(یاد رکھو) سارے مومن (مسلمان) بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور الله سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"﴿49:10﴾

رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں (صحیح بخاری، کتاب الإیمان #10)

سلام ، اسلام ، مسلم ، مسلمان

سلام ، مسلم ، اسلام بنیادی طور پرعربی زبان کے بنیادی، روٹ(س،ل،م) سے ہیں جو قرآن میں 16 مختلف حاصل شدہ شکل میں 140 مرتبہ استعمال ہوا ہے- قرآن میں"اسلام" آٹھ مرتبہ استعمال ہوا-

"مسلمان" مختلف طریقه سے 51 مرتبہ آیا :[مُسْلِم 39= مُسْلِمِينَ 22 إِسْلَٰم 8، مُسْلِمَٰت2، 1مُّسْلِمَة، مُسْتَسْلِمُون1].[تفصیل لنک ...]

"مُّسْلِمًا" کا اردو ترجمہ مسلمان کیا گیا ہے-[ریفرنس لنک...]

1. مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَـٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴿آل عمران: ٦٧﴾

2. رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴿يوسف: ١٠١﴾

3. إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّـهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴿الأحزاب: ٣٥﴾

4. عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ﴿التحریم: ٥﴾

مسلما ، مسلمون، مسلمین بھی اردو میں مسلمان ترجمہ ہے [دیکھیں لنک]

[سَلَام (اسم): أَمْن ، سَلاَم (اسم): تَحِيّة، سَلاَم (اسم): سِلْم]

لفظ "سلام" اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے(الحشر 59:23) (بخاری ، کتاب الاستیذان)-

"السلام علیکم" کے معنی ہیں اللہ تمہارا محافظ ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا:اے بیٹے جب تم اپنے گھروالوں کے پاس جاؤ تو سلام کیاکرو، یہ سلام تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا-(ترمذی ۹۹/۲). عبادات میں نماز کے آخر میں اور ملاقات پرایک دوسرے کو "السلام علیکم" کہنا عبادت اور مسلم کلچر کا لازم اہم جزو ہے-

وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِناً (النساء: ٩٣)

مفہوم: اورتم سے سلام کہے تو اسے یہ مت کہو کہ تو ایمان والانہیں- (النساء: ٩٣)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہماسے مروی ہے: مسلمانوں کادستہ بنو سُلیم کے ایک آدمی سے ملا، تو اس آدمی نے مسلمانوں کو "السلام علیکم" کہا، مسلمانوں نے کہا: کہ اس نے جان بچانے کے لیے مسلمانوں والا سلام کیا ہے؛ چناں چہ اسے قتل کر کے اس کی بکریاں ساتھ لے آئے، تو مذکورہ آیت نازل ہوئی-(تفسیر ابن کثیر: ۵۳۹/۱)

اس سے معلوم ہوا کہ سلام، اسلام کی نشانی ہے اور جوشخص اسلامی سلام کرے، اسے قتل کرنا جائز نہیں؛ بلکہ اسے مسلمان تصور کیا جائے گا، اس کے دل کا حال خدا جانتا ہے، ہم نہیں جانتے-

قرآن مجید میں یہ کلمہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور اکرام اور بشارت کے استعمال ہوا ہے اوراس میں عنایت اور محبت کا رس بھرا ہوا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ، سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاہِیْمَ، سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَہَارُوْنَ، سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ، سَلَامٌ عَلٰى الْمُرْسَلِيْنَ، سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِہِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اسلام

مادہ (س - ل - م) کے باب اِفعال سے لفظ 'اسلام' بنا ہے- اسلام کے لغوی معانی بچنے، محفوظ رہنے، مصالحت اور امن و سلامتی پانے اور فراہم کرنے کے ہیں- اسلام کا لغوی معنی خود امن و سکون پانا، دوسرے افراد کو امن و سلامتی دینا اور کسی چیز کی حفاظت کرنا ہے- لغت کی رو سے لفظ اسلام چار معانی پر دلالت کرتا ہے-

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَهْدِيْ بِهِ اللہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَه سُبُلَ السَّلٰمِ.‘(المائدۃ،5:16)

’’اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔‘‘(المائدۃ،5:16)

’اسلام‘ کا دوسرا مفہوم ماننا، تسلیم کرنا، جھکنا اور خود سپردگی و اطاعت اختیار کرنا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : اِذْ قَالَ لَه رَبُّه اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَo’’اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا : (میرے سامنے) گردن جھکا دو، تو عرض کرنے لگے : میں نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیاo‘‘(البقرۃ، 2:131)

’اسلام‘ میں تیسرا مفہوم صلح و آشتی کا پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا :

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً.

’’اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔‘‘(البقرۃ، 2:208)

اسی طرح ایک بلند و بالا درخت کو بھی عربی لغت میں السّلم کہا جاتا ہے۔

معانی کے لحاظ سے لغوی طور پر اسلام سے مراد امن پانا، سر تسلیم خم کرنا، صلح و آشتی اور بلندی کے ہیں۔

مسلمان :

مسلم کا مطلب ہے اللہ کا "فرمانبردار"، اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی فرقہ میں:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً ۪ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿2:208﴾

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجائواور شیطان کی پیروی نہ کروکیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿2:131﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العا لمین کا "مسلم" ہو گیا" ﴿2:131﴾

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿2:128﴾

"اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مُطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے- " ﴿2:128﴾

حدیث نبوی میں "مسلمان" کے معنی کے لحاظ سے ارشاد ہے : ’’بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

‘‘[1. بخاری، الصحیح، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ، 1 : 13، رقم : 10، 2. مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، باب : تفاضل الاسلام و ای امورہ أفصل، 1 : 65، رقم :40]

دین اسلام اور مسلمین:

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو قبول کرنے والے افراد کو " اَلْمُسْلِمِیْنَ ،مُّسْلِمَةً ،مُّسْلِمُونَ،مُّسْلِمًا ،مُسْلِمَاتٍ" کے نام سے مخاطب فرمایا- عربی زبان میں واحد مرد ہے تو "مسلم" دو "مسلم" مرد ہوں تو "مسلمان"، تین یا زیادہ جمع میں "مسلم" مرد ہوں تو "ملسمون" یا "مسلمین" ، اس کا اردو، ترجمہ "مسلمان" ہے. اس کے علاوہ اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں مسلمانوں لیئے جو نام پسند فرمائے ہیں ان میں"یٰایھا الذین اٰمنوا" یعنی اے ایمان والو. واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے مؤمنون یا مؤمنین اور صفاتی القاب- موجودہ مشہورمسلمان گروہوں اور فرقوں کے نام جو بزرگ فقیہ وامام ، شہر ، یا کتاب سے منسوب ہیں قرآن و سنت سے ثابت نہیں، بلکہ قرآن کی روح کے خلاف ہیں-

عربی لغت میں مسلمان کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ :"المسلم هو مظهر للطاعة".’مسلمان وہ ہے جو سراپا اطاعت ہے‘‘- (ابن منظور،لسان العرب، مادہ مسلم ج12، ص293)

یعنی جس کا وجود اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول سے عبارت ہے۔ اس کے وجود میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا رنگ نظر آتا ہے-

هُوَ سَمّٰىكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَ فِىۡ هٰذَا(سورة الحج22:78)

مفھوم :"اسی اللہ.نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم.ہے"-

"المسلم هو التام الاسلام".’’مسلمان وہ ہے جس نے خود کو اسلام میں ڈھال لیا ہے‘‘- (لسان العرب). یعنی جس کا وجود چلتا پھرتا اسلام ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا عملی اظہار وجود مسلم سے ہوتا ہے-

هو مومن بها.’’مسلمان وہ ہے جو تعلیمات اسلام پر ایمان رکھتا ہے‘‘- (لسان العرب). یعنی اس کو یقین حاصل ہے کہ اسلام کا ہر عمل اور ہر امر و نہی اس کے نفع کے لئے ہے-

"المسلم هوا لمستسلم لامر الله".’’مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے‘‘- (لسان العرب).یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار

بنائے۔ جو اپنے نفس امارہ کی خواہش سے اٹھنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کردے۔

"المسلم هوالمخلص لله العبادة" ۔’’مسلمان وہ ہے جو عبادت کو اللہ ہی کے لئے خالص کرلے‘‘۔(لسان العرب)

یعنی مسلمان وہ ہے جو ایاک نعبد کا پیکر بن جائے، جو صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرے۔ اس کے وجود سے عبادتِ غیر کی ہر صورت کا خاتمہ ہوجائے۔ عبادت میں اس بندے کا اخلاص بڑھتے بڑھتے اس کو ایسا کردے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔

مسلمان کا مطلب ہے دین اسلام کا پیروکار ہونا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صرف وہی شخص مسلمان ہے جس کا وجود دوسروں کے لئے منبع امن و عافیت اور سر چشمہ امن و سکون ہو۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے :

’’مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان کے جان و مال اور عزتیں محفوظ رہیں۔‘‘ [بخاري، الصحيح، 1 : 13، كتاب الايمان، رقم : 10]

مسلمانوں کے صفاتی نام :

مسلمانوں کی صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں جیسے:

ربانی، ربٰنیون یا ربٰنیین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون وغیرہ، مزید :

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّـهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الأحزاب33:3)

مفہوم : "بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں، اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر و ثواب مہیا کر رکھا ہے۔" (الأحزاب33:35)

مسلمان درجات :

اللہ نے مسلمانوں کے تین بڑے گروہوں کا ذکر قرآن میں فرمایا ہے:
ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّـهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾
پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے (35:32 قرآن)
"ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ"، "مُّقْتَصِدٌ" یا " سَابِقٌ" ناموں کے فرقوں کا اسلامی تاریخ میں ذکر نہیں۔
"ظالم" گروہ تو تقریبا دور میں رہے ہیں۔ ایمان کم ، زیادہ ہوتا رہتا ہے ، اس کی اصلیت اور درجات، کا علم اللہ کو ہے۔
اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے درجات کا ذکر بھی ہے:

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُوْلَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿4:69﴾
ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (سورة النساء،آیت 69)

مسلمانوں کے صفاتی ناموں میں ، سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی۔ اہل حدیث ، سلفی ، وہابی یا مزید ناموں سے مسلمان فرقے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہیں، ان کا تذکرہ اور سند نہیں۔

قرآن میں اَلۡمُسۡلِمِیۡنَ (مسلمان) نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

ارشاد باری تعالی ہے :

1.لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ(سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں."(سورة الأنعام 6:163)

2. وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔" (الزمر 12)

3. وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72 یونس ﴾

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں(10:72)

4. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿ سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان".﴿ سورة آل عمران 102﴾

5.إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٢٧:٩٢ النمل﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اِس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اِسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں (91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)

6. وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿سورة البقرة 132﴾

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔" ﴿ سورة البقرة 132)

7. اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اھل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی.

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿سورة آل عمران 64﴾

"آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ،نہ اللہ تعالٰی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ،پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں."﴿سورة آل عمران 64﴾

8. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا مگراللہ کے حکم اور ان کی سنت کو چھوڑ کر ہم نے فرقے بنا لیے-

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (12:101)

میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

مسلمانوں نےاللہ کےعطا کردہ نام کو چھوڑ کرشیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی، اہل حدیث ، سلفی ، وہابی وغیرہ سے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑنے کا فتنہ کھڑا کر لیا ہے-

قرآن کو چھوڑنے والے بدترین علماء

وَعَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقَی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ، مَسَاجِدُ ھُمْ عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِنَ الْھُدٰی عُلَمَآءُ ھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ **ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی انہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے۔"** (بیہقی)

یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کو سوں دور ہوں گے۔ قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطۂ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں " رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اوامر و نواہی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب اخلاص کی دولت سے محروم ہوں گے۔

مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، ذکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔

اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور دنی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فرائض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جابروں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے۔ (مشکوۃ شریف ۔ جلد اول ۔ علم کا بیان ۔ حدیث 263)

فرقہ واریت :

مسلمان کئی فرقوں میں بٹ چکے ہیں اگرچہ ان کی اکثریت اسلام کے بنیادی عقائد اور عبادات پر متفق ہے مگر فروعی اختلافات کی شدت نے نفاق کے بیج اس طرح بو دیئےہیں کہ انتشار دن بدن متشدت اوراضافہ پزیرہے۔ اس معاملہ میں اسلام دشمن قوتیں

بھی ملوث ہیں مگر ان کو جواز وہ مسلمان مہیا کر رہے ہیں جودشمنان اسلام کے ہاتھ نادانستہ طور پرکھلونا بن چکے ہیں-

قرآن پر سب مسلمانوں کا ایمان ہے، جس کو سب مسلمان مکمل طور پر کلام اللہ تسلیم کرتے ہیں، جو مسلم کا نام دیتا ہے اور قرآن وہ اللہ کی مظبوط رسی ہے جس کو اللہ تعالی مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیتا ہےاور یہی تفرقہ کے خلاف موثر ترین ڈھال ہے-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّـهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّـهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ(3:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (102) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو (3:103)

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّـهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (الأعراف7:30)

"ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہوچکی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنا لیا اور سمجھتے (یہ) ہیں کہ ہدایت یاب ہیں" (الأعراف7:30)

فروعی اختلافات اور عدم برداشت :گروہی تعصب اور فرقہ واریت کو پیدا کرنے والی سب سے بنیادی وجہ یہہ ہے کہ لوگ اصل چیزوں کو چھوڑ کر یا غیر اہم سمجھ کر فروعیات کو دعوت اور بحث مباحث کا موضوع بنالیتے ہیں-مثلا نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد 'امین' با آواز یا آھستہ کہنا، رفع یدین ، مختلف معاشرتی ، کلچرل نیم مذہبی ایونٹس کو بدعات قرار دے کر دشنام ترازی ، قدیم مقدس مذہبی شخصیات کی فقہی اختلاف کی وجہ سے توہین کرنا،خود ہی فیصلہ کر لینا کہ صرف ہم حق پر ہیں اور دوسرے باطل 72فرقوں میں شامل جہنمی،مخالفین پر کفر کے فتوے لگانا وغیرہ جس پر با آسانی قابو پایا جا سکتا ہے-

[فرقہ واریت کی وجوہات کی تفصیل اس لنک پر : http://salaamone.com/why-sectarianism]

قرآن ، اسلام اور مسلمان

قرآن مجید اور سنت اسلام کی بنیاد ہے- قرآن پر عمل سے فرقہ واریت کا سد باب کیا جاسکتا ہے- قرآن کی ہر آیات اہم ، قابل غور و فکر و عمل ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣ الفرقان﴾

اور جب انہیں ان کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور اندھے ہوکر ان پر گر نہیں پڑتے (بلکہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں)- (الفرقان25:73)

قرآن کے متعلق اللہ نے واضح کر دیا کہ :

1۔ قرآن مجید رب العالمین کا نازل کردہ کلام حق ہے (آل عمران 3:60)

2. قرآن سے ملنے والا علم وہ حق ہے جس کے مقابلے میں ظن و گمان کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ (النجم 53:28)

3. قرآن مجید کلام الٰہی ہے اور اس کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ یہ اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔ (البقرہ 2:2)

4. اس کلام کو اللہ نے نازل کیا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرے گا۔(الحجر15:9)

5..قرآن ایسا کلام ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں جو بالکل سیدھی بات کرنے والا کلام ہے (الکہف 18:1,2)

6.قرآن کو واضح عربی کتاب کہا گیا کہ لوگ سمجھ سکیں (یوسف18:1,2)۔

7 ۔ باطل نہ اس کلام کے آگے سے آ سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ (الفصلت 41:42)

8. یہ کتاب میزان ہے۔ یعنی وہ ترازو ہے جس میں رکھ کر ہر دوسری چیز کی قدر وقیمت طے کی جائے گی۔ (الشوریٰ42:17)

9۔ یہ کتاب فرقان یعنی وہ کسوٹی ہے جو کھرے اور کھوٹے کا فیصلہ کرتی ہے۔(الفرقان 25:1)

10۔ تمام سلسلہ وحی پر مہیمن یعنی نگران ہے۔ (المائدہ5:48)

11۔ قرآن کریم لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لیے اتاری گئی ہے۔ (البقرہ2:213)

12۔ یہی وہ کتاب ہدایت ہے جس کو ترک کر دینے کا مقدمہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخاطبین کے حوالے سے پیش کریں گے۔ (الفرقان25:30)

قرآن کو 'حدیث' بھی کہا گیا:

1. فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ(المرسلات 77:50)

اب اِس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام (حدیث) ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟ (المرسلات 77:50)

2.فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 7:185)

پھر(قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے (الأعراف 7:185)

3.تِلْكَ آيَاتُ اللَّـهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّـهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ(الجاثية45:6)

یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سناتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے، (الجاثية45:6)

4 .فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿ الطور 52:34﴾

اگر یہ اپنے اِس قول میں سچے ہیں تو اِسی (قرآن کی) شان کا ایک کلام بنا لائیں (الطور 52:34)

قرآن کی عظمت، آیات کا منکر اورعذاب

اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں قرآن مجید کی حیثیت بیان کی ہے- جو کچھ قرآن مجید کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وہ کسی دوسری چیز کے بارے میں نہیں کہا۔ قرآن مجید کے سوا کسی اور مذہبی کتاب، کسی پیغمبرسے منسوب کلام، کسی عالم اور محقق کی رائے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس طرح کی کوئی بات نہیں کہتے۔ اس لیے جو کوئی بھی قرآن کی آیات مبارکہ کے بارے میں شک شبہ ، تامل کرے ، اگر مگراورتاویلوں سے ان کو بے اثر کرنے کی کوشش کرے, انکار کرے تو وہ اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کی جرأت کر رہا ہے۔ اصحاب سبت کا واقعہ ایک سبق ہے- (قرآن 2:65,66 ,7:163,166).

1.وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّـهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (الجاثية(45:7

ہر سخت جھوٹے گناہگار کے لیے تباہی ہے **(7)** جو آیات الہیٰ سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر نا حق تکبر کی وجہ سے اصرار کرتا ہے گویاکہ اس نے سنا ہی نہیں پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو (الجاثية(45:8

2.هَـٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ (الجاثية(45:11

"یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے"(الجاثية(45:11

3. لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّـهِ [کلمات اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے] (یونس 10:64)

أَطِيعُوا الرَّسُولَ

اللہ کا نے رسول اللہ ﷺکی اطاعت کا حکم بھی دیا ہے (أَطِيعُوا الرَّسُولَ)

وَمَآاَرْسَلْنَامِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ (قرآن 4:64)

"اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے"(قرآن 4:64)

1. قُلْ أَطِيعُوا اللَّـهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّـهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿آل عمران: ٣٢﴾

2. وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿آل عمران: ١٣٢﴾

3. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّـهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿النساء: ٥٩﴾

4. وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿المائدة: ٩٢﴾

5. يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّـهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّـهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿الأنفال: ١﴾

6. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿الأنفال: ٢٠﴾

7. وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّـهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿الأنفال: ٤٦﴾

8. قُلْ أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿النور: ٥٤﴾9. وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿النور: ٥٦﴾

10. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿محمد: ٣٣﴾

11. أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّـهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّـهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿المجادلة: ١٣﴾

12. وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿التغابن: ١٢﴾

کلام اللہ پرایمان عمل مسلمان پرفرض ہے:

1.وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ(2:256قرآن)

ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی (2:256قرآن)

2.وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا (قرآن18:27

اور اپنے پروردگار کی کتاب جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور اس کے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ بھی نہیں پاؤ گے(18:27قرآن)

3.وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (قرآن18:28)

اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا (18:28قرآن)

4.وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (قرآن25:73)

"اور جب انہیں ان کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور اندھے ہوکر ان پر گر نہیں پڑتے (بلکہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں)۔ (قرآن25:73)

قرآن و حدیث کی اہمیت :

قرآن وہ کتاب ہے جو دعوی کرتی ہے کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں:

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ

احادیث کے درجات اور تشریح پرفقہی اختلافات فرقہ واریت کی ایک وجہ ہیں- واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب یا حیثیت کو کسی پہلو سے کم کرنے کی کوئی جسارت قابل قبول نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی دین کا ماخذ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کی ہوئی ہر چیز قرآن ہی کی طرح حجت ہے۔ لیکن آپ نے جو دین قرآن کی طرح اجماع و تواتر سے ہم تک منتقل کیا ہے وہ سنت یا دین کا عملی ڈھانچہ ہے۔ باقی جو ذخیرہ حدیث ہمارے سامنے موجود ہے وہ بڑا قیمتی ہے مگر اسے لوگوں نے اپنی صوابدید پر جتنا چاہا اور جس نے چاہا آگے منتقل کیا۔صحابہ اکرام کا اس پر اختلاف تھا ، اجماع نہ تھا- اس کی حفاظت کا وعدہ اور اہتمام نہ اللہ نے کیا، نہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اہتمام کیا نہ خلفائے راشدین نے خود یہ کام باہتمام کیا نہ اپنی حکومت کے ذریعے سے اس حوالے سے ایسا کوئی کام کیاجیسا انھوں نے حفاظت قرآن کے لیے کیا تھا۔ یہ ایک ناقابل ترید تاریخی حقیقت ہے۔

حدیث :

حدیث حدیث کا لفظ تحدیث سے اسم ہے، تحدیث کے معنی ہیں:خبر دینا ہو الاسم من التحدیث، و ہو الاخبار۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بعثت سے قبل عرب حدیث بمعنی اخبار (خبردینے) کے معنی میں استعمال کرتے تھے، مثلاً وہ اپنے مشہور ایام کو احادیث سے تعبیر کرتے تھے، اسی لیے مشہور الفراء نحوی کا کہنا ہے کہ حدیث کی جمع احدوثہ اور احدوثہ کی جمع احادیث ہے، لفظ حدیث کے مادہ کو جیسے بھی تبدیل کریں اس میں خبر دینے کا مفہوم ضرور موجود ہو گا، اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے وجعلناہم احادیث،[سورة المؤمنون:44] فجعلناہم احادیث،[سورة السبا:19] اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابها،[سورة الزمر:23] فلیاتو حدیث مثلہ،[سورة الطور:34] بعض علما کے نزدیک لفظ حدیث میں جدت کامفہوم پایا جاتاہے، اس طرح حدیث قدیم کی ضد ہے، حافظ ابن حجر فتح

الباری میں فرماتے ہیں:- المراد بالحدیث فی عرف الشرع مایضاف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،وکانہ ارید بہ مقابلۃ القرآن لانہ قدیم. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے اقوال کو حدیث کا نام دیا ہے،آپ ہی نے یہ اصطلاح مقرر فرمائی، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ابوہریرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ کی شفاعت کی سعادت کس کو نصیب ہوگی آپ نے جوابًا فرمایا ابو ہریرہ سے پہلے کو ئی شخص مجھ سے اس حدیث کے بارے میں سوال نہیں کرے گا کیونکہ وہ طلب حدیث کے بہت حریص ہیں-[صحیح البخاری 148/8]

حدیث لفظ (ح د ث) روٹ سے نکلا ہے جو قرآن میں 36 مرتبہ حاصل شدہ الفاظ میں آیا ہے-

28 مرتبہ (حَدِيث) the talk, conversation, a statement, story, conversation, a for,tales ,narrations,narratives

3 مرتبہ (يُحْدِثُ) ,to cause, to bring about

3 مرتبہ (تُحَدِّثُ)، to report, to narate

2 مرتبہ will bring about, cause, present

2 مرتبہ (مُحْدَث) ، new, modern.

قرآن میں قرآن کوبھی "حدیث"بھی کہا گیا ہے-

مروجہ شرعی ا صطلاح میں ہر وہ قول ،فعل، تقریر یا صفت جوحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو حدیث کہلاتی ہے۔ علم حدیث اس علم کو کہتے ہیں جس کے تحت پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرامین کو محفوظ کیا گیا اور ان فرامین کی صحت کے بارے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ "مُحَدِّث" وہ شخص جو علم حدیث میں روایۃ درایۃ مشغول ہواور کثیر روایات اور ان کے راویوں کے حالات پر مطلع ہو-

مزید پڑھیں : علم حدیث , فرقہ واریت اورقران – تحقیقی مضامین

اہل حدیث :

"اہل حدیث" کی اصطلاح قرآن اور حدیث کی کسی کتاب میں نہیں، یہ بعد کی ایجاد ہے، جوشروع میں "حدیث کے علماء" محدثین اور حدیث کے علم میں مشغول مسلمانوں سے منسوب تھی، مگرپچھلی ڈیڑھ صدی سے انڈیا کے ایک مسلمانوں کے فرقہ نے اسے اپنایا ہے-

اہل حدیث ، بنیادی طور پر ایک عمومی مفہوم رکھنے والی اصطلاح ہے کیونکہ کوئی گروہ بھی مسلمانوں کا سوائے اہل القران کے ایسا نہیں جو حدیث کا منکر ہو اور اس لحاظ

سے تمام مسلمان ہی اہل حدیث کہے جاسکتے ہیں لیکن اس کے باوجود متعدد سیاسی و جغرافیائی عوامل کی وجہ سے آج یہ اصطلاح ان لوگوں کے لیے ہی مخصوص کی جاچکی ہے کہ جو غیر مقلد ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے مطابق: ہم اہل حدیث سے صرف حدیث لکھنے اور سننے اور روایت کرنے والا ہی مراد نہیں لیتے ، بلکہ ہر وہ شخص جس نے حدیث کی حفاظت کی ،اس پرعمل کیا اوراس کی ظاہری وباطنی معرفت حاصل کی ، اور اسی طرح اس کی ظاہری اورباطنی طور پر اتباع وپیروی کی تو وہ اہل حدیث کہلا نے کا زیادہ حقدار ہے ۔اوراسی طرح قرآن پرعمل کرنے والا بھی وہی ہے ۔اوران کی سب سے کم خصلت یہ ہے کہ وہ قرآن مجید اورحدیث نبویہ سے محبت کرتے اوراس کی اور اس کے معانی کی تلاش میں رہتے ہیں، اوراس کے موجبات پرعمل کرتے ہیں

لفظ "اہل حدیث" قدیم اور جدید دو اصطلاحوں میں منقسم ہے یعنی اہلِ حدیث کا عنوان دواصطلاحوں میں مختلف معانی کا حامل ہے:

۱۔ اہلحدیث باصطلاح قدیم: اصطلاحِ قدیم میں اس سے مراد وہ لوگ تھے جوحدیث روایت کرنے، پڑھانے، اس کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی شرح میں مشتغل رہتے تھے، انہیں محدثین بھی کہا جاتا تھا اور وہ واقعی اس فن کے اہل سمجھے جاتے تھے؛ سواہلِ علم کی اصطلاح قدیم میں اہلِ حدیث سے مراد حدیث کے اہل لوگ تھے، اہلِ ادب، اہلِ حدیث، اہلِ تفسیر سب اسی طرح کی اصطلاحیں ہیں۔ حافظ محمد بن ابراہیم الوزیرؒ (۷۷۵-۸٤۰ہجری)لکھتے ہیں:"یہ بات معلوم ہے کہ اہلِ حدیث اس طبقے کا نام ہے جو اس فن کے درپے ہو اس کی طلب میں منہمک رہے۔ایسے سب لوگ اہلِ حدیث ہیں؛ خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں "۔ (الروض الباسم لابن الوزیر:۱۲۲/۱)

۲۔اہلحدیث باصطلاحِ جدید: اہلحدیث سے مراد ترک تقلید کے نام سے ایک فقہی مسلک پیداہوا جوپہلے کچھ عرصے تک وہابی کہلاتا تھا۔ یہ جدید اصطلاح "بطور فرقہ" اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی، اس کا آغاز چودھویں صدی ہجری سے ہوتا ہے؛ یایوں سمجھ لیجئے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں اس کے لیئے کچھ حالات سازگار ہوگئے تھے، اس وقت یہ فرقہ وجود میں آیا۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین کا ذکر چار ہی قسم کی کتابوں میں ملتا ہے ۔طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ۔آج تک طبقات غیرمقلدین نامی کوئ کتاب محدثین نے نہیں لکھی۔

اہل حدیث کون ؟ سوال و جواب

1- اہلحدیث مسلک جن کو غیر مقلد بھی کہتے ہیں ، کے تمام لوگ علماء اور عوام بھی کیا اہل سنت والجماعۃ میں شامل ہیں جیسا کہ امت کے چاروں معتبر و مستند مذاہب اربعہ مل کر ایک ہی اہل سنت والجماعت بناتے ہیں۔؟

2- کیا مسلک اہلحدیث بھی دوسرے مذاہب اربعہ کی طرح ایک معتبر اور امت کا ایک مشہور فروعی مسلک رہا ہے یا یہ کوئی موجودہ زمانہ کا نیا فرقہ ہے اور مذاہب اربعہ سے ان کا اختلاف اصول و عقیدہ کا اختلاف ہے یا صرف فروعی اختلاف ہے؟

3- امام داؤد ظاہری رحمہ اللہ اور امام ابن حزم رحمہ اللہ اندلسی کے مسلک کو اپنانے والے یعنی ظاہری مسلک کیا اہل سنت والجماعت میں شامل ہیں ۔اور کیا ظاہری مسلک بھی جو قیاس کے ماخذ شریعت ہونے کا بالکلیہ انکار کرتے ہیں اور ادلہ شرعیہ میں سے تین کے قائل ہیں قرآن، حدیث، اور اجماع امت امت کا مشہور اور معتبر مسلک حق رہا ہے جیسا کہ چار مشہور مذاہب اربعہ ہیں یا یہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں؟

4- ایک خیال ہے کہ برصغیر کے اہلحدیث بھی عملا اہل الظاہر کے مسلک پر ہیں کیوں کہ یہ بھی دین کے ماخذ صرف تین چیزوں **قرآن ، حدیث اور اجماع امت** کو ہی حجت شرعیہ مانتے ہیں اور **قیاس کا مطلقا انکار کرتے ہیں۔** بتلائیے کہ یہ خیال کہاں تک درست ہے؟

ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ مسلک اہلحدیث کا علمائے خواص و عام تمام کہ تمام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ،امام ابن قیم رحمہ اللہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ یا ماضی قریب میں شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ وغیرہ کو اپنے مسلک اہلحدیث کے اکابر اور مستند و معتبر ائمہ اہلسنت کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ جبکہ ان مذکورہ ائمہ کرام کا اہل سنت میں شامل ہونا اور بعض کا متفقہ امام اہل سنت ہونا مشہور ہے۔

جواب: سوالوں کے نمبروار مختصر جوابات سے قبل دو بنیادی باتیں ملحوظ خاطر ہونا از حد ضروری ہیں ۔

۱ پہلی بات تویہ ہے کہ اس وقت امت مسلمہ اپنے نظریاتی اور جسمانی وجود کی بقا کے لیے بڑے بڑے مسائل سے دوچارہے ان ضمنی مسائل کو چھوڑ کر ان مسائل پر توجہ مرکوزکرنی چاہئے جو امت مسلمہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہوئے صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں ۔

۲۔دوسری بات یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کا لغوی معنیٰ ہے **سنت اور جماعت والے یعنی جو لوگ قرآن وسنت اور اجماع امت کوحجت ودلیل مانتے ہوں وہ اہل سنت والجماعت ہیں اور ان کے مقابل کو اہل بدعت کہا جاتاہے ، اہل بدعت کا لقب سب سے پہلے معتزلہ کے بارے میں مشہور ہوا،جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اجماع کو حجت نہیں مانتے تھے ۔شرح عقائد نسفی ،ص:۶**

اب سوالوں کے جواب :

۱۔اہل حدیث اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے اجماع کو حجت شرعی مانتے ہیں تووہ اہل سنت والجماعت کے اصطلاحی مفہوم کے مصداق بن سکتے ہیں ورنہ نہیں ، یہ سوال ان سے پوچھا جائے یا ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے کہ وہ اس سلسلے میں کیا موقف رکھتے ہیں؟

۲۔برصغیر کے جن غیر مقلد حضرات کا مسلکی لیٹریچر عام ہے اس کے پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ **یہ حضرات اپنا ایسا انفرادی تشخص رکھتے ہیں جس کی مثال سا بقہ ادوار میں نہیں ملتی ،سابقہ ادوار میں اہل حدیث کا لقب کسی فروعی مسلک کے لیے نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ حدیث پڑھنے ،پڑھانے والے لوگوں کے لیے استعمال ہو تا تھا ،** موجودہ اہل حدیث کے نام سے مسلکی شناخت کے طور پر متعارف ہونے والے حضرات کا وجود ۱۸۵۷ءء کے بعد ہندوستان میں نمودار ہوا ہے ۔ اس بات کی تصریح خود ان حضرات کی تحریروں میں پائی جاتی ہے ، **بایں معنیٰ موجود ہ وقت کے اہل حدیث غیر مقلد حضرات کا اس شناخت کے ساتھ سابقہ ادوار میں کوئی وجود نہیں تھا** ،گو کہ ان کے بعض افکار گذشتہ ادوار کے بعض اہل علم کے افکار کے مشابہ ضرور ہو سکتے ہیں ان حضرات کا **مذاہبِ اربعہ سے اختلاف بعض مسائل میں توفروعی ہے مگر تقلید اور اجماع امت کے بارے میں اختلاف نظریاتی اور اصولی ہے فروعی نہیں ہے ۔**

۳۔جن أئمہ دین کو مذاہب اربعہ متبوعہ سے الگ رائے قائم کرنے کے باوجو داہل سنت والجماعت میں شمار کیا گیا ہے اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ نظریا تی اوراصولی طور پر اجماع کے حجت ہونے کے قائل تھے ۔اس لیے نہ تو انہیں اہل سنت والجماعت سے خارج کیا گیا اور نہ ہی ان کے متعلق اس قسم کے سوال کی نوبت آئی ۔

۴مو جود ہ اہلحدیث کے بارے میں بیان کر دہ خیال قائم فرمانے سے قبل ہ اہلحدیث کے علماء سے استفسار کریں کہ:

ا). کیا اہلحدیث حضرات واقعتا اجماع امت کو حجت سمجھتے ہیں یا نہیں ؟

اگر اہلحدیث واقعتا **اجماع امت** کو حجت سمجھتے ہیں وہ اہل سنت والجماعت کے اصطلاحی مفہوم کے مصداق بن سکتے ہیں ورنہ نہیں ، اگر نہیں سمجھتے جیسا کہ ان کی بعض تحریروں میں موجود ہے پھر یہ خیال درست نہیں ہو گا۔

ب).جہاں تک ذکر کردہ أئمہ و مشائخ کے ماننے کا تعلق ہے اس کے بارے میں بھی استفسار کی ضرورت ہے کیونکہ اگر وہ ان أئمہ کرام کو اپنا امام اور مقتدا سمجھتے ہیں جیسا کہ مقلدین حضرات اپنے أئمہ امام اعظم ،امام مالک،امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کوامام مانتے ہیں تو پھر وہ اہل سنت والجماعت کے اصطلاحی مفہوم کے مصداق بن سکتے ہیں ورنہ نہیں. بلکہ پھر تو مقلدین اور غیر مقلد ین کے درمیان تقلید کی بنیاد پر کوئی اصولی اختلاف رہے گا ہی نہیں ،کیونکہ یہ بھی مقلد اور وہ بھی مقلد ہیں

صرف چند مسائل میں فروعی اختلاف رہے گا اور وہ اختلاف ایسا ہی ہو گا جیسا کہ حنفی شافعی اختلا ف ہے ۔

پ).اہلحدیث حضرات برعکس اگر ان أئمہ مذکورین کو اپنا امام نہ مانتے ہوں جیسا کہ ان کا معروف نظریہ ہے تو پھر وہ اہل سنت والجماعت کے اصطلاحی مفہوم کے مصداق نہیں.(واللہ اعلم) [مزید تفصیل ... لنک....]

کتابت حدیث:

کتابت حدیث کی ممانعت ابتدائے اسلام سے تھی تاکہ احادیث قرآن کریم کے ساتھ مکس نہ ہوجائے- چنانچہ ایک روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات قلمبند کررہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےتشریف لائے، دریافت فرمایا: " تم کیا لکھ رہے ہو؟" ہم نے عرض کیا وہی کچھ جو ہم آپ سے سنتے ہیں- آپ نے فرمایا: " کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی جارہی ہے اللہ کی کتاب کو علحیدہ کرلو اور اسے خالص رکھو-" (مسند احمد: 12/3، حدیث:11092)

قران کی طرح احادیث کی کتابت کا اہتمام خلفاء راشدین اور ان کے بعد کی صدی تک کے حکمرانوں نے نہ کیا- امام مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حدیثیں یا ان کی کتابیں لکھنے کا ارادہ کیا، پھر فرمایا کتاب اللہ کے ساتھ کوئی کتاب تحریر نہیں ہوسکتی۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ نے سختی سے احادیث کو لکھنے سے منع فرمایا ، جس پر بعد میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہوئی- ان کا قول "القرآن حسبنا کتاب اللہ" (ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب بس کافی ہے)(صحیح بخاری # 4432)، بہت مشہور ہے-

[ریفرنس : کتابت حدیث کی تاریخ – نخبة الفكر – ابن حجر العسقلاني – ایک علمی جایزہ]

رسول اللہ ﷺ نے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنے کا حکم دیا ہے (سنن ابی داود ، کتاب السنة ، باب لزوم السنة). رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر ہی کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا۔ نام لے کر صرف یہ دو صحابی ہی ہیں جن کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے-(صحیح ابن ماجہ#۹۷،و انظر الحدیث ۴۰۶۹ ، صحیح الصحیحہ ۱۲۳۳، و تراجیع البانی ۳۷۷، صحیح الضعیف سنن ترمزی #۳۸۰۵).

حضرت عمر رضی اللہ کے اصرار پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ کے دور میں قرآن کی سرکاری سرپرستی اور اہتمام سے کتابت ہوئی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ کے دور میں سرکاری اہتمام سے قرآن کے نسخوں کی اشاعت ہو گئی مگرپھر بھی کسی حکمران نے احادیث کو اکٹھا کر کہ کتابی شکل دینے کی ضرورت محسوس نہ کی- ان کے نزدیک کتاب اللہ ، قرآن کی اہمیت اتنی زیادہ تھی کہ کسی اور کتاب سے قرآن پر توجہ کم ہونے کا امکان تھا ، جیسا کہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ لوگوں نے قرآن کو پس پشت

ڈال دیا .... اور قرآن کو ترک کر دینے کا مقدمہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخاطبین کے حوالے سے پیش کریں گے:

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان25:30)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان)25:30)

اب قرآن بھی موجود ہے اور احادیث کتب میں بھی علمی،تاریخی و دینی خزانہ موجود ہے، جس پر علماء جمہور کا اجماع ہے اس کا انکار یا غیر ضروری تنقید مناسب نہیں- لیکن مسلمہ حقائق سے صرف نظر بھی نہیں کیا جاسکتا-

ایک مثال خانہ کعبه میں حطیم کو نہ شامل کرنا ہے:

عہدِ رسالت میں آنحضرت ﷺ کی دلی خواہش تھی کہ حطیم کا چھوٹا ہوا حصہ بھی کعبہ میں شامل کرکے اصل بنیاد ابراہیمی پر از سر نو اس کی عمارت بنائی جائے؛ لیکن عرب نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ،کعبہ کی عمارت گرانے سے ان کے بھڑک جانے کا خطرہ تھا اس لئے آپ ﷺ اس خیال شریعت کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ حضرت عائشہ رضي الله تعالى عنہا کے سوال پر نبی ﷺ نے جواب دیا:"... اور اگرتیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوتی اوران کے دل اس بات کوتسلیم سے انکارنہ کرتے تو میں اسے (حطیم) کوبیت اللہ میں شامل کردیتا اوردروازہ زمین کے برابرکردیتا"(بخاری: 7243، مسلم 3249)

قرآن ، اسلام، مسلمان - دین آیات

قرآن مجید کی وہ حیثیت مان لی جائے جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان کی ہے۔ یعنی یہ حکم ہے جو ہر اختلاف کا فیصلہ کرنے آئی ہے، یہ میزان ہے، فرقان ہے، یہ الحق ہے، کتاب محفوظ ہے، باطل کی دراندازی سے پاک ہے، تمام سلسلہ وحی پر نگراں ہے، صاف، واضح، سیدھی اور روشن ہدایت ہے۔ اس کے بعد ہر مذہبی معاملہ قرآن کی روشنی میں سمجھا جائے گا ۔ اس کا امکان پھر بھی رہے گا کہ دس لوگ قرآن کی بات کےدس مختلف مفاہیم بیان کریں۔ مگر سب لوگ بیک وقت ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ زبان وبیان کے مسلمہ دلائل کی روشنی میں غلطی کو واضح کیا جا سکتا ہے۔ کسی کو اپنی غلطی کا ادراک نہیں ہوپاتا اور وہ نیک نیتی سے نہ کہ بغض سے اپنے نقطہ نظر پر قائم رہتا ہے تو گرچہ اس کی غلطی پھر بھی غلطی ہی رہے گی ، مگر قیامت کے دن وہ نیک نیتی کی وجہ سے غلطی کے باوجود ایک اجرکا مستحق ہو گا۔

جب قرآن کی آیات کےواضح مفہوم کو لوگوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا جایے تو مختلف لوگ مطلب نکال سکتے ہیں جو فرقہ واریت کا سبب ہے- ایک گروہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ غیر اللہ کو پکارنا، مدد مانگنا، دعا کرنا یہ سب قرآن سے ثابت ہے۔ ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ایک نئی نبوت کا اعلان خود قرآن میں موجود ہے(کافرٹھہرے)۔ ایک گروہ کے نزدیک صحابہ کرام کا ارتداد اور نبوت کے

بعد امامت کے سلسلے کا بیان خود قرآن سے ثابت ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک معجزات قرآن اور تمام خارق العادات واقعات جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ معنی ومفہوم نہیں رکھتے جو ظاہری الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ ایک گروہ قران و حدیث کو برابر سمجھتا ہے، بلکہ اس سے زیادہ- سب سے بڑھ کر مستشرقین کا گروہ ہے جو قرآن مجید سے کبھی گرامر کی غلطیاں نکالتا ہے اور کبھی اسے ساتویں صدی عیسوی کی سائنس کا ناقص بیان کہتا ہے-

قرآن راہ ہدایت:

" سب لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل کیں تاکہ لوگوں میں اس بات میں فیصلہ کرے جس میں اختلاف کرتے تھےاور اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہیں لوگوں نے جنھیں وہ (کتاب) دی گئی تھی اس کے بعد کہ ا ن کے پاس روشن دلیلیں آ چکی تھیں آپس کی ضد کی وجہ سے پھر اللہ نے اپنے حکم سے ہدایت کی ان کو جو ایمان والے ہیں اس حق بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے" (2:213 قرآن)

فرقہ واریت کی ممانعت:

قرآن میں اللہ تعالٰی نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے اور مختلف فرقوں میں بٹ جانے سے منع فرمایا ارشاد باری تعالٰی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (١٥٩ سورة الأنعام)

“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘(آل عمران،3 :103)

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کی انہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (ال عمران۔ ١٠٥)

یہ آیت دین میں باہمی اختلاف اور گروہ بندی کی ممانعت میں بالکل واضع اور صریح ہے اللہ تعالٰی نے گذشتہ امتوں کا ذکر کرتے ہوئے امت مسلمہ کو ان کی روش پر چلنے سے

منع فرمایا، اس آیت کے ذیل میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ قول ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مومنوں کو آپس میں متحد رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کو اختلاف و فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے اور ان کو خبر دی گئی ہے کہ پہلی امتیں صف آپس کے جھگڑوں اور مذہبی عداوتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں بعض نے کہا کہ ان سے اس امت کے بدعتی لوگ مراد ہیں اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ حروری خارجی ہیں (تفسیر خازن، علامہ علاء الدین ابوالحسن بن ابراہیم بغدادی۔ جلد۱ صفحہ ۲۶۸)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت میں اختلاف بے حد ناگوار تھا۔ صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ امتوں کی مثال دے کر اپنی امت کو باہمی اختلافات سے ڈرایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو کسی آیت کی نسبت آپس میں اختلاف کر رہے تھے پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار ظاہر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہی ہے کہ تم سے پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرنے ہی کے سبب ہلاک ہو گئے۔ (مشکوٰہ باب الاعتصام، صفحہ ۲۰)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالٰی نے زمین کو میرے سامنے اس طرح سمیٹ دیا کہ مشرق و مغرب تک بیک وقت دیکھ رہا تھا اور میری امت کی حدود مملکت وہاں تک پہنچیں گی جہاں تک مجھے زمین کو سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے عطاء فرمائے گئے ہیں ایک سرخ اور دوسرا سفید آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالٰی سے اپنی امت کے بارے میں عرض کیا تھا کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں صفحہ ہستی سے نہ مٹایا جائے اور یہ کہ میری امت پر مسلمانوں کے علاوہ کوئی خارجی دشمن مسلط نہ کیا جائے جو مسلمان کے بلاد و اسبات کو مباح سمجھے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے جوابا ارشاد فرمایا کہ! اے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کسی بات کا فیصلہ کر دیتا ہوں تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ میں نے آپ کی اُمت کے بارے میں آپ کو وعدہ دے دیا ہے کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں تباہ نہیں کیا جائے گا اور دوسرا یہ کہ ان کے اپنے افراد کے علاوہ کسی دوسرے کو ان پر مسلط نہیں کیا جائے گا جو ان کے مملوکہ مال و اسبات کو مباح سمجھ لے اگرچہ کفر کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو کر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے جمع کیوں نہ ہو جائیں ہاں! مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرتے رہیں گے۔۔ (صحیح مسلم)

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں لکھا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: "میں اپنی امت کے بارے میں ان گمراہ کن پیشواؤں سے ڈرتا ہوں اور جب

میری امت میں آپس میں تلواریں چل پڑیں گی تو قیامت تک نہ رُک سکیں گی اور اس وقت تک قیامت نہ ہو گی جب تک میری امت کی ایک جماعت مشرکوں سے نہ مل جائے اور یہ کہ میری امت کے بہت سے لوگ بُت پرستی نہ کر لیں۔ اور میری اُمت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو سب کے سب نبوت کا دعوٰی کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا اور میری امت میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور فتح یاب ہوگا جن کی مدد چھوڑنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالٰی کا حکم آجائے گا۔"

یہ حدیث مستقبل کی خبر دے رہی ہے ڈرا رہی ہے ، حکم یا جواز نہیں کہ مسلمان فرقے بنا کر آپس میں لڑیں، اسی تره ۷۳ فرقوں والی حدیث میں خبر ہے۔

[ریفرنس : .اسلام میں فرقہ واریت – تاویلیں، دلائل اور تجزیہ]

73 فرقوں والی حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فتنہ بنی اسرائیل پر آیا وہی قدم با قدم میری امت پر آنے والا ہے کہ اگر ان میں سے ایک شخص ایسا ہو گا جس نے اعلانیہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہو گا، تو میری اُمت میں بھی ایسا شخص ہو گا یہ حرکت کرے گا بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑنے کے بعد بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں متفرق ہو جائے گی ان میں بہتر (۷۲) دوزخی ہوں گے اور ایک فرقہ باجی یعنی جنتی ہو گا، صحابہ رضوان علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ! ناجی فرقہ کون سا ہوگا؟۔ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلتا ہوگا۔ (ترمذی)

اس حدیث میں مذموم فرقوں سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے فرقے مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جن کا اختلاف اہل حق سے اصول دین و عقائد اسلام میں ہے، مثلا مسائل توحید، تقدیر، نبوت، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و موالات وغیرہ میں، کیونکہ انہی مسائل میں اختلاف رکھنے والوں نے باہم اکفار و تکفیر کی ہے، فروعی مسائل میں اختلاف رکھنے والے باہم اکفار و تکفیر نہیں کرتے، (۷۳) واں فرقہ جو ناجی ہے یہ وہ فرقہ ہے جو سنت پر گامزن ہے، بدعت سے مجتنب اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلتا ہے، حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی -بد قسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف

نظر کرتے ہیں ہرگروہ، فرقہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے-ہم اپنا جج خود ہی کیسے بن گئے؟ جبکہ الله ان اختلافات کا فیصلہ آخرت میں کرے گا ... کیا قرآن نہیں پڑھا؟

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ)١٥٩ سورة الأنعام)

“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو الله کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-(١٥٩ سورة الأنعام)

72 فرقوں کی تصریح علامہ ابن جوزی نے اس طرح بیان کی ہے کہ ابتداء میں جماعت صحابہ رضوان الله علیہم اور سواد اعظم سے علیحدہ ہو کر خوارج اور دیگر فرقے بنے تھے ،پھر انکے ردّ عمل میں مزید چار فرقے اور پیدا ہو گئے یعنی قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجیہ۔ اس طرح ان گمراہ فرقوں کی کل تعداد چھ ہوگئی۔ علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ ان چھ فرقوں میں آپس میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ اور تفریق ہوتی رہی یہاں تک ان میں سے ہر فرقہ بارہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس طرح مجموعی طور پر ان گمراہ فرقوں کی تعداد حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق 72 ہوگئی۔ ان 72 فرقوں کے الگ الگ نام کی صراحت اور ان کے عقائد کی تفصیلات”تحفہ اثنا عشریّہ “از حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی میں دیکھی جا سکتی ہیں ۔

اگر قرون اولیٰ کے خوارج سے ملتے جلتے فرقوں سے آج کے فرقوں کا موازنہ کریں تو ان میں بہت فرق ہے- موجودہ فرقوں میں اختلافات فروعی ہیں اسلام کے بنیادی عقائد میں اختلاف نہیں- اس وجہ سے ان کا اکٹھا ہونا آسان اور ممکن ہے-

[ریفرنس : .فرقہ واریت, 73 فرقوں والی حدیث]

اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان، مسلمان فروعی اختلافات خارج نہیں کرتے:

تمام مسلمان کلمہ گو: "لا الہ الا اللہ" پرھتے ہیں جو واقعی سب سے بڑی نیکی ہے، اور ایمان کی شاخوں میں سب سے اعلی شاخ ہے، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ایمان کے ستر یا ساٹھ سے کچھ زائد شعبے ہیں، افضل ترین شعبہ لا الہ الااللہ کہنا ہے، اور سب سے کم ترین درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے، اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے" (بخاری (9) ، اورمسلم (35) نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں-)

اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعات دین مختلف الرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ،اور موت کے بعد دوبارہ

اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں ،حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں ،نماز پڑھتے ہیں ،روزہ رکھتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں ،معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں ––دوسرے الفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا ۔دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں ۔بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں ۔ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو درست اور دوسروں کو گمراہ قرار دے کر نفرتوں کے بیج بوتا ہے- ہدایت ور گمراہی کا فیصلہ تو اللہ نے کرنا ہے-

اہل ایمان کی بخشش :

احادیث قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں تمام مومنین کو آپس میں بھائی بھائی کہا گیا ہے- اور قرآن مجید میں بھی انہیں جنتیں دینے کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے-

بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اور جن لوگوں نے کفر کیا اور (دنیوی) فائدے اٹھا رہے ہیں اور (اس طرح) کھا رہے ہیں جیسے چوپائے (جانور) کھاتے ہیں سو دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے (محمد۔ ۱۲)

یہ اور اس طرح کی بیشمار آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں مومنین صالحین کی مغفرت اور فوز و فلاح کا وعدہ کیا گیا ہے اور کفار مشرکین کے لئے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے ایمان سے خارج نہیں ہوتا دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطا کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالٰی نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں بہرحال یہ طے شدہ بات ہے کہ فرعی اختلاف میں قلت فہم کی بناء پر دو فریقوں میں سے ایک یقینی طور پر غلطی پر ہو گا اور دوسرے فریق کا نظریہ درست اور شریعت کے مزاج و احکام کے مطابق لہذا ایسی صورت میں جو فریق دانستہ طور پر غلطی پر ہے تو اس کا دینی اور اخلاقی فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنی انانیت اور کبر و غرور کو پس پشت ڈال کر اس غلطی سے تائب ہو جائے اور اپنی کم فہمی اور جہالت کے لئے اللہ تعالٰیٰی سے مغفرت طلب کرے بلاشبہ وہ غفور رحیم ہے اور اگر اس فریق سے غلطی کا ارتکاب نادانستہ طور پر ہو رہا ہے تو اس کا شمار (سیئات) میں ہو گا ایسی

صورت میں فریق مخالف یعنی فریق حق کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو نرمی محبت اور دلسوزی سے سمجھائیں اور صحیح راہ عمل واضح کریں۔ اس کے باوجود بھی اگر دوسرا فریق سمجھ کر نہیں دیتا تو اس کے لئے ہدایت کی دُعا کریں۔ آپ اپنی ذمداریوں سے سبکدوش ہو گئے مسلمانوں کی (سیئات) یعنی کوتاہیوں کے بارے میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کئے اور ان سب چیزوں پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئیں وہ چیزیں ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہیں اللہ تعالٰی ان کو تاہیوں کو درگذر فرمائے گا اور ان کی حالت درست کرے گا۔ (محمد۔ ۲)

لہذا معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے ایمان و عمل صالح کے مطالبہ کو پورا کرنے کے بعد ان کے تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو معاف کرنے کا اعلان عام کر رہا ہے تو دوسروں کو یہ حق کب پہنچتا ہے کہ وہ اپنے صاحب ایمان بھائیوں کو محض فروعی اختلافات کی بناء پر جہنم رسید کر دیں اور ان کا شمار ان بہتر (۷۲) ناری فرقوں میں کرتے رہے جو خارج ایمان ہونے کی بناء پر زبان وحی و رسالت سے دوزخی قرار پائے؟ کیا ان کی یہ روش اللہ کے کلام کو جھٹلانے کے مترادف نہیں ہے؟

"...لہٰذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف پلٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو" (قرآن5:48)

اگرچہ یہ آیت دوسری امتوں کے تناظر میں ہے مگر اس میں مسلمانوں کے لیے بھی ہدایت ہے- اصل مقصُود نیکیوں اور بھلائیوں کو پانا ہے اور وہ اسی طرح حاصل ہو سکتی ہیں کہ جس وقت جو حکمِ خدا ہو اُس کی پَیروی کی جائے۔ لہٰذا جو لوگ اصل مقصد پر نگاہ رکھتے ہیں ان کے لیے شرائع کے اختلافات اور مناہج کے فروق پر جھگڑا کرنے کے بجائے صحیح طرزِ عمل یہ ہے کہ مقصد کی طرفف اُس راہ سے پیش قدمی کریں جس کو اللہ تعالیٰ کی منظُوری حاصل ہو۔ جو اختلافات انسانوں نے اپنے جمُود ، تعصّب، ہٹ دھرمی اور ذہن کی اُپَج سے خود پیدا کر لیے ہیں اُن کا آخری فیصلہ نہ مجلس مناظرہ میں ہو سکتا ہے نہ میدانِ جنگ میں۔ آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ خود کرے گا جبکہ حقیقت بے نقاب کر دی جائے گی اور لوگوں پر منکشف ہو جائے گا کہ جن جھگڑوں میں وہ عمریں کھپا کر دُنیا سے آئے ہیں اُن کی تہ میں ”حق“ کا جوہر کتنا تھا اور باطل کے حاشیے کی قدر۔اللہ کا بخشش اور معافی کا دروازہ کھلا ہے:

"(اے نبیؐ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے" (قرآن:39:53)

"جو شخص توبہ کر کے نیک عملی اختیار کرتا ہے وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے"(قرآن 71 25:

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی لعنت کو اگرفوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا ، توابتدا میں قرآن کے حکم کے مطابق صرف ایک درست عمل کی شروعات سے شدت اور منفی رجحانات کو کم کرکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے سفر کا آغاز کے آجاسکتا ہے:

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ . (سورة الحج22:78)

1.ہرایک فقہ اور فرقہ کا دعوی ہے کہ وہ قرآن و سنت پر پر عمل پیرا ہیں، جس کو دوسرے قبول نہیں کرتے اور وہ خود دعوی دار ہیں کہ وہ حق پرہیں- ہم سب کو معلوم ہے کہ مسلمان کے علاوہ تمام لیبل اور مذہبی القاب و نام بعد کے زمانہ کی ایجادات ہیں- تو ایک متفقہ نام "مسلمان" پر جو قرآن و سنت و حدیث اور تاریخ سے مسلسل پر ثابت ہے اور اور اب بھی ہماری اصل پہچان ہے، اس نام "مسلمان" کو مکمل اصل حالت میں بحال کر دیں-

2..تمام مسلمان اپنے اپنے موجودہ فقہ و نظریات پر کاربند رہتے ہوۓ، اللہ تعالی کے عطا کردہ ایک نام پر متفق ہو کر اپنے آپ کو صرف اور صرف “مسلمان” کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں،جو نام اللہ نے دیا وہ ہر طرح سے مکمل ہے،تعارف، شناخت یا کسی اور حجت کی وجہ سےفرقہ پرستی کو رد کریں- مسلمان کو کسی اکسٹراالیبل (extra label) کی ضرورت نہیں- جب کوئی آپ سے قریبی تعلقات یا رشتہ داری قائم کرنا چاہتا ہو تو تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں- اپنی مساجد، مدارس، گھروں اور اپنے ناموں کے ساتھ فرقہ وارانہ القاب لگانے سے مکمل اجتناب کریں- نفس کہتا ہے مشکل ہے، مگر اللہ کا حکم بھی ہے، فرمانبردار (مسلم) بن کر اس آزمائش سے گزریں، اللہ پرتوکل کریں-

3. یہ اقدام اسلام کے ابتدائی دور ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اکرام کے زمانہ کے مطابق ہو گا، جس کی خواہش ہر مسلمان دل میں رکھتا ہے- اللہ اور رسولﷺ یقینی طور پر آپ سے بہت خوش ہوں گے- اس احسن روایت، سنت کے دوبارہ اجرا پر اللہ ہم پر رحمتوں اور برکات کی بارش فرمایے گا- اس نیک عمل سے آپ دین و دنیا میں کامیابی کے راستے پر چل پڑیں گے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (ماآنا علیہ واصحابی) یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوں گے وہی جنتی ہیں- فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- تہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے

اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ خبر،محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی- بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں اور ہر ایک گروہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (٧٢) فرقوں میں شمار کرتا ہے- حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی الله علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (٧٣) واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے-

4.کسی صورت میں کوئی گروہ دوسرے مسلمانوں کی تکفیر نہ کریں، ہر حال میں اس شدت پسندی سے بچنا ہے- جنت ، جہنم کا فیصلہ صرف الله کا اختیار ہے- ہم کو اچھے اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرناہے-

5 . تمام فقہ اور فرقوں کے علماء پر مشتمل ایک فورم تشکیل دیا جا ئے جہاں مسقل بنیاد پر پرکم از کم مشترکہ متفقہ اسلامی نظریات کو یکجا کے جا سکے[Minimum Common Points of Agreement]. غیر اسلامی رسوم و رواج کو بتدریج معاشرہ سے پاک کیا جائے- علماء کی جدید طریقه تعلیم اور ٹیکنولوجی سے مناسب تعلیم و تربیت اور معاشی سٹرکچر سرکاری طور پر نافذ کیا جاۓ- یہ تمام کام حکومت اور علماء کے تعاون سے سرانجام پا سکتے ہیں-

ایک کتاب ، ڈسکشن، سےصدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر اہل عقل کے لیے غور فکر کےدروازے کھل سکتے ہیں ....

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّـهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿ لأنفال: ٥٥﴾

یقیناً الله کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں (9:55)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّـهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّـهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

"الله سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی الله تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)

....

فِطۡرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِي فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيۡهَاۚ لَا تَبۡدِيلَ لِخَلۡقِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُ وَ لَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ (الروم : 30)
” الله کی اس فطرت پر غور کرو جس پر اس نے انسان کو خلق کیا ہے- الله کے قانون خلق میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا- دین قیم کی بھی یہی حقیقت ہے لیکن بہت سے لوگ

اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھتے۔" (الروم : 30)
"ثم جعلناک علی شریعۃ من الأمر فاتبعها ولا تتبع أهواء الذین لا یعلمون (الجاثیہ:۱۸)

" پھر ہم نے آپ کو دین کی ظاہر راہ پر قائم کر دیا۔ سو آپ اسی پر رہیں اور نادانوں کی خواہشات پہ نہ چلیں"(الجاثیہ:۱۸)

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّـهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّـهِ فَإِنَّ اللَّـهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّـهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّـهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّـهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾ أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿3:22 قرآن﴾

"بے شک خدا کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے اور اہل کتاب نے (دین حق میں) اختلاف نہیں کیا مگر اپنے پاس علم آجانے (اور اصل حقیقت معلوم ہو جانے) کے بعد۔ محض آپس کی شرارت و ضد اور ناحق کوشی کی بنا پر اور جو بھی آیاتِ الٰہیہ کا انکار کرے گا تو یقینا خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔"(3:19)
" پس اگر یہ لوگ آپ سے خواہ مخواہ حجت بازی کریں۔ تو کہہ دو کہ میں نے اور میری پیروی کرنے والوں نے تو اپنا سر خدا کے سامنے جھکا دیا ہے (اپنے کو اس کے سپرد کر دیا ہے) اور اہل کتاب اور جو کسی کتاب کے پڑھنے والے نہیں ہیں سے کہو: کیا تم بھی اسلام لائے ہو؟ پس اگر انہوں نے اسلام کا اقرار کر لیا تو گویا ہدایت پا گئے اور اگر (اس سے) منہ موڑا تو آپ کا فرض تو صرف پہنچا دینا ہے (منوانا نہیں ہے)۔ اور اللہ (اپنے) بندوں کو خوب دیکھنے (اور پہچاننے والا ہے)"۔ (3:20)
"جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب کا مژدہ سناؤ"۔ (3:21 قرآن) "یہ وہ (بدنصیب) ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت و برباد ہوگئے۔ اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے"۔ (3:22 قرآن)
اسلام کو "دین" کہا گیا ہے، اور دین "مکمل ضابطہِ حیات" یعنی پوری زندگی کی ابتدا سے انتہا اور اٹھنے سے سونے تک کے ہر وقت اور ہر قدم پر عبادات کے طور طریقہ اور تعلیمات فراہم کرتا ہے، جو صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ اجتمائی سب کو شامل ہے.
مگر دوسرے مذاہب میں مذہب انفرادی حیثیت کا حامل ہے.
نئے مسائل زندگی میں حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہمارے لیے بہترین راہبر ہے۔ یہ ایک تحریر ہے جو آپ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو قضا کے متعلق یوں لکھ بھیجی تھی :

" الفہم ، الفہم فیما اختلج في صدرک مما لم یبلغک فی الکتاب و السنة و اعرف الامثال و الاشباہ ثم قس الامور عند ذلک "
" جو مسئلہ تمہیں کتاب و سنت میں نہ ملے اور تمہیں اس کے بارے میں تردد ہو تو اس

پر غور کرو اور اچھی طرح غور کرو اور اس سے ملتے جلتے مسائل پر اسے قیاس کرلو۔ " (رواہ الدارقطنی)
تلکَ اُمّۃٌ قَد خَلَت لَھا ما کَسَبَت و لکم ما کَسَبتُم ولا تُسئَلونَ عَمّا کانوا یَعمَلونَ۔
:"وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ انہوں نے کمایا، وہ اُن کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے(قرآن 2:134)
اور یہ بھی فرماتا ھے:
رَبَّنا اغفِرلَنا وَلاِخوانِنا الذینَ سَبَقونا بِالایمانِ وَلا تَجعَل فی قُلوبِنا غِلّاً لِلّذینَ آمَنوا رَبَّنا اِنَّکَ رَؤوفٌ رَحیمٌ ۔(قرآن 59:10)
خدایا! ہمیں معاف کردے اور ھمارے ان بھائیوں کو بھی جنھوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ھے ۔(قرآن 59:10)
[ریفرنس :...فرقہ واریت کا خاتمہ : پہلا قدم] :

WhattsApp Group Discussion

فرقہ واریت کے خلاف ایک کوشش

ایک وھاٹس ایپ گروپ (WhattsApp Group) جس میں سنجیدہ، تعلیم یافتہ مذہبی رجحان رکھنے والے مسلمان جس میں "اہل حدیث" حضرات اکثریت میں ہیں، کچھ جید علماء بھی ہیں - اس گروپ پر ایک ڈسکشن / مکالمہ13سے 20 مارچ 2018 تک ہوا اچانک ایک فرقہ وارانہ پوسٹ سے شروع ہوا- مکالمہ کا ٹاپک، فرقہ واریت، اس کی وجوہات اور خاتمہ کے لیے ممکنہ اقدام، اہل حدیث ساتھیوں نے اپنے فرقہ کو ناجی، جنتی فرقہ ہونے پر بھی اصرار کیا- عمومی طور پر ڈسکشن ادب کے دائرۂ میں رہی کبھی کبھی جذباتی ماحول ہوتا مگر علامہ صاحب کی موجودگی باعث اطمینان اور فائدہ مند تھی- ڈسکشن، مختلف نقطۂ نظرسے آگاہی اور تبادلۂ خیال، حصول علم کی ایک کوشش ہے .... جس سے مزید مطالعہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے -

اس مکالمہ کو محفوظ کیا گیا ہے تاکہ اس سے دوسرے مسلمان بھی مستفیض ہو سکیں-

پرائیویسی کی وجہ سے ممبران کے نام ڈیلیٹ کر دئیے ہیں اور صرف "مسلم" اور "اہل حدیث" ٹرمز یہاں سہولت کے لیے استعمال کی گیئی ہیں- اس کا مطلب ہرگزہرگز یہ نہیں کہ اہل حدیث مسلم نہیں وہ بھی مسلم ہیں اور اپنے نام کے ساتھ صیغہ استعمال کرتے ہیں جیسے دوسرے فرقوں کے مسلمان کرتے ہیں-

یہاں اہلحدیث ، بطور اصطلاح، علامتی طور پر تمام مسلمان فرقوں کی بھی فرقوں کی حد تک نمایندگی بھی کرتی ہے کیونکہ فرقوں کے نام ہر ایک فرقہ کو عزیز ہیں بطور پہچان !

١."مسلم " ایک عام مسلمان جو اپنے آپ کو کسی مخصوص مسلمان فرقہ یا گروپ سے بظاھر منسوب کرنے کی بجایے صرف قرآن کے دئیے گئیے نام "مسلم" کہلوانا پسند کرتا ہے-اس طرح کے دوسرے فرد کے ساتھ نمبر لگایا گیا "مسلم١" .... "مسلم ٢".... پورے گروپ میں صرف دو افراد !

٢."اہل حدیث" بھی مسلمان اہل سنت کا ایک ذیلی گروپ یا فرقہ ہے جو مسلمانوں کے کثیر فرقوں میں اپنی شناخت بطور "اہل حدیث" کرتا ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کا دعوی رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو سلف صالحین، صحابہ، کے منہج پر عمل پیرا سمجھتے ہیں- گروپ ڈسکشن میں شامل افراد کی پہچان کے لیے نمبر لگایا گیا "اہل حدیث 1""اہل حدیث 2" "اہل حدیث3".... 4.....

پوسٹس اور جوابات کے مواد کو ایڈٹ نہیں کیا جوں کا توں رکھا ہے، جہاں ضرورت محسوس کی کلیریفیکیشن کے لیے کچھ اپنے ریمارکس" بعد میں شامل کیے اور ترتیب میں معمولی ردوبدل روانی کے لیے کیا-

یہ ڈسکشن 13 مارچ سے 20 مارچ 2018 تک جاری رہی- ایک ڈسکشن سیشن سےصدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر اہل عقل کے لیے غور فکر کےدروازے کھل سکتے ہیں ....

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّـهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿ لأنفال: ٥٥﴾

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں (9:55)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّـهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّـهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)

....

13/3/2018

اہل حدیث کی طرف سے پوسٹ #1

....

صاحب علم کی رائے انتظار ہے

)))) فرقہ واریت, 73 فرقوں والی حدیث

’’آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ:

بنی اسرائیل میں سے لوگ بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور امت مسلمہ تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہو گی اِن میں سے بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنّت میں ، اور وہ ہے جماعت۔‘‘

کیا اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کسی فرقے میں رہنا ضروری ہے ؟

یہ حدیث مکمل مشکوٰۃ شریف میں یوں ہے (ترجمہ) :

’’حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہو گا۔‘‘

سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھ لیجیے کہ یہ حدیث جید محدثین نے قبول نہیں کی ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بالخصوص حدیث کا آخری حصہ کہ ایک میں اور باقی جہنم میں جائیں گے، اس پر محدثین نے خاصا کلام کیا ہے۔

یہ حدیث دراصل دوسرے تیسرے درجے کی کتابوں میں آئی ہے،

یہ حدیث دوسرے انداز سے اور بھی کئی مجموعوں میں آئی ہے، لیکن سب کا حال یہی ہے۔

تاہم اس مضمون پر احادیث کی کثرت کی اور دوسرے طرق کی بناء پر یہ حسن کے درجے پر پہنچ جاتی ہے یعنی آپ اسے قابل قبول کہہ سکتے ہیں اور اس کے مضمون پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ بہت سے جید محدثین نے کیا ہے۔

لیکن اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو آپ سے کسی مولانا صاحب نے بیان کیا ہے آپ کا سوال کہ اس حدیث سے فرقہ واریت کی تائید ہوتی ہے یا نہیں،

تو اس ضمن میں سب سے پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ آپ کی بیان کردہ حدیث مکمل کرنے کے لیے میں لفظ فرقہ استعمال کیا؛ لیکن آپ نے جو حوالہ دیا اس حدیث میں فرقے کا لفظ استعمال ہی نہیں ہوا، ''ملت'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

فرقہ اور ملت میں فرق ہوتا۔

کسی خاص سوچ و فکر کو اپنا دین بنا کر اس پر عمل کرنے والوں کو ملت کہتے ہیں، مثلاً آپ حدیث کا انکار کرنے والوں کو ملت قرار دے سکتے ہیں۔

قادیانیوں کو ملت قرار دے سکتے ہیں،

یعنی ایسے لوگ جو بنیاد سے ہی منحرف ہو جائیں۔

اور فرقہ اسے کہتے ہیں جو دین اسلام میں ہی رہے لیکن کچھ معاملات میں اسلامی تعلیمات سے انحراف کرتے ہوئے اپنا ایک الگ گروہ بنا لیں، کسی فروعی اختلاف کی بناء پر اپنی دو اینٹھ کی مسجد بنا لینا دراصل فرقہ واریت ہے۔

محض فقہی مسائل اور اُن میں بھی محض فروعی اختلافات کی بنا پر الگ الگ سوچ و فکر رکھنے والوں پر شرعی طور پر فرقہ ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا،

البتہ اس مضمون کی بہت سی احادیث میں فرقے کا لفظ بھی آیا ہے مثلاً ابن ماجہ والی روایت میں لفظ فرقہ موجود ہے، لیکن ہم فرقہ بھی کہیں تو بھی اس سے فرقہ واریت کی دلیل نہیں بنتی۔

کیونکہ اس میں فرقہ واریت کی پیشین گوئی ہے نہ کہ حکم۔۔

دین میں فرقہ واریت کی حرمت تو نص قطعی سے واضح ہے۔

اس حدیث کو قرآن مجید کی ہی روشنی میں سمجھنا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ قرآن میں بے شمار آیات فرقہ واریت کی مذمت کرتی ہیں۔

اور پھر ذرا یہ بھی سوچیں کہ جس جماعت کے جنتی ہونے کی بشارت آقا علیہ السلام نے دی ہے وہ کون ہے؟

خود اس کی وضاحت حدیث میں ہے کہ ما انا علیہ واصحابہ، یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہو گا۔

اس حدیث سے جو لوگ فرقہ پرستی کی دعوت دیتے ہیں میں انھیں کہتا ہوں کہ آپ ذرا یہ تو دیکھ لیں کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا طرز کیا تھا؟ (وقت کم ہے اس لیے) میں آپ کو یہاں صرف صحابہ کرام کے متعلق بتاتا ہوں۔

صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے مابین بہت سے معاملات میں اختلاف تھا،

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اختلافات تو ایک طرف میں آپ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہی تقریباً ۳۰ سے زائد مسائل میں اختلافات گنوا سکتا ہوں ان سب مسائل پر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے بیٹھ کر گفتگو کی ، لیکن کیا کہیں سے کفر کے فتوے لگے؟

کیا کسی ایک صحابی نے اپنا علاحدہ فرقہ بنایا؟

کسی ایک صحابی نے (معاذ اللہ) یہ کہا کہ اختلافی مسائل میں میری ہی پیروی کرنا، ورنہ ایمان سے خارج ہو جاؤ گے؟ جنت اور نجات صرف یہیں مل سکتی ہے۔

اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو خدارا میرے سامنے تاریخ سے کسی ایک صحابی کا صحیح قول پیش کر دیں جنہوں نے کہا ہو کہ فلاں صحابی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا، فلاں کو کافر جاننا، فلاں کو سلام نہ کرنا، جیسا کہ ہم کہتے ہیں۔

سارے اختلافات کے باوجود صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین وہ تھے جو باہم محبت و اخوت سے رہتے تھے، آپس میں رشتے طے کرتے تھے، ایک دوسرے سے علمی و روحانی فیض حاصل کرتے تھے۔

مگر افسوس کہ ہم اختلافات کرتے ہیں تو لڑتے بھی ہیں، فتوے بھی لگاتے ہیں؛ اور پھر انتہاء تو دیکھیں کہ اپنے ناپاک عمل کی دلیل نبی پاک ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں، ہمیں خدا کا کوئی خوف نہیں ہے،

خدا کی قسم اگر وہ لوگ جن پر فتوے لگائے ہیں اگر ان میں سے ایک بھی اللہ کا ولی نکلا تو روز محشر ان تکفیری ملاؤں کی رسوائی ہی ہو گی۔

اللہ ہم سب کو ہدایت دے۔ (آمین) حافظ محمد شارق

http://salaamforum.blogspot.com/2017/03/counter-sectarianism-islam.html

[فرقہ وارانہ مذہبی بیانیوں پر مختصر تبصرہ]

....

اس حدیث مبارکہ کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حدیث کے عربی الفاظ یہ ہیں :

افترقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة، وافترقت النصارى على اثنتين وسبعين فرقة، وستفترق هذه الأمة على ثلاث وسبعين فرقة كلها في النار إلا واحدة، قيل: من هي يا رسول الله؟ قال: من كان على مثل ما أنا عليه وأصحابي.

یعنی یہود 71 اور نصاریٰ 72 فرقوں میں بٹ گئے اور یہ امت مسلمہ عنقریب 73 فرقوں میں بٹ جائے گی ۔ایک کو چھوڑ کر سارے فرقے جہنم رسید ہوں گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ جہنم سے بچنے والا فرقہ کون سا ہو گا ؟آپ نے فرمایا جو اس طور طریقہ پر ہو گا جس پر اس وقت میں اور میرے صحابہ ہیں ۔

اس حدیث میں افتراق امت مسلمہ کی پیشن گوئی کے لیے ‘ستفترق’ کا لفظ آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ عنقریب یا بہت جلد متفرق ہو جائیں گے۔

عربی زبان کے قواعد کے مطابق مستقبل قریب کے لیے مضارع کے صیغہ کے شروع میں س کا اضافہ کیا جاتا ہے اور مستقبل بعید کے لیے ‘سوف’ لکھا جاتا ہے جیسے قیامت کے وقوع اور جہنم کو سرکی آنکھوں سے دیکھنے کے لیے سورة التكاثر میں ‘كلا سوف تعلمون ‘کے الفاظ سے آگاہ کیا گیا ہے یعنی ‘ہرگز نہیں جلد ہی تمھیں معلوم ہو جائے گا’۔

چونکہ اس حدیث میں ‘سوف تفترق’ کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا ہے بلکہ ‘ستفترق’ کہا گیا ہے اس لیے اس حدیث کی رُو سے امت مسلمہ میں 72 فرقوں کا وجود رسول ﷺ کے زمانے کے فوراً بعد ہونا لازم آتا ہے اور فی الحقیقت ایسا ہوا بھی ہے۔

پہلی صدی ہجری میں ہی 72 فرقوں کا وجود شروع ہو گیا تھا، جن کی تشریح اور وضاحت قادیانیوں کے مسلمہ مجدد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ‘تلبیس ابلیس’ میں کی ہے البتہ اس کے بعد بہت سے فرقے امت محمدیہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور آج بھی کئی فرقے موجود ہیں جیسے قادیانی، بہائی وغیرہ۔

لیکن انکے وجود سے اس حدیث کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ بعد میں پیدا ہونے والے تمام فرقے لازمی طور پر ان بہتر گمراہ فرقوں کے خیالات کا چربہ یا انکا نیا اڈیشن ہیں۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی۔ حالانکہ اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعات دین مختلف الرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ،اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں، حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں ،روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا

کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں، معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں – دوسرے الفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔

ایمان سے خارج نہیں ہوتا ۔

دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں۔

بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں ۔

72 فرقوں کی تصریح علامہ ابن جوزی نے اس طرح بیان کی ہے کہ ابتداء میں جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اور سواد اعظم سے علیحدہ ہو کر خوارج اور دیگر فرقے بنے تھے ،پھر انکے ردّ عمل میں مزید چار فرقے اور پیدا ہو گئے یعنی قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجیہ۔

اس طرح ان گمراہ فرقوں کی کل تعداد چھ ہوگئی۔

علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ ان چھ فرقوں میں آپس میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ اور تفریق ہوتی رہی یہاں تک ان میں سے ہر فرقہ بارہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔

اس طرح مجموعی طور پر ان گمراہ فرقوں کی تعداد حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق 72 ہوگئی۔

ان 72 فرقوں کے الگ الگ نام کی صراحت اور ان کے عقائد کی تفصیل یہاں بخوف طوالت بیان نہیں کی جا سکتی۔ ان کی تفصیلات "تحفہ اثنا عشریّہ" از حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

....

نوٹ : یہ میرا بلاگ پوسٹ سے اہل حدیث صاحب نے کاپی پیسٹ کیا اور بلاگ کا ویب لنک بھی دیا ...

....

15/3/2018

مسلم :

فرقہ واریت قرآن میں منع کریں گئی ---- إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (١٥٩ سورة الأنعام)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

''اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو-''(آل عمران،3 :103)

درست بات ہے کہ احادیث کو قرآن کی روشنی میں سمجھیں --- 73 فرقوں کا زکر ایک خبر ہے حکم نہیں کہ 73 فرقے بناو--

[ریفرنس :سلام میں فرقہ واریت – تاویلیں، دلائل اور تجزیہ]

....

اہل حدیث

فرقہ واریت منع لیکن ان فرقوں میں سے ہی ایک نے جنت میں جانا جسکی نشانی یہ ہے کخ جو بات اتنی کرتا جتنی صحابہ کرتے تھے

....

مسلم

درست -- ہم کو یہ کام کرنا ہے اور قرآن و سنت پر عمل کرنا ہے -- امید ہے اللہ ہم پر رحم فرمائیے گا --

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَـٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ -

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦ سورة الأعراف﴾

اے رب، ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اٹھا تو اِس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں" (7:126)

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّـهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾ اے محمدؐ، ان سے کہو، میرے رب نے تو راستی و انصاف کا حکم دیا ہے، اور اس کا حکم تو یہ ہے کہ ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھو اور اُسی کو پکارو اپنے دین کو اس کے لیے خالص رکھ کر جس طرح اُس نے تمہیں اب پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر پیدا کیے جاؤ گے (29) ایک گروہ کوتو اس نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے، کیونکہ انہوں نے خدا کے بجائے شیاطین کو اپنا سر پرست بنا لیا ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں (30اعراف)

....

اہل حدیث

درست .. متفق

....

مسلم -٢

Yes our name is Muslim □□ Not deobandis barelvi or ahl e hadith

....

مسلم -١

فرقہ واریت کا خاتمہ کی طرف پہلا قدم:

1.تمام مسلمان اپنے آپ کو صرف اور صرف “مسلمان” کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں،جو نام اللہ نے دیا وہ مکمل ہے، کسی اکسٹرالیبل (extra label) کی ضرورت نہیں-

ہم کواللہ کے بیان میں کوئی کمی کیوں محسوس ہوتی ہے، حیلے، بہانوں سے ہم اللہ کے دیئے ہوئے نام “مسلم” کی بجا ئے، شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، سلفی، اہل حدیث یا بریلوی کہلوانا پسند کرتے ہیں- منہج کا لیبل لگانے کی کیا ضرورت ہے؟
http://salaamone.com/first-step-end-sectarianism/

یہ کہنا کہ؛"میرا مذھب ، فقہ رسول اللہﷺ اور صحابہ اکرام کا ہے، وہ اسلام پر تھے میں بھی اسی پر عمل کر رہا ہوں-" درست ہے کیونکہ تمام ائمہ کرام اور جید علماء و شیوخ اپنے علم کی بنیاد پر یہ دعوی کرتے ہیں کہ ان کا نقطہ نظر،مکتبہ فکر، فقہ ہی درست اسلامی نقطہ نظر ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے- اس لیے ہر ایک مکتبہ فکر یا فقہ کے لوگوں کےلیئے اپنے آپ کو مسلمان کہلانا قابل عزت اور قابل فخر بات ہے- اس کے علاوہ ہر نام قرآن و سنت کے خلاف ہے- ہم سب مسلمان ہیں, صرف مسلمان کہلائیں- لیبل کی ضرورت فرقہ واریت کے لیے ہے ، کون غلط ہے اور کون صحیح اس کا علم صرف اللہ کو ہے اور اللہ ہی روز قیامت اس کا فیصلہ فرمائیں گے-

ہ فرمانا کہ آج کے دور میں سب لوگ سب فرقے اپنے آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے والا کہتے ہیں مگر آپ کے خیال میں ایسا نہیں تو فرق واضح کرنے کے لینے سلفی یا کچھ اور کہنا (دیوبندی ، بریلوی ، شیعہ، سنی ، وغیرہ وغیرہ) کہنا ضروری ہوا - سبحان اللہ ! دوسرے لوگ آپ کے متعلق بھی ایسی رائے رکھ سکتے ہیں ؟ یہ فرقہ واریت کو فروغ دینے کا زریعہ ہے - کون قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں اس کا فیصلہ کا حق صرف اللہ کے پاس ہے - معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں ، اپنا جج خود نہ بنیں : اللہ فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (۱۵۹ سورة الأنعام)

ترجمہ : "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

لہٰذا ہم سب کو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا ہے ، اللہ اور رسولﷺ کا حکم ماننا ہے کسی دوسرے کا نہیں ، ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی دوسرا کیا کہتا ہے کرتا ہے ، وہ ٹھیک ہے یا میں غلط؟

اللہ شرک کو پسند نہیں کرتا ، اللہ کی جگہ جج بننا شرک نہیں تو کیا ہے؟

جب کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ :

" ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-"

آپے فرض کریں کہ ہم سب اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے مطابق صرف "" مسلمان " کہ رھے ہوتے ، فقہی اختلافات کے باوجود تو کیا ہمارے اسلام یا مسلمان ہونے میں کوئی فرق پڑتا ؟

اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے اور آپ غلط تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

اللہ کو معلوم ہے کون ٹھیک ہے کون غلط - کیا ہم کو آخرت اور اللہ پر ایمان اتنا کمزور ہے کہ ہم اپنے حق پر ہونے کا لیبل لگانا ضروری سمجھتے ہیں؟

وہ لیبل جو قرآن کے حکم کے خلاف ہے ، اللہ ہم کو معاف فرمایے -

یہ لیبل صرف دنیا داری کے خود ساختہ تقاضے ہیں جو فرقہ واریت کی بنیاد ہیں-

صحابہ اکرام میں بھی فقہی اختلاف ہوتا تھا مگر انہوں نے ایسے فرقہ وارانہ لیبل، غلط بدعت ایجاد نہ کییں- سورة النور,24:31 کی تفسیر پر حضرت عبدللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہے کہ عورت چہرہ کھلا رکھے یا کوور کرے ، بہت بنیادی اختلاف ہے مگر کیا انہوں نہے عباسی اور مسعودی فرقے بنا لیے؟ تاکہ معلوم ہو کون صحیح قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں؟

....

اہل حدیث

دیو بندی بریلوی نام فرقہ وارانہ ہیں بستیوں مدرسوں کی طرف نسبت فرقہ واریت ہوتی وحی کی طرف نسبت فرقہ وارانہ ہوتی بھی نہیں اہل حدیث میں کیا فرقہ واریت ہے؟جبکہ سب کو معلوم ہے اللہ کا کلام بھی حدیث رسول اللہ کا فرمان بھی حدیث۔ یا اہل سنت میں یہ دونوں نام ثابت ہیں اصحاب رسول اور تابعین سے ...

....

جب اللہ نے قرآن میں نام "مسلمین" رکھ دیا .. اور بار بار تاکید کی کہ موت بھی اسلام پر ہو ، مسلمان مریں ...قبر میں بھی سوال ہوگا دین پر تو جواب میں "مسلمان" کہنا ہے .. تو..

ایک کتاب "اہلِ حدیث ایک صفاتی نام" (تصنیف:حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ) میں دلائل کا مطالعہ کیا تو کوئی ریفرنس براہ راست قرآن و حدیث نہ پایا- موصوف محترم نے بزرگان دین کی طرف سے اہل حدیث کی تعریف کی گیئی-

لفظ "اہل حدیث" قدیم اور جدید دو اصطلاحوں میں منقسم ہے یعنی اہلِ حدیث کا عنوان دواصطلاحوں میں مختلف معانی کا حامل ہے:
۱۔ اہلحدیث باصطلاح قدیم: اصطلاحِ قدیم میں اس سے مراد وہ لوگ تھے جوحدیث روایت کرنے، پڑھانے، اس کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی شرح میں مشتغل رہتے تھے، انہیں محدثین بھی کہا جاتا تھا اور وہ واقعی اس فن کے اہل سمجھے جاتے تھے؛ سواہلِ علم کی اصطلاح قدیم میں اہلِ حدیث سے مراد حدیث کے اہل لوگ تھے، اہلِ ادب، اہلِ حدیث، اہلِ تفسیر سب اسی طرح کی اصطلاحیں ہیں۔ حافظ محمد بن ابراہیم

الوزیر ؒ(۷۷۵-۸٤۰ہجری)لکھتے ہیں:"یہ بات معلوم ہے کہ اہلِ حدیث اس طبقے کا نام ہے جو اس فن کے درپے ہو اس کی طلب میں منہمک رہے۔ایسے سب لوگ اہلِ حدیث ہیں؛ خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں "۔ (الروض الباسم لابن الوزیر:۱۲۲/۱)
۲۔اہلحدیث باصطلاحِ جدید: اہلحدیث سے مراد ترک تقلید کے نام سے ایک فقہی مسلک پیداہوا جوپہلے کچھ عرصے تک وہابی کہلاتا تھا۔یہ جدید اصطلاح اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی، اس کا آغاز چودھویں صدی ہجری سے ہوتا ہے؛ یایوں سمجھ لیجئے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں اس کے لیئے کچھ حالات سازگار ہوگئے تھے، اس وقت یہ فرقہ وجود میں آیا۔
یہی وجہ ہے کہ محدثین کا ذکر چار ہی قسم کی کتابوں میں ملتا ہے ۔طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ۔آج تک طبقات غیرمقلدین نامی کوئ کتاب محدثین نے نہیں لکھی

جماعت یا فرقہ اسے کہتے ہیں جو اصول و فروع میں ایک نظریہ پر متفق ہیں جیسے متقدمین و متاخرین علماء کی کتب میں متعدد فرق کا ذکر ہے مثلا مرجئہ، قدریہ ،جبریہ، معتزلہ، خوارج، روافض وغیرہ ،ان فرقوں کا بطور فرقہ ذکر ہے مثلا مرجئہ بالکل اعمال کی ضرورت کو محسوس ہی نہیں کرتے، دخول جنت کے لئے نفس ایمان کو کافی سمجھتے ہیں تو ایک خاص نظریہ رکھنے والے گروہ کو مرجئہ سے موسوم کیا گیا۔ جبکہ قابل غور بات یہ ہے کہ اہل حدیث اگر کوئی فرقہ ہوتا اگرچہ حقانی ہوتا تو اس طریق پر ان کا ذکر ضرور ہوتا یعنی یہ کہا جاتا کہ یہ خوارج کا مسلک ہے اور اس کے مقابلے میں اہل حدیث کا مسلک یہ ہے جبکہ ایسا نہیں تو اس طرح ذکر نہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ اہل حدیث کہتے ہی ایسے اشخاص و افراد کو ہیں جو خدمت حدیث میں روایتہ و درایتہ معروف ہو، قطع نظراس سے کہ اس کا اپنا فقہی مسلک کیا ہے۔
چنانچہ جب ہم محدثین کا تذکرہ دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ احناف شوافع مالکیہ حنابلہ سب ہی اہل حدیث گزرے ہیں-

کوئی دلیل قرآن یا حدیث سے نہیں مل سکی جس میں مسلمانوں کو اہل حدیث (جس طرح موجودہ فرقہ کا نام ہے) منسوب کیا گیا ہو؟ قرآن و حدیث پر عمل کے دعوی رکھنے والوں سے دلیل بھی ادھر سے ہی آنی چاہیے-

قرآن سے تحقیق "اہل حدیث"

"اہل حدیث" دو الفاظ "اہل" اور"حدیث" مجموعہ ہے- قرآن میں "اہل" اور "حدیث" اکٹھے یعنی"اہل حدیث" موجود نہیں کہ اس کومسلمانوں کا مستند صفاتی نام قرار دیا جاسکے- اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو غلط ہے قرآن کی تحریف ہے- قرآن میں عربی کے ہزاروں الفاظ ہیں، دو الفاظ اکٹھے کرکہ کوئی عربی اصطلاح بنائی جا سکتی ہے مگر وہ قرانی اصطلاح دے جا سکتی-

تحقیق کے مطابق لفظ "اہل" روٹ تین الفاظ (ا ہ ل) کا مجموعہ قرآن کریم میں 127 مرتبہ مختلف طریقه سے استعمال ہوا ہے، ان میں لفظ "أَهْلِ" ،'اسم مجرور' بھی ہے جس کا عمومی معنی "لوگ" یا "گھر والے" کیا جاتا ہے- درست معنی عربی لفظ میں سیاق و ضوابط پر منحصر ہے-

http://corpus.quran.com/qurandictionary.jsp?q=Ahl

http://tanzil.net/#search/quran/%20%D8%A3%D9%8E%D9%87%D9%92%D9%84%D9%90%20

لوگوں کے گروپ یا گروہ کے طور پر "أَهْلِ" کا استعمال اس طرح ہے:

أَهْلِ الْكِتَابِ, أَهْلُ الْإِنْجِيلِ، أَهْلَ الذِّكْرِ، أَهْلُ التَّقْوَىٰ، وأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، أَهْلِهِ مَسْرُورًا، أَهْلَ الْبَيْتِ ، أَهْلَهَا شِيَعًا، وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ، أَهْلِ النَّارِ،أَهْلَ الْقُرَىٰ، أَهْلَ قَرْيَةٍ ، أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَهْلَ يَثْرِبَ، أَهْلِ مَدْيَنَ -

قرآن میں لفظ "أَهْلِ حديث" موجود نہیں ہے، اگر کوئی شخص لفظ "أَهْلِ" کو "حدیث" کے ساتھ ملا کر کہے کہ "أَهْلِ حديث" قرآن سے ثابت ہے تو یہ تحریف کے زمره میں شامل ہے کہ اس طرح قرآن میں کسی بھی دو الگ الگ الفاظ کو جوڑ کر قرانی الفاظ گھڑنا دھوکہ اور تحریف ہے- اس کا کیا انجام ہے ہر ایک مسلمان اس سے اگاہ ہے-

قرآن میں مسلمانوں کو صفاتی ناموں سے بھی پکارا گیا ہے مگر لفظ " أَهْلِ" مسلمانوں کو صفاتی ناموں میں مخصوص اور محدود ہے (أَهْلِ الْكِتَابِ, أَهْلُ الْإِنْجِيلِ، أَهْلَ الذِّكْرِ، أَهْلُ التَّقْوَىٰ، وأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، أَهْلِهِ مَسْرُورًا، أَهْلَ الْبَيْتِ)-

قران میں مسلمانوں کو صفاتی ناموں سے مخاطب کیا:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّـهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الأحزاب**33:3**)

وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ﴿ قرآن 4:69﴾

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ (35:32 قرآن)

قرآن میں مسلمانوں کو "اہل حدیث"نہیں گیا، لہٰذا یہ مسلمانوں کا مستند صفاتی نام نہیں- اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو غلط ہے -

کل بدعة ضلالة، " ہر بدعت گمراہی ہے "- (صحیح مسلم ج2 ص 592)

حدیث اور "اہل حدیث"

مسلمانوں کا صرف ایک صفاتی نام نہیں بلکہ بیشتر ہیں جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ:- "پس پکارو، اللہ کی پکار کے ساتھ جس نے تمارے نام مسلمین، مومنین (اور) عباد اللہ رکھے ہیں-" (سنن ترمذی (2863) وقال: "حسن صحیح غریب" و صحیح ابن حبان (موارد 1222-1550) والحاکم (1/117، 118، 236، 421، 422))

اس حدیث میں بھی مسلمانوں کے صفاتی نام "مومنین" اور "عباد اللہ" ہیں ، "اہل حدیث" نہیں-

مسلمانوں کے صفاتی ناموں میں ، سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی. اہل حدیث ، سلفی ، وہابی یا مزید ناموں سے مسلمان فرقے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہیں، کسی کی سند نہیں-

قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

1.لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ(سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں."(سورة الأنعام 6:163)

2. وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں-" (الزمر 12)

3. وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72 یونس ﴾

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں(10:72)

4. یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿ سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان".﴿ سورة آل عمران 102﴾

5.إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿النمل ٢٧:٩٢﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اِس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اِسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں (91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)

.6وَ وَصّٰی بِہَاۤ اِبۡرٰہٖمُ بَنِیۡہِ وَ یَعۡقُوۡبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰی لَکُمُ الدِّیۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿سورة البقرة 132)

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔" ﴿ سورة البقرة 132)

7. اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اھل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی مگر مسلمانوں نے اپنے اندر فرقے بنا لیے اور تاویلیں بھی گھڑ لیں:

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡہَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿سورة آل عمران 64﴾

"آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ،نہ اللہ تعالٰی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ،پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں."﴿سورة آل عمران 64﴾

8. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا مگراللہ کے حکم اور ان کی سنت کو چھوڑ کر ہم نے فرقے بنا لیے-

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (12:101)

میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

کیا وجہ ہے کہ اللہ کے حکم کی خلاف "مسلمان" نام کو چھوڑ کر کوئی نیا نام اختیار کیا جائے، اور غلطی کو درست کرنے کی بجایے تاویلیں گھڑی جائیں اصحاب سبت کی طرح؟

گزارش :

مسلمانوں نےاللہ کےعطا کردہ نام کو چھوڑ کرشیعہ، سنی ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی، اہل حدیث ، سلفی ، وہابی وغیرہ سے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑنے کا جواز پیدا کر لیا ہے-اگر سب اللہ کے عطا کردہ نام ک مکمل طور پراپنا لیں تو اللہ ہم پر برکات اور رحمتیں نازل فرمایے گا-

١. اللہ عطا کردہ نام میں خدانخواستہ کیا کوئی کمی رہ گئی ہے کہ اس کو ترک کرکہ ہمیں نیا نام رکھنا یا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے؟ پرابلم کیا ہے ؟ "اہل حدیث" یا کسی اور نام سے منسوب ہونے یا کہلانے کی کیا ضرورت ہے؟ دوسرے فرقوں سے پہچان کے لیے؟ کیوں ہم اپنا اللہ کا عطا کردہ نام، جس کا حکم بھی ہوا بدلیں؟ نیے فرقے بنانے والوں کواپنی پہچان کے لیئے نیا نام رکھنے کی ضرورت ہے اصل ملسمان اللہ کی رضا و حکم پر خوش ہے:

٢.کچھ لوگ "اہل قرآن " کہلاتے ہی ، اس لاجک سے تو کیا وہ بھی درست ٹھرے؟

٣. کوئی فرقہ "اہل فرقان"مومنین ".."اہل ذکر" "عبادی".. اور دوسرے قرانی نام رکھ لے تو کیا یہ درست ہوگا؟

٤. اللہ کا عطا کردہ نام چھوڑنا تو " بدعت" سے بھی سخت ہے- بدعت تو دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرنا ، اکثر لوگ کہتے ہیں کہ بدعت کا حکم ہر اُس فعل یا مفعول کیلئے استعمال ہوتا ہے جسکا وجود قرآن و سنت کی نص سے ثابت نہ ہو اور وہ مابعد قرآن و سنت ظاہر ہو.. بدعت نعمہ ، بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں، اسے جائز سمجھتے ہیں .

٥. "مسلمان" نام کی جگہ یا اس کے ساتھ کوئی مزید نام کا اضافہ کرنا، چہ جایکہ وہ قرآن کے عطا کردہ نام کی جگہ لے رہا ہو تو یہ بدعت سے آگے ہے....

٦. اہل حدیث اسلام کے آغاز میں کوئی فرقہ نہیں تھا بلکہ اہل علم ، علم حدیث کے حامل لوگوں کو بطور حدیث ایکسپرٹ کہا جاتا تھا- اصحابہ اکرام قرآن کے بر خلاف کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتے- اگر صحابہ کے بعد کسی نے "اہل حدیث' کے نام سے کوئی خاص فرقہ بنایا تو یہ قرآن کے خلاف ہے، کسی بزرگ یا علم کا وہ عمل جو قرآن کے خلاف ہو وہ قبول نہیں کیا سکتا- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ نے خلافت سنبھالتے ہی اعلان کیا کہ: **میری اطاعت کرو جب تک میں االلہ اور رسول ﷺ کا مطیع رہوں اور اگر میں االلہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری کوئی اطاعت تم پر نہیں ہے (طبری ، ابنِ ہشام)**- ہماری حیثیت نہیں کہ بزرگان دین پرتنقید کریں ، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اللہ کا فرمان ہے:

تلکَ اُمّۃٌ قَد خَلَت لَها ما کَسَبَت و لکم ما کَسَبتُم ولا تُسئَلونَ عَمّا کانوا یَعمَلونَ۔

:"وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ انہوں نے کمایا، وہ اُن کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے(قرآن 2:134)

اور یہ بھی فرماتا ھے:

رَبَّنا اغفِرلَنا وَلاِخوانِنا الذینَ سَبَقونا بِالایمانِ وَلا تَجعَل فی قُلوبِنا غِلّاً لِلّذینَ آمَنوا رَبَّنا اِنَّکَ رَؤوفٌ رَحیمٌ- (قرآن 59:10)

خدایا! ھمیں معاف کردے اور ھمارے ان بھائیوں کو بھی جنھوں نے ایمان میں ھم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مھربان اور رحم کرنے والا ھے -(قرآن 59:10)

....

مسلم ۱

ادب سے علمی سوال کیا یہ دلائیل قرآن سے اوپر ہیں ؟

....

فرقہ واریت کا خاتمہ کی طرف پہلا قدم:

1.تمام مسلمان اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں،جو نام اللہ نے دیا وہ مکمل ہے، کسی اکسٹرالیبل (extra label) کی ضرورت نہیں-

ہم کواللہ کے بیان میں کوئی کمی کیوں محسوس ہوتی ہے، حیلے، بہانوں سے ہم اللہ کے دیئے ہوئے نام "مسلم" کی بجا ئے، شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، سلفی، اہل حدیث یا بریلوی کہلوانا پسند کرتے ہیں- منہج کا لیبل لگانے کی کیا ضرورت ہے؟

http://salaamone.com/first-step-end-sectarianism/

یہ کہنا کہ؛"میرا مذہب ، فقہ رسول اللهﷺ اور صحابہ اکرام کا ہے، وہ اسلام پر تھے میں بھی اسی پر عمل کر رہا ہوں-" درست ہے کیونکہ تمام ائمہ کرام اور جید علماء و شیوخ اپنے علم کی بنیاد پر یہ دعوی کرتے ہیں کہ ان کا نقطہ نظر،مکتبہ فکر، فقہ ہی درست اسلامی نقطہ نظر ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے- اس لیے ہر ایک مکتبہ فکر یا فقہ کے لوگوں کےلیئے اپنے آپ کو مسلمان کہلانا قابل عزت اور قابل فخر بات ہے- اس کے علاوہ ہر نام قرآن و سنت کے خلاف ہے- ہم سب مسلمان ہیں, صرف مسلمان کہلائیں- لیبل کی ضرورت فرقہ واریت کے لیے ہے ، کون غلط ہے اور کون صحیح اس کا علم صرف اللہ کو ہے اور اللہ ہی روز قیامت اس کا فیصلہ فرمائیں گے-

یہ فرمانا کہ آج کے دور میں سب لوگ سب فرقے اپنے آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے والا کہتے ہیں مگر آپ کے خیال میں ایسا نہیں تو فرق واضح کرنے کے لینے سلفی یا کچھ اور کہنا (دیوبندی ، بریلوی ، شیعہ، سنی ، وغیرہ وغیرہ) کہنا ضروری ہوا - سبحان اللہ ! دوسرے لوگ آپ کے متعلق بھی ایسی رائے رکھ سکتے ہیں ؟ یہ فرقہ واریت کو فروغ دینے کا زریعہ ہے - کون قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں اس کا فیصلہ کا حق صرف اللہ کے پاس ہے - معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں ، اپنا جج خود نہ بنیں : اللہ فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (١٥٩ سورة الأنعام)

ترجمہ : "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

لہٰذا ہم سب کو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا ہے ، اللہ اور رسولﷺ کا حکم ماننا ہے کسی دوسرے کا نہیں ، ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی دوسرا کیا کہتا ہے کرتا ہے ، وہ ٹھیک ہے یا میں غلط؟

اللہ شرک کو پسند نہیں کرتا ، اللہ کی جگہ جج بننا شرک نہیں تو کیا ہے؟

جب کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ :

" ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-"

آیے فرض کریں کہ ہم سب اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے مطابق صرف "" مسلمان " کہ رھے ہوتے ، فقہی اختلافات کے باوجود تو کیا ہمارے اسلام یا مسلمان ہونے میں کوئی فرق پڑتا ؟

اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے اور آپ غلط تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

اللہ کو معلوم ہے کون ٹھیک ہے کون غلط - کیا ہم کو آخرت اور اللہ پر ایمان اتنا کمزور ہے کہ ہم اپنے حق پر ہونے کا لیبل لگانا ضروی سمجھتے ہیں؟

وہ لیبل جو قرآن کے حکم کے خلاف ہے ، اللہ ہم کو معاف فرمایے -

یہ لیبل صرف دنیا داری کے خود ساختہ تقاضے ہیں جو فرقہ واریت کی بنیاد ہیں-

صحابہ اکرام میں بھی فقہی اختلاف ہوتا تھا مگر انہوں نے ایسے فرقہ وارانہ لیبل، غلط بدعت ایجاد نہ کییں- سورة النور,24:31 کی تفسیر پر حضرت عبدللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہے کہ عورت چہرہ کھلا رکھے یا کوور کرے ، بہت بنیادی اختلاف ہے مگر کیا انہوں نہے عباسی اور مسعودی فرقے بنا لیے؟ تاکہ معلوم ہو کون صحیح قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں؟

‘‘‘

اہل حدیث

قرآن سے بھی ثابت ہے اطیعوا اللہ واطیعو الرسول ۔ ۔ اللہ نزل احسن الحدیث ۔ ۔ ۔فبای حدیث بعدہ یومنون

اللہ خود کہ رہا حدیث پر ایمان لاو

یہ قرآنی دلیل نہیں؟

فبای حدیث بعدہ یومنون؟

....

نوٹ : یہ زائد ریمارکس بعد شامل کیے گئے ..(ڈسکشن میں نہیں تھے) تصحیح کے لیے-

اطیعوا اللہ واطیعو الرسول.. قرآن حکم ہے .. مگر احادیث کی تدوین قرآن کی طرح سرکاری اہتمام احتیاط نہ ہوئی .. قرآن کی تدوین میں دو شہادت لازم تھی ، مگر احادیث احد ہیں اکثریت میں .. تواتر احادیث و سنت میں تو کوئی مسلہ نہیں ..

اللہ نزل احسن الحدیث ... قرآن کو"احسن الحدیث" کہا گیا ہے نہ کہ موجودہ احادیث کو:

قرآن أَحْسَنَ الْحَدِيثِ (بھترین حدیث):

اللَّـهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّـهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّـهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّـهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (قرآن 39:23)

اللہ نے بہترین حدیث (أَحْسَنَ الْحَدِيثِ) اس کتاب (قرآن) کی شکل میں نازل کیا ہے جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں کہ ان سے خوف خدا رکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اس کے بعد ان کے جسم اور دل یاد خدا کے لئے نرم ہوجاتے ہیں یہی اللہ کی واقعی ہدایت ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے(قرآن 39:23)

مزید قرانی ریفرنس ملاحضہ فرمائیں، قرآن تو قرآن کے سوا کسی بھی حدیث کی نفی کرتا ہے :

1.فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ(المرسلات 77:50)

“اب اِس (قرآن) کے بعد اور کونسی حدیث پر یہ ایمان لائیں؟” (المرسلات 77:50)

2. .فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 7:185)

“پھر(قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے “(الأعراف 7:185)

3.تِلْكَ آيَاتُ اللَّـهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّـهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ(الجاثية45:6)

“یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سناتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے”، (الجاثية45:6)

4 .فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿ الطور52:34 ﴾

اگر یہ اپنے اِس قول میں سچے ہیں تو اِسی حدیث (قرآن کی) شان کا ایک کلام بنا لائیں (الطور 52:34)

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے. یہ صاحبانِ تقویٰ اور پرہیزگار لوگوں کے لئے مجسم ہدایت ہے (البقرہ 2:2)

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا(قرآن 47:24)
" تو کیا یہ لوگ قرآن میں ذرا بھی غور نہیں کرتے ہیں یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں"(قرآن 47:24)
مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿قرآن 68:39﴾

تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، تم کیسے حکم لگاتے ہو؟ (36) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو (37) کہ تمہارے لیے ضرور وہاں وہی کچھ ہے جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو؟ ﴿68:39قرآن ﴾

[مزید تفصیلات :وحی متلو (قرآن) اور غیر متلو (حدیث) – تحقیقی جائزہ]

....

مسلم

حدیث پر سنت پر سب مسلمانوں کااجماع ہے ۔۔ بات صرف نام کی ہے اللہ نے مسلم نام رکھا ۔۔

....

اہل حدیث

اس حدیث کے بعد کس پر ایمان لانا دنیا میں کوئی ایک گروہ ایسا نہیں علمی دنیا میں جو اہل سنت لفظ کو یا اہل اسلام لفظ کو یا اہل حدیث لفظ کو فرقہ وارانہ کہے-

اگر مسلمین رکھا ۔ ۔تو اہل اسلام کیسے جائز ؟ یہ تو نہیں ہوتا مفہوم اہم ہونت لفظ تو پھر مسلمہ اور مسلم مومن سب غلط؟

ایسا نہیں ہے

سب کو جمع کر کے ثابت ہے

مسلم خود کو مومن محسن اہل سنت اہل حدیث کہ سکتا

اس میں کس فرقہ کی طرف نسبت ہے؟

فرقہ کی نسبت امتی یا شہر کی طرف ہونا لازم ہے

فرقہ کی شرعی تعریف ہی یہ ہے کہ کسی امتی شہر علاقہ مدرسے سے منسوب کرنا جو خاص فکر کا حامل ہو

....

[نوٹ : اضافی تفصیل]

مسلم :

یہ فرقہ کی عجیب تعریف معلوم ہوتی ہے .. "فرقہ کی نسبت امتی یا شہر کی طرف ہونا لازم ہے، فرقہ کی شرعی تعریف ہی یہ ہے کہ کسی امتی شہر علاقہ مدرسے سے منسوب کرنا جو خاص فکر کا حامل ہو ..." ... قرآن و سنت سے کوئی ثبوت ؟

تفرقہ سے مراد، متقدمین اہل علم کے نزدیک، اس راستے کو ترک کرنا ہے جس پر رسول اللہ اور صحابہ کرام رہے۔ ایک فرد کی بجائے زیادہ لوگوں کے مجموعےکو فرقے کہاجاسکتاہے۔ لغوی اور شرعی طورپر گروہ’ جماعت اور خاندان و قبیلے پر فرقے کالفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مختلف مقاصد کے حصول کےلئے جماعتوں یا تنظیموں کا وجود میں آنا یا کسی خاص کام کے لئے کسی ایک جماعت کو قائم کرناشرعاً نہ غلط ہے اور نہ نقصان دہ۔ خود قرآن کریم میں جس ایک مقام پر فرقے کا لفظ آیا ہے وہاں بھی مراد ایک مجموعہ یا جماعت ہے۔

چنانچہ ارشادربانی ہے:

﴿فَلَولا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرقَةٍ مِنهُم طائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهوا فِى الدّينِ...﴿١٢٢﴾... سورةالتوبة

‘‘ تو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کے ہر فرقے میں سے ایک طائفہ جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔’’

اب یہاں فرقے سے مراد ایک بڑی جماعت اور طائفہ سے مراد ایک چھوٹی جماعت ہے یعنی مختلف علاقوں میں جو مسلمان جماعتوں کی شکل میں رہتے ہیں وہ سارے نہیں بلکہ ان میں سے کچھ چھوٹی جماعتیں اللہ کی راہ میں نکلیں۔ بعض نے یہاں فرقے سے مراد خاندان اور قبیلے لیا ہے کہ مختلف مسلم خاندانوں اور قبیلوں سے کچھ لوگ اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کردیں تو قرآن نے یہاں اس مفہوم میں فرقے کے لفظ کو معیوب نہیں سمجھا۔

قرآن میں جس چیز کو معیوب سمجھا گیا اور اس سے روکا گیا وہ فرقہ بندی اور گروہ بندی ہے جس سے امت کی وحدت ختم ہوجاتی ہے ۔ اور مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ان کی قوت ختم ہوجاتی ہے۔قرآن میں ‘‘ لاتفرقوا’’ کے الفاظ سے اس فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ اس وقت امت کی حالت ہے کہ مسلم جماعتیں ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہیں اور مسلم ممالک ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہیں۔

فرقہ کی نسبت کسی علاقه ، شخصیت یا ایسی چیز سے جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہو ... تفرقہ سے مراد، متقدمین اہل علم کے نزدیک، اس راستے کو ترک کرنا ہے جس پر رسول اللہ اور صحابہ کرام رہے۔

موجوده تمام فرقے اس میں شامل ہیں اہل حدیث بھی - (و اللہ اعلم)

....

مسلم -۱

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَـٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ
(سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ –

....

اہل حدیث

ہر مسلم اہل اہل ایمان اہل سنت اہل حدیث ہونا بدیہی ہے

مسلم نہیں لکھا مسلمین لکھا یہ اسطرح کی ہی بحث ہے

اہل اسلام کیسے جائز لفظی نزاع حقیقی نہیں

....

مسلم

اللہ نے جو نام اور حکم دیا کافی ہے بس

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ
(سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)
تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ –

....

اہل حدیث

اللہ نے ہی اے ایمان والو اے حدیث پر یقین کرنے والو رکھا سر

....

مسلم

جواب اوپر لکھا ہے .. اللہ نے قرآن کو حدیث کہا ہے ... اس غلط تاویل نہ کریں ..

....

مسلم

اس کا جواب ؟

....

اہل حدیث

مسلم نہیں مسلمین

....

مسلمین جمع ہے ... گروپ کے لیے مگر ایک فرد تو مسلم .. ملسمان کہلاے گا .

مسلم

یقین اور بات ہے نام نام نام

....

اہل حدیث

نہیں نام بھی ثابت ہے .. حنیفا ، مومنون ، اہل اسلام، فبای حدیث بعده یومنون

…………………….

مسلم

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّـهِ الْإِسْلَامُ ۗ - (3:19) اللہ تعالیٰ نے دین" اسلام" پر قائم لوگوں کو"ملسمون" اور "مسلمین" کہا ہے- أَسْلَمُوا، إِسْلَامَكُم بھی مسلمان ترجمہ ہوا - اب عربی میں واحد مرد ہے تو "مسلم" ، دو مسلم مرد ہیں تو "مسلمان"، تین یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو "ملسمون" یا "مسلمین"، اس کا مقبول اردو، ترجمہ "مسلمان" Muslim ہے.قرآن میں 43 مختلف شکل میں استعمال ہوا ہے ، یہ روٹ س-ل-م سے ماخوز ہے – [مکمل تفصیل اس لنک پر]

اسلام قبول کرنے والوں کو کیا بریلوی ، دیوبندی ، شیعہ ،اہل حدیث وغیرہ کہنا کیسا اسلام ہے؟

اورمسلمان کے علاوہ دوسرے نام بھی اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں ہمارے لیئے پسند فرمائے ہیں :

" یٰایھا الذین اٰمنوا " یعنی اے ایمان والو. واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے "مؤمنون یا مؤمنین".

پھر مسلمانوں کی صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں.

ربانی، ربٰنیون یا ربٰنیین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون اور بھی صفاتی نام ہیں.

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّـهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٣:٣٥﴾

لیکن سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی. اہل حدیث ، سلفی ، وہابی یا جن ناموں سے فرقے موسوم ہیں اور آپس میں جھگڑا کرتے ہیں ان ناموں کا ذکر نہیں-

…………………………….

مسلم

مومن بھی ہے ۔۔ مگر ۔۔۔ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام “مسلم” رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ –

....

اہل حدیث

یہ بات جماعت المسلمین نے مشہور کی جبکہ صحابہ تابعین خود کو اصحاب حدیث کہتے آئے

اصل میں ہمارت اختلاف لفظی ہے

....

مسلم :

۱. صحابہ خود کو "اصحاب حدیث" کہتے تھے ؟ اس کی کیا سند ہے .. مجھے تو نہیں ملی بہت تلاش کیا ..

"اہل حدیث " نہ قرآن میں ملا نہ حدیث میں ... بعد کی ایجاد ہے .. اور بعد کی ایجاد کو کیا کہتے ہیں ؟

’’فإنّ کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة‘‘

۲. تابعین خود کو اصحاب حدیث کہتے تھے ؟ یہ بھی زبردستی ہے .. دوسری تیسری صدی میں حدیث کے علماء کوحدیث ایکسپرٹ کے ساتھ ایسے الفاظ استعمال ہوتے تھے- جس طرح آج بھی " محدثین " ہر فرقہ میں ہیں ان کو "اہل حدیث" بھی کہ سکتے ہیں مگر "اہل حدیث " فرقہ نہیں -

....

مسلم

قران واضح ہے

....

اہل حدیث

اس لیے میں ازراہ تفنن کہ رہا

....

اہل حدیث

نصوص جمع ہوتی صرف ایک آیت سے نام اخذ نہیں ہوتا

....

مسلم

آیت واضح ہے غیر مبہم

....

اہل حدیث

مومن محسن قانت صالح عابد ساجد سب نام قرآن ہی سے ثابت ہی.. اس آیت سے باقی ناموں کی نفی ثابت نہیں ہوتی

نفی کے لیے لا نافیہ ضروری ہوتی .. تشریح ہوتی... ورنہ خالی مسلم کہنا حرام ہو

....

مسلم

درست ہے .. مگر جنرک نام ؟

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ
(سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ

....

اہل حدیث

خدا را یہ سمجھیں

پھر آپ یہ کہیں میں مسلمین ہوں

خالی مسلم کی اجازت کہا؟

دکھا دیں اگر بحث ہی کرنی تو

خالی مسلم ثابت کریں

مسلمین ثابت

آپ کے کلیہ کے مطابق

اگر باقی ناجائز تو کل سے خود کو مسلم کی بجائے مسلمین کہیں

اللہ ہی نے قرآن میں مومنوں کے متعدد نام رکھے

نام فتنہ نہیں

فرقہ واریت فتنہ

فتنہ

....

مسلمین .... مسلم ... قرآن

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام پر قائم لوگوں کا نام "مسلم" رکھا ہے واحد مرد ہے تو "مسلم" ، دو مسلم مرد ہیں تو "مسلمان"، تین یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو "ملسمون" یا "مسلمین"، جماعت کو" مسلمین" ہی کہیں گے ..

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَـٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴿٣:٦٧﴾

اگر آپ کو عربی گرامر کو فولو نہیں کرنا تو" مسلمین " کہہ لیں .. واحد **مُّسْلِمًا بھی ہے (قرآن ٣:٦٧)**

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّـهِ ۗ وَكَانَ اللَّـهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤:٩٢﴾

ترجمہ .. جونا گڑھی :

کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے)، جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو وہ مسلمان، تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی ہے۔ اور اگر مقتول اس قوم سے ہو

کہ تم میں اور ان میں عہد و پیماں ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی (ضروری ہے)، پس جو نہ پائے اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لئےاور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے (4:92

عربی گرامر کے مطابق فرد اور گروہ کا وہی نام ہے جو اللہ نے رکھا .. ترجمہ مسلمان ہے ایک فرد کا ..

اس کا مقبول اردو، ترجمہ "مسلمان" Muslim ہے.قرآن میں 43 مختلف شکل میں استعمال ہوا ہے ، یہ روٹ س-ل-م سے ماخوز ہے –

اورمسلمان کے علاوہ دوسرے نام بھی اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں ہمارے لیئے پسند فرمائے ہیں :

" یٰایھا الذین اٰمنوا " یعنی اے ایمان والو. واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے "مؤمنون یا مؤمنین".

پھر مسلمانوں کی صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں.

ربانی، ربٰنیون یا ربٰنیین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون اور بھی صفاتی نام ہیں.

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّـهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٣:٣٥﴾

لیکن سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی. اہل حدیث ، سلفی ، وہابی یا جن ناموں سے فرقے موسوم ہیں اور آپس میں جھگڑا کرتے ہیں ان ناموں کا ذکر نہیں-

....

اللہ کے عطا کردہ نام کو تبدیل یا اضافہ کرنا ، فرقہ واریت کے فتنہ کی طرف پہلا قدم ہے اس کو روکنا ضروری ہے -

....

مسلم

ایک مثال ۔۔اگر آپ کا نام والدین نے ابتسام رکھا آپ کے دوست نک نیم سے یا لوگ کسی کنیت سے پکارتے ہیں ۔۔ مگر نام ایک ہے جو ماں باپ نے رکھا ۔۔ مسلمین جمع ہے ۔۔ فرد تو مسلم ہو گا ۔

....

اہل حدیث

درست

....

اہل حدیث

اہلحدیث اور مسلم مترادف المعنی نام ہیں_

آڈیو :(موننین ، مہاجرین ... کئی اور نام ہیں قرآن میں ... نصرانی کو مسلمان کہ کر اللہ نے اہل انجیل کہا ، ہمارا کلام حدیث ہے ، نبی ص کا فرمان بھی حدیث ہے .. لہٰذا اہل حدیث کہنا کوئی غلط نہیں ....)

....

مسلم :

اللہ نے "اہل انجیل" کہا ... قرآن کو فرقان ، میزان ، حدیث کہا، مگر قرآن پر عمل کرنے والوں کو "اہل قرآن، اہل فرقان ، اہل میزان یا "اہل حدیث" نہیں فرمایا تو ہم کون ہوتے ہیں ایسے نام بنا کر قرآن سے نسبت کرنے والے؟

دین میں اپنی طرف سے نئی ایجادات کرنا جو کہ قرآن کے برخلاف ہو ، سنت سے بھی ثابت نہ ہو.. ... اللہ کے عطا کردہ نام کے مقابل اپنی طرف سے نام ایجاد کرنا ... جس کی قرآن و سنت سے سند نہ ہو .... قرآن میں لفظ "اہل" اور "حدیث" ہے .. مگر "اہل حدیث" نہیں .. اب عربی کے دو الفاظ کو جوڑ کر یہ کہیں کہ اس کی سند قرآن و سنت و حدیث سے ہے؟

اس طرح تو عربی کے الفاظ کو جوڑ کر اپنی طرف سے کچھ بھی بنا کر اس کو قرآن سے نسبت دینا کسی عالم کا کام نہیں ہو سکتا ..

’’فإنّ كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة‘‘

علامہ ابن تیمیہ ’’بدعت حسنہ‘‘ اور ’’بدعت ضلالہ‘‘ کے مفہوم کو مزید واضح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں : ’’امام شافعی نے بدعت کی دو قسمیں بیان کی ہیں : ایک وہ بدعت جو قرآن و سنت، اجماع اور بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کے

خلاف ہو تو وہ بدعت ضلالہ ہے۔ اور جو بدعت ان تمام چیزوں (یعنی قرآن و سنت، اجماع اور آثارِ صحابہ) میں سے کسی کے مخالف نہ ہو تو وہی بدعت حسنہ ہے۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے ’’نعمت البدعة هذه‘‘ یہ یا اس جیسا دوسرا بیان اسے امام بیہقی نے اپنی صحیح اسناد کے ساتھ ’’المدخل‘‘ میں روایت کیا ہے۔[’’ابن تيمية، كتب ورسائل و فتاوى ابن تيمية فى الفقه، 20 : 16]

....

مسلم ۲

جب قرآن نے خود نام مسلمان رکھ دیا تو مزید توجیہات کی کیا ضرورت --- ھم اللہ کے دئے نام پر ھی مطمئن ھیں ---الحمدللہ

وہ نام نہیں صفات ھیں

اھل حدیث یا دیوبندی بھی صالح ھو سکتا ھے

....

اہل حدیث -۲

ایک مسلم (صحابہ ؓ سے بدتمیزی کرتا ہے, مردوں سے مانگتا ہے, وغیرہ) دوسرے مسلم (صرف وحی : قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرتا ہے) سے بیٹے یا بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہے - - - کیا جواب دیں ؟؟؟

....

مسلم -۲

جواب .. ھم مسلمان ھیں

....

اہل حدیث

(آڈیو) اہل انجیل .. صفاتی نام مسلمان کا ہو بھی سکتا ہے... اہل حدیث کے بغیر جنت نہیں ملے گی .. قرآن بھی حدیث ہے .. رسول اللہ ص کا کلام بھی حدیث ہے ..

....

مسلم :

صفاتی نام مسلمان کا ہو سکتا ہے جو قرآن میں اللہ نے فرمائے.. اوپر تفصیل موجود ہے پہلے ... مگر جو خاص نام اللہ نے عطا فرمایا .. مسلم ، جمع مسلمین ، مسلموں .. اس کو پیچھے چھوڑ کر خود ساختہ صفاتی نام کا پرچار کرنا ؟

کہاں لکھا ہے قرآن و سنت میں کہ " اہل حدیث"کے بغیر جنت نہیں ملے گی؟

"اہل حدیث" لفظ تو قرآن و حدیث میں موجود ہی نہیں، یہ بعد کی انسانی تخلیق ہے- اچھا لفظ ہے، جو حدیث کے علماء کے لیے استعمال ہوتا تھا جیسے آج کل محدثین ہر فرقہ میں ہیں م جو علم حدیث کے ایکسپرٹ ہوتے ہیں-

لفظ "اہل حدیث" قدیم اور جدید دو اصطلاحوں میں منقسم ہے یعنی اہلِ حدیث کا عنوان دواصطلاحوں میں مختلف معانی کا حامل ہے:
۱۔ اہلحدیث باصطلاح قدیم: اصطلاحِ قدیم میں اس سے مراد وہ لوگ تھے جوحدیث روایت کرنے، پڑھانے، اس کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی شرح میں مشتغل رہتے تھے، انہیں محدثین بھی کہا جاتا تھا اور وہ واقعی اس فن کے اہل سمجھے جاتے تھے؛ سواہلِ علم کی اصطلاح قدیم میں اہلِ حدیث سے مراد حدیث کے اہل لوگ تھے، اہلِ ادب، اہلِ حدیث، اہلِ تفسیر سب اسی طرح کی اصطلاحیں ہیں۔ حافظ محمد بن ابراہیم الوزیر ؒ(۷۷۵-۸٤۰ہجری)لکھتے ہیں:"یہ بات معلوم ہے کہ اہلِ حدیث اس طبقے کا نام ہے جو اس فن کے درپے ہو اس کی طلب میں منہمک رہے۔ایسے سب لوگ اہلِ حدیث ہیں؛ خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں "۔ (الروض الباسم لابن الوزیر:۱۲۲/۱)
۲۔اہلحدیث باصطلاحِ جدید: اہلحدیث سے مراد ترک تقلید کے نام سے ایک فقہی مسلک پیداہوا جوپہلے کچھ عرصے تک وہابی کہلاتا تھا۔ یہ جدید اصطلاح "بطور فرقہ" اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی، اس کا آغاز چودھویں صدی ہجری سے ہوتا ہے؛ یایوں سمجھ لیجئے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں اس کے لیئے کچھ حالات سازگار ہوگئے تھے، اس وقت یہ فرقہ وجود میں آیا۔
یہی وجہ ہے کہ محدثین کا ذکر چار ہی قسم کی کتابوں میں ملتا ہے ۔طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ۔آج تک طبقات غیرمقلدین نامی کوئ کتاب محدثین نے نہیں لکھی-
جنت کا فیصلہ کوئی خود نہیں کر سکتا .. یہ فیصلہ اللہ نے کرنا ہے روز قیامت .. ہر کوئی کوشش کر سکتا ہے ..قرآن و سنت پر عمل کرنے والا ہر کوئی خواہش اور امید رکھ سکتا ہے جنت کی ... اور اللہ سے دعا بھی کر تا ہے .. نماز میں تمام صالحین کے لیے ہم دعا کرتے ہیں ... کون صالحین میں ہے اللہ کو معلوم ہے ...

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی ((3

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جس شخص نے یوں کہا : میں اللہ کے رب ہونے پر ، اسلام کے دین ہونے

پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں اس کیلئے جنت واجب ہوگئی ." (ابوداؤد ، 1/1353)

حضرت ابو ھیریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا) " صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا " یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس نے انکار کیا ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا."(بخاری ،2797)

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " کیا تمہیں بتاؤں جنت میں جانے والے لوگ کون ہیں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا " کیوں نہیں" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " ہر ناتواں ، لوگوں کے نزدیک کمزور (لیکن اللہ کے نزدیک برگزیدہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اسے سچا کردے " . پھر فرمایا " کیا میں تمہیں جہنم میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا " کیوں نہیں " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " ہر جھگڑالو، بداخلاق اور تکبر کرنے والا " (مسلم،2853)

<u>جنت میں لیجانے والے 20 اعمال، جہنم میں لیجانے والے 20 اعمال >>>></u>

تمام فرقوں کے مسلمان ایمان اور قرآن و سنت پر عمل کے دعوی دار ہیں اختلاف کا فیصلہ اور جنت کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے کسی انسان کا نہیں ..اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے .. اور نیت صرف اللہ کو معلوم ہے .. ہماری کوئی حثیت نہیں ... اللہ کے کام کو اللہ پر چھوڑ دیں ...

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (١٥٩ سورة الأنعام)

“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو-‘‘(آل عمران،3 :103)

اللہ نے "اہل انجیل" کہا ... قرآن کو فرقان ، میزان ، حدیث کہا، مگر قرآن پر عمل کرنے والوں کو "اہل قرآن، اہل فرقان ، اہل میزان یا "اہل حدیث" نہیں فرمایا تو ہم کون ہوتے ہیں ایسے نام بنا کر قرآن سے نسبت کرنے والے؟

دین میں اپنی طرف سے نئی ایجادات کرنا جو کہ قرآن کے برخلاف ہو ، سنت سے بھی ثابت نہ ہو.. ... اللہ کے عطا کردہ نام کے مقابل اپنی طرف سے نام ایجاد کرنا ... جس کی قرآن و سنت سے سند نہ ہو .... قرآن میں لفظ "اہل" اور "حدیث" ہے .. مگر "اہل حدیث" نہیں .. اب عربی کے دو الفاظ کو جوڑ کر یہ کہیں کہ اس کی سند قرآن و سنت و حدیث سے ہے؟

اس طرح تو عربی کے الفاظ کو جوڑ کر اپنی طرف سے کچھ بھی بنا کر اس کو قرآن سے نسبت دینا کسی عالم کا کام نہیں ہو سکتا ..

’’فإنّ كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة‘‘

....

مسلم -۲

(آڈیو) اللہ نے خاص طور پر مسلمان نام رکھا اس کے علاوہ کوئی نام مقبول نہیں .. آپ خواہ مخواہ اہل حدیث بیچ میں ڈال رہے ہیں دلیلیں دے کر .. ہم مسلمان ہیں بس .

....

اہل حدیث ۱

(آڈیو) آپ آزاد ہیں ہم کوئی زبردستی نہیں کر رہے جو مرضی کریں .

....

مسلم -۲

(آڈیو) آپ کا مسلہ مسلک کا ہے آپ چمٹ جاتے ہیں کوئی حنفی مسلک سے چمٹا ہے آپ لوگ مسلک سے بھر نہیں نکل سکتے معزرت

....

مسلم

جب قرآن نے نام مسلمان رکھ دیا تو اور کیا بحث ہے

....

اہل حدیث ۲

جو شخص بھی اللہ رسی (وحی : قرآن اور صحیح حدیث : سورہ النجم آیت 3-4) اور سبیل مومنین (سورہ النساء آیت) کو سے علیدہ رخ اختیار کرے گا فرقہ بن جائے گا۔

((73 فرقوں کی زکر ایک خبر ہے, حکم نہیں کہ 73 فرقے بن جاؤ۔))

اس بات سے رجوع کر لیجیے,

رسول اکرم ﷺ وحی کے زریعہ آگاہ فرما رہے ہیں فرقے نہ بننا, اور فرقوں سے بچنے کا حل بھی بتا رہے ہیں, اس حدیث سے حکم کا لفظ کیسے کشید کیا جا سکتا ہے؟

....

مسلم :

قرآن کے وحی ہونے پر تو اجماع ہے، قرآن کو "احسن حدیث" کہا گیا اور اس کے علاوہ کسی اور حدیث کی نفی ظاہر ہے:

اللَّـهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّـهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّـهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّـهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (قرآن 39:23)

"اللہ نے بہترین حدیث (أَحْسَنَ الْحَدِيثِ) اس کتاب (قرآن) کی شکل میں نازل کیا ہے جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں کہ ان سے خوف خدا رکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اس کے بعد ان کے جسم اور دل یاد خدا کے لئے نرم ہوجاتے ہیں یہی اللہ کی واقعی ہدایت ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے(قرآن 39:23)

1.تِلْكَ آيَاتُ اللَّـهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّـهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ(الجاثية45:6)

“یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سناتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے”، (الجاثية45:6)

.فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ(المرسلات 77:50)

2.“اب اِس (قرآن) کے بعد اور کونسی حدیث (کلام) ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟” (المرسلات 77:50)

3.. .فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 7:185)

“پھر(قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے “(الأعراف 7:185)

مگر قرآن کے علاوہ "احادیث" جو کہ اقوال و فرامین رسول اللہ ﷺ ہیں ،ان کے وحی ہونے پر اختلاف ہے .. سورہ نجم کی آیات نمبر ۲ اور ۳ کو اگر آیت نمبر ٤ کے ساتھ پڑھیں تو واضح ہو جاتا ہے ..

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر بات، فرمان ، قول، عمل اللہ کے حکم سےتھا ، وحی سے تھا، وہ سورہ نجم کی آیت سے دلیل دیتے ہیں:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾

“اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں” (نجم 53:3)

اگر یہ آیت (نجم 53:3) سیاق و ثبات میں دیکھیں:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (قرآن 53:4)

ترجمہ : ” کہ تمہارے رفیق (محمدﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے (یعنی جبرائیل) نے سکھایا(نجم 53:5)

صاف ظاہر ہے کہ ان آیات کی نسبت قرآن سے ہے، نہ کہ آپ کے عام ﷺ اقوال اور بات چیت سے- تفسیر ابن کثیر میں احادیث سےمعلوم ہوتا ہے کہ آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ کلمہ حق کہتے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی شان ہے- مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کی ہر ایک بات، کلام وحی ہوتا تھا-

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إنما أقضِی بَیْنَکُمْ بِرَأْیِی فِیْمَا لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیہِ" (ابوداؤد، حدیث نمبر::٣٥٨٥)

جس امرکے بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوتی ہے تو میں اپنی رائے سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا کرتا ہوں-

آپ ﷺ کی حق گوئی امانت اور صداقت شک و شبہ سے بالا تھی،جس کے ظہور رسالت سے قبل بھی کفار معترف تھے جب آپ کو “صادق” اور “امین” کے لقب سے پکارا جاتا تھا- ایک عظیم ترین انسان جو نبی بھی تھا اور جس کو علم و حکمت اللہ نے عطا فرمائی اور مزید قرآن وحی کی صورت میں نازل فرمایا، ان کے ذاتی تدبر اور عظمت کی تضعیف ان کی شان عظمت کے برخلاف ہے-

عام مشاہدہ ہے کہ بہت لوگوں میں سے اگر ایک عقلمند انسان کومنتخب کر کہ تربیت اور ہدایت دے کر کسی خاص مشن پر بھیجا جاتا ہے تو اکثر مطلوبہ نتائج حاصل کرتا ہے- اس کو قدم قدم پر لفظ بلفظ کمپوٹر کی طرح اگر کمانڈ دیں تو وہ انسان نہیں روبوٹ بن جاتا ہے-

وحی تو بہت عظیم رہنمائی ہے، جس سے آج بھی اور قیامت تک انسان ہدایت حاصل کرتے رہیں گے- عملی طریقه اور تفصیلات رسول اللہ ﷺ نے پیش کر دیں، جو سنت ﷺ

میں محفوظ اور تواتر سےنسل در نسل منتقل ہوتی آئیں جبکہ ابتدائی دور میں حدیث کی کتب موجودہ شکل میں مدون نہ تھیں-

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إنما أقضِی بَیْنَکُمْ بِرَأْیِی فِیْمَا لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیہِ" (ابوداؤد، حدیث نمبر:۳۵۸۵)

جس امرکے بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوتی ہے تو میں اپنی رائے سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا کرتا ہوں۔

رائے کے قابل شخص کو خود فیصلہ کرنے کا سلیقہ سکھانا:

حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ روزہ کی حالت میں میں خود پر قابو نہ پاسکا، اور اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے ایک بڑی غلطی ہوگئی ہے اور اپنا واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: "أَرَأَیْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيمَ". (مسنداحمد: ۵۲/۱۔ حدیث نمبر:۳۷۲)

تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر تم روزہ کی حالت میں پانی سے کلی کرو؟ تو میں نے عرض کیا کہ اس سے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوسہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ..... گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی تمہید، منہ میں پانی ڈالنے کے عمل پر جماع کی تمہید بوسہ کو قیاس فرمایا۔ (شرح الزقانی علی الموطا: ۲۲۱/۲)

خلفاء کے اقدامات بھی اس قرآن کے علاوہ احادیث کے وحی ہونے کے دعوی کی تصدیق نہیں کرتے:

١.حضرت ابو بکر صدیق(رضی اللہ) نے اپنی لکھی پانچ سو احدیث ختم کر دیں-

٢.حضرت عمر(رضی اللہ) نےغور و فکر اور سوچ سمجھ کر احادیث لکھنے سے منع فرمادیا، کہ پچھلی امتیں کلام اللہ کو چھوڑ کر تباہ ہوئیں-

٣.اگر احادیث کی حثیت وحی کی تھی تو کیا خلفاء راشدین، قریب ترین اصحابہ اس اہم بات سے بے خبر تھے اور اگلی صدیوں میں یہ راز آشکار ہوا ؟

٤. خلفاء راشدین اور دو صدیوں تک کسی مسلمان حکمران نے (ما سوا عمر بن عبداللعزیز ر ح) نے احادیث کی کتابت کرنے کا اہتمام نہ کیا- بلکہ حضرت عمر رضی اللہ نے بہت سوچ بچار کے بعد احدیث کی کتابت نہ کرنے کا فیصلہ کیا جس پر بعد کے حکمرانوں نے بھی من و عن عمل کیا- (تفصیل آخرلنک میں)-

حدیث کی بطور کلام و فرامین رسول اللہ ﷺ قرآن کے بعد اہم ترین حثیت بلکل عیاں ہے- امام بخاری(رح) ، امام مسلم (رح) اور دوسرے محدثین نے ذاتی کاوشوں سے اس عظیم

بکھرے خزانہ کو تیسری ہجری میں اکٹھا کیا جو ہمارے پاس “صحاح ستہ” اور دوسری کتب احادیث و سنن آج موجود ہے-اس پر اجماع ہے اس کی اہمیت سے انکار کی کوئی گنجایش نہیں-

.خلفاء راشدین جن کی ہدایت پررسول اللہﷺ نے مسلمانوں کو چلنے کا حکم دیا تھا، کیا صحابہ اکرام کوعلم نہ تھا کہ احادیث "وحی غیر متلو ، یا وحی خفی" تھیں، وہ کیا احادیث کی اہمیت سے لا علم تھے کہ کتابت حدیث کا اہتمام تب بھی نہ کیا جبکہ قرآن کی کتابت مکمل ہو چکی تھی؟

"وحی متلو" اور "وحی غیر متلو":

قرآن اور حدیث کی تمام کتب میں تلاش کیا مگر کہیں "وحی متلو" اور "وحی غیر متلو" نہ مل سکی- صرف ایک صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۰۱۹ میں اردو ترجمہ میں بریکٹ میں (وحی متلو) اضافی ہے ، عربی سکرپٹ اور انگریزی ترجمہ میں یہ الفاظ موجود نہیں، زبردستی اردو ترجمہ میں ڈالے گئے، ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اصطلاحات نہ قرآن نہ حدیث میں بلکہ بعد کی ایجاد ہے- [اپنے نظریات کو زبردستی ثابت کرنے کے لیے حدیث کے اردو ترجمہ میں تحریف کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرقہ واریت میں علماء کس حد تک جا سکتے ہیں ؟]- عام مسلمان عربی پڑھ سکتا ہے .. یہ حدیث پڑھیں اور خود فیصلہ کریں .....

حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا سفيان، عن عبد العزيز بن رفيع، قال: دخلت انا وشداد بن معقل على ابن عباس رضي الله عنهما، فقال له شداد بن معقل: اترك النبي صلى الله عليه وسلم من شيء، قال: "ما ترك إلا ما بين الدفتين"، قال: ودخلنا على محمد بن الحنفية فسالناه، فقال: "ما ترك إلا ما بين الدفتين".

"ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ‘ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ‘ ان سے عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں اور شداد بن معقل ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے۔ شداد بن معقل نے ان سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآن کے سوا کوئی اور بھی قرآن چھوڑا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وحی متلو) جو کچھ بھی چھوڑی ہے وہ سب کی سب ان دو گتوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ ہم محمد بن حنیفہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور ان سے بھی پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی وحی متلو چھوڑی وہ سب دو دفتیوں کے درمیان (قرآن مجید کی شکل میں) محفوظ ہے-"

Narrated `Abdul `Aziz bin Rufai': Shaddad bin Ma'qil and I entered upon Ibn `Abbas. Shaddad bin Ma'qil asked him, "Did the Prophet leave anything (besides the Qur'an)?" He replied. "He did not leave anything except what is Between the two bindings (of the Qur'an)." Then we visited Muhammad bin Al-Hanafiyya and asked him (the same question). He replied, "The Prophet did not leave except what is between the bindings (of the Qur'an).[USC-MSA web (English) Reference: Book 61 , Number 537]

Link : http://www.islamicurdubooks.com/Sahih-Bukhari/hadith.php?vhadith_id=5905&zoom_highlight=5019

مزید : وحی متلو (قرآن) اور غیر متلو (حدیث) – تحقیقی جائزہ

....

فرقہ واریت, 73 فرقوں والی حدیث:

بنی اسرائیل میں سے لوگ بہتر(72) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور امت مسلمہ تہتر(73)فرقوں میں تقسیم ہو گی اِن میں سے بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنّت میں ، اور وہ ہے جماعت۔ “ کیا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا کہ کسی فرقے میں رہنا ضروری ہے ؟

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی، تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہوگا۔“[مشکوٰۃ شریف]

یہ حدیث جید محدثین نے قبول نہیں کی ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے بالخصوص حدیث کا آخری حصہ کہ ایک میں اور باقی جہنم میں جائیں گے، اس پر محدثین نے خاصا کلام کیا ہے۔ یہ حدیث دراصل دوسرے تیسرے درجے کی کتابوں میں آئی ہے، یہ حدیث دوسرے انداز سے اور بھی کئی مجموعوں میں آئی ہے،لیکن سب کا حال یہی ہے۔ تاہم اس مضمون پر احادیث کی کثرت کی اور دوسرے طرق کی بناء پر یہ حسن کے درجے پر پہنچ جاتی ہے یعنی آپ اسے قابل قبول کہہ سکتے ہیں اور اس کے مضمون پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ بہت سے جید محدثین نے کیا ہے ۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی- حالانکہ اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعات دین مختلف الرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر

کے منجانب اللہ ہونے پر ،اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں ،حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں ،نماز پڑھتے ہیں ،روزہ رکھتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں ،معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں – دوسرے الفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا ۔دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں ۔بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں ۔

فرقہ واریت, 73 فرقوں والی حدیث[Continue reading…]':

....

مسلم ۱

سوال صرف اہل حدیث کا نہیں ہے -- ہر فروقہ کے پاس دلائیل کا انبار ہے -- -- اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے واحد مرد ہے تو مسلم --- زیادہ مسلم مرد ہیں تو مسلمان، 3 یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو ملسمون یا مسلمین۔ اس کا اردو، ترجمہ ہم نے مسلمان کر دیا ہے۔

اور کچھ اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں ہمارے لیئے جو نام پسند فرمائے ہیں وہ یہ ہیں:

وہ ہے یٰایھا الذین اٰمنوا یعنی اے ایمان والو. واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے مؤمنون یا مؤمنین.

پھر ہماری صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں.

ربانی، ربٰنیون یا ربٰنیین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون اور بھی صفاتی نام تو ہیں.

اللہ کا زاتی نام ہے اور صفاتی نام بہت ہیں -- ہمیں پہلے بھی اور اس امت کا نام اللہ نے بتا دیا -- مسلمانوں کے صفاتی ناموں کا مسئلہ نہیں --

یہی عرض کی کہ حکم نہیں دیا -- دوبارہ ملاحظہ فرمائیں

وَ جَاهِدُوْا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ١ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ١ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ١ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ١ۙ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ

عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۧ(22:78 الحج)

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔اُس نے تمہیں اپنے کام کےلیے چُن لیا ہےاور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملّت پر۔ اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن)میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)۔ تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔ پس نماز قائم کرو ، زکوٰۃ دو، اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ ہے تمہارا مولیٰ، بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ اور بہت ہی اچھا ہے وہ مددگار۔

"تمہارا" کا خطاب مخصوص طور پر سرف اُنہی اہلِ ایمان کی طرح نہیں ہے جو اِس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے ، یا اس کے بعد اہلِ ایمان کی صف میں داخل ہوئے، بلکہ اس کے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو آغازِ تاریخ انسانی سے توحید ، آخرت، رسالت اور کتبِ الٰہی کے ماننے والے رہے ہیں۔ مدّعا یہ ہےکہ اِس ملّتِ حق کے ماننے والے پہلے بھی "نوحی"،"ابراہیمی"،"موسوی"،"مسیحی" وغیرہ نہیں کہلاتے تھے بلکہ ان کا نام"مسلم"(اللہ کا تابع فرمان) تھا، اور آج بھی وہ "محمدی" نہیں بلکہ"مسلم" ہیں۔ اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کے لیےیہ سوال معمّا بن گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرووں کا نام قرآن سے پہلے کس کتاب میں مسلم رکھا گیا تھا۔(تفہیم القرآن)

....

اہل حدیث ۲

فرقے بنانے کا حکم آپ ﷺ دے سکتے تھے ؟؟

....

مسلم

بلکل نہیں ۔۔ متفق ہوں آپ سے ۔۔ میں نے بھی یہ لکھا کہ خبر دی 73 فرقوں کی --- حکم نہیں دیا ۔۔ کچھ لوگ غلط جواز بنانے کی کوشش کرتے ہیں فروقہ بازی کے حق میں جو درست نہیں ۔۔

....

مسلم

میں اصل بات کہ نہ سکا یا آپ سمجھ نہیں رہے ۔۔ اہل حدیث ۔ قرآن و سنت حدیث تو ایمان ہے ۔۔ بات نام کی ہے جب اللہ نے پہلے بھی یہ نام رکھا اور اور امت محمدی ص کو یہ نام دیا تو اس کو بدلنے کا ہمیں اختیار نہیں ۔۔ اللہ نے مومن بھی کہا اور کئی صفاتی نام استعمال کیجیے مگر نام ہمارا مسلمین (جمع) ہے ۔۔ اور ایسا ہوتا ہے ۔۔ اگر آپ کسی غیر مسلم سے ملتے ہیں وہ آپ کس مزہب پعجھتا ہے تو ہم کہتے ہیں مسلمان ۔۔

....

مسلم

هُوَ سَمّٰىكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَ فِیۡ هٰذَا ﴿۷۸﴾

اسی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم ہے۔

سورة البقرة 132

وَ وَصّٰی بِهَاۤ اِبۡرٰهٖمُ بَنِیۡهِ وَ یَعۡقُوۡبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰی لَكُمُ الدِّیۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ ہی حکم فرمایا:

3 : سورة آل عمران 102

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان.

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اھل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی.

3 : سورة آل عمران 64

قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَیۡئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ،نہ اللہ تعالٰی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ،پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا نہ کہ سنی یا شیعہ یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن کا حکم ہوا.

[12:16 AM, 3/16/2018]

: سورۃ الأنعام 163

لَا شَرِيۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں.

39 : سورۃ الزمر 12

وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۲﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔

مسلم لفظ کی معنی ہے: "فرمانبردار"

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی بھی فرقہ میں نہ ہی کسی فرقہ واریت والے نام والے کسی بھی مسلک میں.

سورۃ البقرۃ 208

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً ۪ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۰۸﴾

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجائواور شیطان کی پیروی نہ کروکیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے.

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿2-۱۳۱﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العا لمین کا "مسلم" ہو گیا"

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿2-۱۲۸﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مُطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

....

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿سورۃ الفرقان25:30﴾

اور(روز قیامت) رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بےشک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا ﴿سورۃ الفرقان25:30﴾

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘(آل عمران،3 :103)

....

اہل حدیث

ایک مسلم (صحابہ ؓ سے بدتمیزی کرتا ہے, مردوں سے مانگتا ہے, وغیرہ) دوسرے مسلم (صرف وحی : قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرتا ہے) سے بیٹے یا بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہے . . . کیا جواب دیں ؟؟؟

....

مسلم۲

جواب ھم مسلمان ھیں

....

مسلم

جو اللہ نے قرآن میں فرمایا .. حکم دے دیا .. تفصیلات یا سوال جواب جو کرتا ہے تو اس کو معلوم ہو جائیے گا .. ملے جلے گا تو نماز میں دیکھ لے گا .. رفع یدین یا امین بلند یا آہستہ کہنے کو فروقہ بازی کا جواز نہیں . دونوں اگر مطمئین ہیں کہ قرآن و سنت سے ان کا عمل درست ہے تو پھر اللہ فیصلہ کرے گا جیسا کہ اللہ خود فرماتا ہے .. ہم نے مسلمان کہلانا ہے اللہ کا دیا نام کیا خوب ہے۔

بحر حال مقصد علمی ہے زاتی بحث نہی .. بہت شکریہ آپ کی دلچسپی کا .. اللہ ہم پر رحم فرمائیے اور ہماری راہنمائی فرمائیے ..

....

اہل حدیث

عجب ہی استدلال ہے جو خالصتا صفت ہے مسلم وہ نام ہے اور جو خالص نام ہے وہ صفت بن رہی باقی یہ حساسیت آج سے پہلے صرف جماعت المسلمین میں تھی۔ . . آج کے بعد خود کو صرف مسلم کہنا امت محمدیہ کہاں سے آگیا؟ اور یہ اعتراض کیسا کہ حنفی بھی نام مانو حنفی نشبت امتی کی طرف ہے یا نبی کی طرف اتنی عام فہم بات ہے جو نسبت اللہ اسکے رسول کی طرف ہو وہ مسلم کے منافی نہیں ہے اور نا اس میں حصر پایا جاتا ہے۔ . . . یہ بات خود بخود معاشرہ آپکو بتا دء گا آپ کون ہیں خالی مسلم کہ لیں وہ ہر فرقہ والا ہی مسلم ہوتا اہل سنت کا کوئی فرقہ مسلم کے حکم سے باہر نہیں ہے۔ . اور نبی کریم نے مسلمانوں ہی کے تہتر فرقوں کی اطلاع دی ہے غیر مسلم کی نہیں اور ان میں سے صرف ایک ہی جنتی ہے باقی سب اپنے عملوں کوتاہیوں کے بعد اللہ کی مرضی

ہوگی تو نجات پائیں گے بشرط شرک سے پاک ہوئے یہ ساری باتیں قرآن حدیث سے ثابت ہیں ۔ ۔ اس لیے اپنا انتساب ان تہتر میں سے ایک کی طرف لامحالہ کرنا ہی ہے۔ ۔ یہ بھی آج زندگی میں پہلی دفعہ سنا مفتیان کرام سے کہ اہل سنت کا مطلب مسلم سے متضاد ہے یا اہل حدیث کا لفظ مسلم سے متضاد ہے۔ ۔ یہ ہمارے فہم کا تضاد ہے۔ ۔ ہم تو خالص فرقہ بریلوی جس کی نسبت ایک شہر سے ہے اس کو بھی مسلم سے خارج نہیں سمجھتے لیکن آج انکشاف ہوا کہ جو خود کو مسلمانوں کے تہتر فرقوں میں سے کسی بھی فرقہ سے منسوب کرے وہ مسلم ہی نہیں رہتا۔ ۔ نواقض اسلام میں نیا اضافہ۔ ۔ ۔ امام ابو حنیفہ کے دور میں ہی مسلمان دو بڑے گروہوں میں تقسیم ہو چکے تھے اہل الرائے اور اہل حدیث اصلا یہ نام بھی صفاتی ہیں لیکن غور و فکر کی ضرورت ہے ۔ ۔ اہل سنت بھی صفاتی نام ہے ۔ ۔ اور یہ نام براہ راست قرآن سے ماخوذ ہیں ۔ ۔ واللہ اعلم وما علینا الا البلاغ ۔ ۔ آپ خود کو مسلم کہیں ہمیں سرے سے کوئی اعتراض نہیں لیکن مسلم کی صفت یہ ہے جہاں قال اللہ قال الرسول آجائے وہی ماننی آپ اسکو مسلم کہ لیں کوئی مسئلہ معاشرہ خود آپ کو بتا دے گا آپ کو ن ہیں-

صرف امت محمدیہ مسلمان نہیں حضرت ابراہیم اور مابعد تمام انبیاء ک پیروکار احکام الہی پر سر تسلیم خم کرنے والے مسلمان ہوتے ہیں تمام احباب قرآن کے دو اوراق کا ترجمہ زندگی کا حصہ بنا لیں-

وما کان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما

باقی مجھے اپنے صفاتی نام اہل حدیث پر فخر ہے اور اللہ مسلک محدثین مسلک صحابہ جو صرف اور صرف قرآن و حدیث پر ایمان تھا اسی پر ثابت قدم رکھ اور اسی پر موت دے اور اسی پر حشر میں اٹھائے جس میں کسی امتی کی قال و قیل شامل نا ہو

....

مسلم :

بچپن سے سنا ہے کہ بہترین دعائیں پیغمبروں کی مقبول ہوئیں قرآن میں اور حضرت محمدﷺ کی مسنون دعائیں احادیث میں موجود ہیں-یہ مکمل comprehensive ہوتی ہیں اور اللہ اور رسولﷺ کا بتلایا ہوا طریقہ ہی بہترین ہے - یہ موت کے وقت کی دعا جو آپ نے درج فرمائی کس قرانی آیات اور حدیث مبارکہ سے ثابت ہے؟

گستاخی کی معزرت ...... میرا خیال ہے کہ یہ سہوا آپ نے اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے کہ دی ... آپ کو مسنون اور قرانی دعائیں ہم گنہگاروں سے زیادہ معلوم ہیں .. غور کی بات ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

یہ نام کا اثر ہے جب ہم اللہ رسول ﷺ کی باتیں، احکامات پر اپنے انسانی تخلیق شدہ نظریات کولاشعوری طور پر سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر طریقہ ہے اللہ رسول ﷺ کے راستہ پر چلنے کا تو اس طرح کے واقعات پیش آ سکتے ہیں-

جب اللہ نے قرآن میں نام "مسلمین" رکھ دیا .. اور بار بار تاکید کی کہ موت بھی اسلام پر ہو ، مسلمان مریں ...قبر میں بھی سوال ہوگا دین پر تو جواب میں "مسلمان" کہنا ہے .. تو..

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (102) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو (3:103)

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (قرآن 12:101)

میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿٧:١٢٦﴾

".. اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال" (7:126)

وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿سورة البقرة 132)

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔" ﴿ سورة البقرة 132)

قبر - سوالات اور مسلمان کے جوابات

"... پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اپنے پاس بیٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں:
تمہارا رب کون ہے؟ ------- تو جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے،

پھر کہتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے،

پھر اس سے پوچھتے ہیں: یہ شخص جو تمہارے مابین مبعوث کیا گیا کون ہے؟ ------ کہتا ہے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،

پھر کہتے ہیں: تمہارا علم کیا ہے؟ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی، پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت میں فرش بچھا دو، اور جنت کا دروازہ کھول دو،...."

[ابو داؤد (4753) مسند احمد (18063) اور یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع (1676) میں صحیح قرار دیا ہے ۔ صحیح مسلم 2871, ابن ماجہ 4269]

مسنون دعائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:"جو شخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور اسی رات وفات پاجائےتو وہ جنت میں جائےگا،اسی طرح جو شخص اسے

یقین کے ساتھ صبح کے وقت پڑھ لےاور شام تک وفات پاجائےتو وہ بھی جنت میں جائےگا"

"اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لا إلهَ إلاَّ أنْتَ خَلَقْتني وأنا عَبْدُك وأنا على عَهْدِكَ وَوَعْدِك ما استطعْتُ أعُوذ بكَ من شَرِّ ما صَنَعتُ أَبُوء لك بِنعمتك علي وأَبوءُ لك بذنبي فاغْفر لي فإنَّه لا يَغْفر الذُنُوبَ إلاَّ أنتَ "

"اے الله !تو میرا رب ہے،تیرے علاوہ کوئی (سچا)معبود نہیں،تونے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں،اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں،اپنے کئے کے شر سے تیری پناہ میں آتاہوں،میں اپنے اوپر تیرے انعام کا اقرار کرتاہوں،اورمیں تجھ سے اپنے گناہ کا اقرار کرتاہوں،تو مجھے معاف کردے،اسلئے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا" (بخاری کتاب الدعوات "باب ماذا يقول إذا أصبح")

ۤیہ دعا بھی ثابت ہے:

"اللَّهُمَّ عَالِمَ الغَيْبِ والشهادة، فاطِرَ السموات والأرض، رَبَّ كُلِّ شيءٍ ومليكه، أشهدُ أن لا إله إلاَّ أنت أعُوذُ بِكَ من شرِّ نفسي ومن شَرِّ الشيطان وشركِهِ وأن أقترف على نفسي سوءاً أو أجُرَّهُ إلى مسلم" .

"اے الله! غیب اور حاضر کے جاننے والے!آسمانوں اور زمین کو بے مثال پیدا کرنے والے! اے ہرچیز کے رب اور مالک!میں گواہی دیتا ہوں کہ (سچا)معبود تو ہی ہے،میں تیری پناہ میں آتا ہوں،اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان کے شرسے،اور اس کے پھندےسے،اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف ہی کسی بُرے کام کاارتکاب کروں یا اسے کھینچ لاؤں کسی مسلمان کی طرف"

الكلم الطيب تحقيق الألباني برقم 220 صحيح (صحيح الترمذي 142/3)

ۤیہ دعا بھی ثابت ہے:

"اللَّهُمَّ إنِّي أسْألُكَ العافية في الدُّنيا والآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إنِّي أسألك العَفْو والعافية في ديني ودُنْيايَ وأهْلي ومَالي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوراتي وَآمِنْ روعاتي، اللَّهُمَّ احفظني من بين يديَّ ومِنْ خَلْفي وَعَنْ يميني وعَنْ شِمَالي ومِنْ فَوقِي وأَعُوذُ بعظمتك أن أُغتال مِنْ تحتي" .

"اے الله!میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے الله!میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنےدین اور اپنی دنیا اور اپنے اہل اور اپنے مال میں،اے الله!میری پردہ والی باتوں پر پردہ ڈال دےاور میرے خوف وہراس کو (امن میں)بدل دے، اےالله!تو میری حفاظت فرما،میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے،اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے،اور اوپر سے،اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتاہوں اس بات سے کہ ناگہاں اپنے نیچے سے اُچک لیا جاؤں" (ابوداؤد،ابن ماجہ)

ۤیہ دعا بھی ثابت ہے:

"اللَّهُمَّ بِكَ أصبحنا وبِكَ أمسينَا وبِكَ نَحْيا وبكَ نَمُوتُ وإليك النُشُورُ"

"اے اللہ!تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی،اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی،اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں،اور تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے ہیں،اور تیری طرف ہی لوٹناہے"

اورشام کے وقت یہ دعا کہے:"اللَّهُمَّ بك أمسَيْنا وبِكَ أصبحنا وبِكَ نحيا وبِكَ نموتُ وَإليكَ المصيرُ" .

"اے اللہ!تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی،اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی،اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں،اور تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے ہیں،اور تیری طرف ہی لوٹ کر جاناہے" صحیح (صحيح الترمذي 142/3)

یہ دعا بھی ثابت ہے:

"أمسينا وأمسى المُلْكُ لله، والحَمْدُ لله، لاَ إلَهَ إلاَّ الله وحده لا شريك له،له المُلْك ولَهُ الحَمْدُ وهُو على كُلِّ شيءٍ قَديرٌ، رَبِّ أسْألُك خير ما في هذه الليلة وخَيْرَ ما بعدَها وأعُوذُ بِكَ من شرِّ هذه الليلة وشرِّ ما بعدها رَبِّ أعُوذُ بِكَ من الكَسَل وسُوءِ الكِبَرِ، ربِّ أعُوذُ بِك من عَذَابٍ في النارِ وَعَذَابٍ في القَبْرِ"

"ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہی نے شام کی،اور تمام تعریف اللہ کےلئے ہے،اللہ کےعلاوہ کوئی عبادت کےلائق نہیں،وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کےلئے حمد ہے،اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،اے میرے رب!اس رات میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہےمیں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں،اور اس رات کے شرسے اور اس کے بعد والی رات کے شر سےتیری پناہ چاہتا ہوں،اے میرےرب میں سستی اور بُڑھاپےکی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرےرب!میں آگ میں عذاب دئیے جانے سے،اور قبر میں عذاب دئیے جانے سے تیری پناہ چاہتاہوں"

اور جب صبح ہوتی تو یہی الفاظ کہتے اور شروع میں کہتے: "أصْبَحْنَا وأصْبَح المُلْك لله... ". "یعنی ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی" (رواه مسلم 2089/4)

....

اہل حدیث

(آڈیو) مسلمان پر کوئی بحث نہیں .. مگر جب تک اہل حدیث نہ بنیں گے کا م نہیں بنے گا .. اگر کوئی کہے مسلمان ہوں تو لمبی تفصیل تعاریف کرن پڑتا ہے .. اب کاروں کے کئی ماڈل ہیں ..اب اسلام میں کی گروہ ہیں نام ضروری ہے .. لیکن لازم نہیں کہ اہل حدیث کہلائیں مگر عمل کرکہ اہل حدیث بننا ضروری ہے ..

....

اہل حدیث ۲

فرقہ واریت \ اختلاف کا حل :

1. "بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گے, آپ کا ان سے کوئ تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالی کے حوالے ہے پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیا جاے گا" (الانعام : 159)

2. "آپ کہیے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئ عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاوں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائ چکھا دے۔ آپ دیکھیے تو سہی کہ ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جائیں" (الانعام : 65)

3. "ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے" (الروم : 32)

.4 "بلکہ ان کے پاس حق آ گیا اور ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں" (المؤمنون : 70)

5. "اور اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں جو زمین میں اکثریت میں ہیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں" (الا نعام : 116)

6. "ان میں اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے, مشرک ہیں"(الیوسف : 106)

7. "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی کی اتاری ہوئ کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا گو کہ ان کے باپ دادا بے عقل اور گمراہ ہوں" (البقرہ : 170)

8. "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے بڑوں کو پایا, کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں"(المائدہ : 104)

9. "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئ وحی کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو"(لقمان : 21)

10. "اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالی اور رسول کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہم کو راہ راست سے بھٹکا دیا۔ پروردگار تو انہیں دگنا عذاب اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما" (الاحزاب : 66 - 68)

11. نبی اکرم (ﷺ) تحجد کی نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے "اے اللہ! جبرئیل , میکائیل اور اسرافیل کے رب , زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے , غائب اور حاضر کے جاننے

والے , جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ تو ہی کرے گا۔ ان اختلاف کی باتوں میں تو مجھے اپنی توفیق سے حق کی راہ دکھلا کیونکہ سیدھے راستے کی طرف تو ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے" (صحیح مسلم)

12. "اور ایمان لاؤ اس چیز پر جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئ ہے , وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے" (محمد : 2)

13. "اللہ نے آپ (ﷺ) پر کتاب اور حکمت (صحیح احادیث, دین کی عملی شکل) نازل کی ہے"(النساء : 113)

14. "یہ کتاب شک سے پاک ہے" (البقرہ : 2)

.15"یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے نازل کی گئ ہے جس میں کوئ شک نہیں"(السجدہ : 2)

16. "یہ (رسول ﷺ) اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے , جو کچھ کہتے ہیں (دین میں) وہ اللہ تعالی کی طرف سے وحی ہوتی ہے"(النجم : 3 - 4)

....

16:مسلم

قرآن کے وحی ہونے پر مکمل اجماع ہے لیکن "احادیث" جو کہ اقوال و فرامین رسول اللہ ﷺ ہیں ،ان کے وحی ہونے پر اختلاف ہے .. سورہ نجم کی آیات نمبر ۲ اور ۳ کو اگر آیت نمبر ٤ کے ساتھ پڑھیں تو واضح ہو جاتا ہے ..
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾
“اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں” (نجم 53:3)
اگر یہ آیت (نجم 53:3) سیاق و ثبات میں دیکھیں:
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (قرآن 53:4)
ترجمہ : ” کہ تمہارے رفیق (محمدﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے (یعنی جبرائیل) نے سکھایا(نجم 53:5)
صاف ظاہر ہے کہ ان آیات کی نسبت قرآن سے ہے، نہ کہ آپ کے عام ﷺ اقوال اور بات چیت سے- تفسیر ابن کثیر میں احادیث سےمعلوم ہوتا ہے کہ آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ کلمہ حق کہتے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی شان ہے- مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کی ہر ایک بات، کلام وحی ہوتا تھا-(واللہ اعلم)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إنما أقضِى بَيْنَكُمْ بِرَأْيِى فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ" (ابوداؤد، حدیث نمبر:۳۵۸۵)

جس امرکے بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوتی ہے تو میں اپنی رائے سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا کرتا ہوں۔

....

17. اللہ ﷻ نے رسول اللہ (ﷺ) کی بیویوں کو خطاب فرمایا : "اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیات اور حکمت (صحیح احادیث کی باتیں)" (الاحزاب : 34)

18. "حق کے بعد جو کچھ بھی ہے وہ گمراہی ہے" (یونس : 32)

19. "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (نافرمانی کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو"(محمد : 33)

.20"اور اللہ تعالی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو" (انفال : 1)

21. "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا کہنا مانو اور سنتے جانتے اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی مت کرو"(انفال : 20)

22. "اور اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو , آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جاے گی"(انفال : 46)

23. "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو , اور تم میں اقتدار والے ہیں ان کی , پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ , اللہ تعالی (قرآن مجید) کی طرف اور رسول (دین کے متعلق صحیح احادیث) کی طرف , اگر تمہیں اللہ تعالی اور قیامت ک دن پر ایمان ہے, یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے" (النساء : 59)

.24"اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاے" (آل عمران : 132)

25. "اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے , اللہ اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں"(النساء 13)

26. "کہ دیجیے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم اس (اطاعت) سے منہ موڑو تو اللہ ایسے کافروں سے محبت نہیں رکھتا" (آل عمران : 32)

27. "اور جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی تو درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی"(النساء : 80)

28. "اے نبی (ﷺ) اس چیز کو پکڑ لیں جو آپ (ﷺ) کی طرف وحی کی جاتی ہے بےشک آپ (صراط مستقیم) سیدھے راستے پر ہیں , یہ نصیحت آپ کے لیے ہے آپ کی قوم کے لیے بھی ہے" (الزخرف : 43 - 44)

29. "ایمان والوں کی یہ شان ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف (کہ تمہارے اختلافات کا) فیصلہ کریں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کی (مان لینا) پس یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں" (النور : 51)

30. "جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز (قرآن مجید) کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول (حکمت : دین میں صحیح احادث) کی طرف تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ سے منہ پھیر کر رکے جاتے ہیں"(النساء : 61)

.31"اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا دوسرا قرآن لایے یا اس میں کچھ ترمیم کر دییے۔ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کروں, بس میں تو اس کی اطباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے زریعے پہنچا ہے , اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں" (یونس : 15 - 16)

32. "اور اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا" (الکھف : 26)

33. "یہ لوگ آپ (ﷺ) کو اس وحی سے جو ہم نے آپ (ﷺ) پر اتاری ہے , بہکانا چاہتے ہیں کہ آپ (ﷺ) اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ گھڑا لیں , تب تو آپ (ﷺ) کو یہ لوگ اپنا ولی دوست بنا لیتے , اگر ہم آپ (ﷺ) کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے مائل ہو ہی جاتے , تو ہم بھی آپ (ﷺ) کو دوہرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا, پھر آپ (ﷺ) تو اپنے لیے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاتے"(بنی اسرائیل : 73 -75)

34. "بےشک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے" (آل عمران : 19)

35. "آج (وہ خاص دن ہے) ہم نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا"(المائدہ : 3)

……………

34,35. مسلم :

اللہ نے" دین اسلام " کو پسند کیا تو اس پر ایمان والوں کو مسلم (جماعت کو ،مسلمین ، مسلمون) کا نام بھی دیا، ان آیات قرآن جو بار بار یہاں دہرائی جا رہی ہیں، ان کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے؟ جبکہ ٹاپک بھی یہی ہے-صرف اس لیے کہ وہ فرقہ واریت کی جڑ کو کاٹ دیتی ہیں:
قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:
1.لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ(سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں."(سورة الأنعام 6:163)

2. وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں-" (الزمر 12)

3. وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72 یونس ﴾

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں(10:72)

.4 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿ سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان".﴿ سورة آل عمران 102﴾

5.إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٩٢:٢٧ النمل﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اِس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اِسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں (91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)

6. وَ وَصّٰی بِهَاۤ اِبۡرٰهٖمُ بَنِیۡهِ وَ یَعۡقُوۡبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰی لَکُمُ الدِّیۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿سورة البقرة 132)

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان -" ﴿ سورة البقرة 132)

7. اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اھل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی.

قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشۡرِکَ بِهٖ شَیۡئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿سورة آل عمران 64﴾

"آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ،نہ اللہ تعالٰی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ،پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں."﴿سورة آل عمران 64﴾

8. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا مگراللہ کے حکم اور ان کی سنت کو چھوڑ کر ہم نے فرقے بنا لیے-

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (12:101)

میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو قبول کرنے والے افراد کو " اَلۡمُسۡلِمِیۡنَ " کا نام عطا فرمایا- عربی زبان میں واحد مرد ہے تو "مسلم" دو "مسلم" مرد ہوں تو "مسلمان"، تین یا زیادہ جمع میں "مسلم" مرد ہوں تو "ملسمون" یا "مسلمین" ، اس کا اردو، ترجمہ "مسلمان" ہے.

اس کے علاوہ اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں مسلمانوں لیئے جو نام پسند فرمائے ہیں ان میں"یٰایھا الذین اٰمنوا" یعنی اے ایمان والو. واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے مؤمنون یا مؤمنین اور صفاتی القاب- موجودہ مشہورمسلمان گروہوں اور فرقوں کے نام جو بزرگ فقیہ وامام ، شہر ، یا کتاب سے منسوب ہیں قرآن و سنت سے ثابت نہیں، بلکہ قرآن کی روح کے خلاف ہیں-
عربی لغت میں مسلمان کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ :"المسلم ھو مظھر للطاعۃ".’مسلمان وہ ہے جو سراپا اطاعت ہے‘‘۔ (ابن منظور،لسان العرب، مادہ مسلم ج12، ص293)
یعنی جس کا وجود اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول سے عبارت ہے۔ اس کے وجود میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا رنگ نظر آتا ہے۔
هُوَ سَمّٰىكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَ فِىۡ هٰذَا(سورة الحج22:78)
مفہوم :"اسی اللہ.نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم.ہے"۔
"المسلم ھو التام الاسلام".’’مسلمان وہ ہے جس نے خود کو اسلام میں ڈھال لیا ہے‘‘۔ (لسان العرب)۔ یعنی جس کا وجود چلتا پھرتا اسلام ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا عملی اظہار وجود مسلم سے ہوتا ہے۔
ھو مومن بھا.’’مسلمان وہ ہے جو تعلیمات اسلام پر ایمان رکھتا ہے‘‘۔ (لسان العرب)۔ یعنی اس کو یقین حاصل ہے کہ اسلام کا ہر عمل اور ہر امر و نہی اس کے نفع کے لئے ہے۔
"المسلم ھوا لمستسلم لامر اللہ".’’مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے‘‘۔ (لسان العرب).یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار بنائے۔ جو اپنے نفس امارہ کی خواہش سے اٹھنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کردے۔
"المسلم ھوالمخلص للہ العبادۃ" .’’مسلمان وہ ہے جو عبادت کو اللہ ہی کے لئے خالص کرلے‘‘۔(لسان العرب)
یعنی مسلمان وہ ہے جو ایاک نعبد کا پیکر بن جائے، جو صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرے۔ اس کے وجود سے عبادتِ غیر کی ہر صورت کا خاتمہ ہوجائے۔ عبادت میں اس بندے کا اخلاص بڑھتے بڑھتے اس کو ایسا کردے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔
مسلمان کا مطلب ہے دین اسلام کا پیروکار ہونا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صرف وہی شخص مسلمان ہے جس کا وجود دوسروں کے لئے منبع امن و عافیت اور سر چشمہ امن و سکون ہو۔
مسلمانوں نےاللہ کےعطا کردہ نام کو چھوڑ کرشیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی، اہل حدیث ، سلفی ، وہابی وغیرہ سے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑنے کا فتنہ کھڑا کر لیا ہے-
…………………………
36. "کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں" (الشوری : 21)

37. "بس ایمان والے تو ایسے ہیں کہ جب اللہ تعالی کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائ جاتی ہیں تو آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں"(الانفال : 2)
38. رسول اکرم (ﷺ) نے اپنے صحابہ ؓ کو امت میں آنے والے 73 فرقوں کے متعلق بتاتے ہوے فرمایا کہ سب جہنم میں جانے والے سوائے ایک کے , صحابہؓ نے (ناجیہ) نجات پانے والوں کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "ما انا علیہ و اصحابی" جس چیز پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں"(ترمزی : 2641)

....

مسلم :

38. رسول اکرم (ﷺ) اور صحابہ نے اپنا نام موجودہ فرقوں پر نہیں رکھا تھا ، وہ قرآن پر مکمل عمل کا نمونہ تھے- مگرجو مسلمان اللہ کے حکم کے برخلاف فرقہ وارانہ ناموں کو اپنا کر، اپنے آپ کو رسول اکرم (ﷺ) اور صحابہ کے راستے پر چلنے کے دعویداربھی ہیں، غور فرمائیں:

"اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" (الْمُسْلِمِيْنَ) رکھا تھا اور اس (قرآن)میں بھی(تمہارا یہی نام ہے)۔ تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔ (22:78 الحج)

قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

1.لَا شَرِيۡكَ لَهٗ‌ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ(سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں."(سورة الأنعام 6:163)

2. وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں-" (الزمر 12)

.3وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72 یونس ﴾

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں(10:72)

4. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿ سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان".﴿ سورة آل عمران 102﴾

5.إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٩٢:٢٧ النمل﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اِس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اِسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں

(91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)

....

39. یعنی صحابہؓ کا وہ عقیدہ اور دین پر عمل جو آپ ﷺ کی موجودگی میں اللہ تعالی کے مکمل کردہ دین پر تھا۔ (سبیل مؤمنین : سورہ النساء : 115)

39. جواب مسلم : مکمل آیت ، ترجمہ اور اگلی آیت

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٤:١١٥﴾ إِنَّ اللَّـهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٤:١١٦﴾

"مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے، درآں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو اُس کو ہم اُسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بد ترین جائے قرار ہے﴿٤:١١٥﴾ اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہوسکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا" ﴿٤:١١٦﴾

40. اور اس عقیدے کی سمجھ اور عمل کسی فرقے کو پیدا نہیں ہونے دے گی۔

ان شاء اللہ

"اے ہمارے پالنے والے!

ہمارے دلوں کو بدل نہ دیجیے گا, ہمیں ہدایت دینے کے بعد"

....

اہل حدیث ٣

[8:00 AM, 3/16/2018]

السّلام علیکم

کل ایک طویل اور دلچسپ بحث چلتی رہی --- میں غیر حاضر رہا۔

"اللہ نے ہمارا نام مسلم رکھا"

میرا ایک سوال ہے کہ پورے قران میں یا کہیں حدیث میں اس نام کیساتھ خطاب کیوں نہیں کیا گیا۔ جہاں دیکھو یا ایھاالذین اٰمنوا --- ایھا المسلمون --- کتنی دفعہ آیا ہے؟؟؟

....

اسکا مطلب ہے یہ صرف مسلم نام رکھا کہنا غلط ہے صرف کا لفظ نکال دیں تو ٹھیک ہے ۔ مسلم کے علاوہ بھی نام ہوسکتے ہیں جو اسی لفظ مسلم کی وضاحت کیلئے ہو ---- ایک شخص کا نام اگر اسلم رکھا اسکے والدین نے تو اسکا یہ مطلب کہاں سے نکل آیا کہ اسکو کسی اور لقب، تخلص ، کنیت یا خطاب سے پکارنے سے اسکے رکھے ہوئے نام کی نفی ہو جاتی ہے۔ کئی صحابہ کرام کے تو اصلی والدین کی طرف سے رکھے ہوئے ناموں سے دنیا واقف ہی نہیں انکی کنیتیں اصلی نام کی جگہ استعمال ہوتی ہیں مثلاً ابو ہریرہ، ابو سعید خدری---- اسی طرح کتنے اور نام ہیں ابن تیمیہ، ابن حزم، ابن ماجہ، قائد اعظم، سر سید ، بھٹو صاحب، علامہ صاحب ، روپڑی صاحب --------- کتنی شخصیات ہیں دینی یا غیر دینی جو کسی دوسرے نام سے معروف ہو گئیں---- کوئی نہیں کہتا انہوں نے نام بدل لیے ---- مسلم نام ہی ایسا ہے جسکی وضاحت جرم بن گئی ہے جبکہ اسکی اشد ضرورت ہے اس فرقہ وارانہ ماحول میں جسمیں فرقوں سے علیحدگی ضروری بھی سمجھی جاتی ہے ---- فرقوں سے علیحدگی بھی ضروری سمجھتا لیکن علیحدہ نہ بھی ہونا ---- کیا تضاد ہے یہ----- علیحدگی کا پہلا اظہار ہی نام سے ہوتا ہے۔ برانڈ متعارف کروانا پڑتا ہے کہ نقّالوں سے ہوشیار رہیے۔

....

مسلم 1

اللہ کی کتاب کو غور سے پڑھیں آپ کو یقینی طور پر اپنے اس سوال کا جواب مل جائے گا کہ : "پورے قران میں یا کہیں حدیث میں اس نام کیساتھ خطاب کیوں نہیں کیا گیا۔ جہاں دیکھو یا ایھاالذین اٰمنوا --- ایھا المسلمون --- کتنی دفعہ آیا ہے؟؟؟"

نقالوں سے ہوشیار رہنے کے لئیے نیا اپنا اصلی اللہ کا دیا برانڈ نیم ماڈیفائی یا تبدیل کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟

اللہ تو ہمارے دل کی حالت سے آگاہ ہے -- ہم دوسرے لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ میرا برانڈ اصلی ہے --مگر اصلی برانڈ نیم کو چھوڑ کر؟ کیسا تضاد ہے --

ایک مثال کوکا کولا کےبرانڈ کی نقل ہیں -- پیپسی اور دوسری بلیک کولڈ ڈرنکس -- مگر کوکا کولا نے اپنا اصل برانڈ نیم تبدیل نہیں کیا --

"مسلم" واحد ہے جمع "مسلمین" ہے۔ ہم کتنی عجیب و غریب تاویلات ایجاد کر رہے ہیں قرآن کے سادہ واضح حکم کو پس پشت ڈالنے کے لئیے؟

ہم کو اپنے دوسرے برانڈ نیم اللہ کے دئیے گئیے نام سے زیادہ عزیز ہیں اس لیے کہ اس سے ہماری فرقہ وارانہ شناخت ہوتی ہے -- ہم اپنے آپ کو بہت عقلمند سمجھتے ہیں -- نعوز باللہ -- اس ذ ات سے بھی؟

یہودیوں کو جب یوم السبت ہفتہ کے روز کام مچھلی پکڑنے سے منع کیا گیا تو ان کے علما نے خوب تاویلیں نکالیں ۔پانی جمع کیا مچھلیاں بھی ہفتہ کو اور اگلے دن شکار ۔۔ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرنے والے بندر بنا دیئے گییے۔۔

لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾
اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں.

......

ھُوَ سَمّٰکُمُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۬ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَ فِیۡ ہٰذَا ﴿۷۸/۲۲﴾
اسی اللہ۔نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم۔ہے۔
سورة البقرة 132
وَ وَصّٰی بِہَاۤ اِبۡرٰہٖمُ بَنِیۡہِ وَ یَعۡقُوۡبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰی لَکُمُ الدِّیۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔
اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ ہی حکم فرمایا:
3 : سورة آل عمران 102

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان.
اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اھل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی.
3 : سورة آل عمران 64

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡہَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ،نہ اللہ تعالی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ،پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا نہ کہ سنی یا شیعہ

یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن کا حکم ہوا.

6 : سورة الأنعام 163

لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں.

39 : سورة الزمر 12

وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۲﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔

مسلم لفظ کی معنی ہے: "فرمانبردار"

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی بھی فرقہ میں نہ ہی کسی فرقہ واریت والے نام والے کسی بھی مسلک میں.

2 : سورة البقرة 208

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً ۪ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۰۸﴾

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤاور شیطان کی پیروی نہ کروکیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے.

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳۱-2﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العا لمین کا "مسلم" ہو گیا"

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۸-2﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مُطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو

تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

…………………

اہل حدیث

مختصر سوال کا جواب دیں دیو بندی مسلم ہوتا یا نہیں؟
یہ اشکال صرف آپکو لگ رہا سر آفتاب، نا محدثین کو لگا، نا آئمہ کو نا اصحاب کو نا تابعین کو نا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کیا ہم جماعت مسلمین کی طرح تکفیری ہو جائیں جو خود کو فرقہ جماعت المسلمین سے منسوب نا کرے وہ کافر ہے

……………………………

مسلم

تمام مشہور مسلمان گروہ جو قرآن و سنت پر ایمان اور عمل پیرا ہیں چار مشہور اور باقی دیوبندی .. بریلوی ، اہل حدیث ، سلفی، وغیرہ مسلمان ہیں .. سب کو صرف مسلمان کہلانا چاہئیے اللہ کے حکم کے مطابق،،،،

……………………………

مسلمان کی تکفیر ..کفر

حدثنا عثمان بن ابي شيبة ، حدثنا جرير ، عن فضيل بن غزوان ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " ايما رجل مسلم اكفر رجلا مسلما ، فإن كان كافرا وإلا كان هو الكافر " .

´عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ` رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قائل) خود کافر ہو جائے گا“۔ [سنن ابی داوود حدیث نمبر: 4687]

تخریج دارالدعوہ: « تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف: ۸۲۵۴)، وقد أخرجہ: صحیح البخاری/الأدب ۷۳ (۶۱۰۴)، صحیح مسلم/الإیمان ۲۶ (۱۱۱)، سنن الترمذی/الإیمان ۱۶ (۱۲۳۷)، مسند احمد (۲/۲۳، ۶۰) (صحیح) » قال الشيخ الألباني: صحيح

………………………………

………………………………

اگر باقی سب کو مسلم مانتے ہیں تو مسئلہ ہی ختم ہے آپکو کل بھی ہی عرض کی ہے آپ خود کو مسلم کہتے رہیں ہمیں اعتراض نہیں تہتر فرقے مسلمانوں میں ہی ہیں جس میں سے ایک جنتی ہے۔ ۔ وہ فرقہ کیا جماعت المسلمین نام رکھنے والا ہے

کہلانا چاہیے الک بحث ہے یہ بتائیں کیا وہ نا کہلا کر مسلم ہیں باقی یا نہیں اس سوال پر غور کر لیں گے اشکال حل ہو جائے گا

....

مسلم :

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ
’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘(آل عمران،3 :103)

....

اہل حدیث
رسی سے مراد کیا ہے؟
تفسیر پڑھ لیں

....

مسلم

قران

....

اہل حدیث

بات ختم
وحی الہی ہی واحد ہے
: وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم

مجھے آپ پر کوئی اعتراض نہیں آپ خودکو صرف مسلم کہ لیں

....

مسلم

قران جب ہمیں مسلمان کا نام دیتا ہے تو ہم اس کو کیوں قبول نہیں کرتے ؟ راہنمائی فرمائیں

....

اہل حدیث

لیکن جب اس پر اتفاق ہو چکا کہ انہی مسلمین میں تہتر گروہ بننے تو لامحالہ ایک گروہ کی طرف آپکو منسوب لوگ کریں گے آپ خود نا کریں

....

مسلم

تہتر فرقے ایک خبر ہے -- حکم نہیں -- حکم واضح ہے -- ہم کو اللہ کے حکم کو پھیلانا ہے --

----

اہل حدیث

بس یہی اشکال ہے آپکو کہ ہم قبول نہیں کرتے ہم تو سو فی صد قبول کرتے ہیں

ہم تو دیو بندی بریلوی اشاعرہ ما ترید چاروں فقہی مسالک تک کو مسلم مانتے ہیں

خبر یقین کا فائدہ دیتی ہے

....

اہل حدیث

آپ کو تضاد نظر آرہا صرف جماعت المسلین کے لٹریچر کی وجہ سے لیکن آپکو انکی تفاصیل معلوم نہیں انکے نزدیک خود کو مسلم کے علاوہ کہنے والا کافر ہے

....

مسلم

میں نے جماعت المسلمین کو نہیں پڑھا -- قرآن اور تفاسیر واضح ہیں

....

مسلم

ایک طرف خبر ہے اور ایک طرف حکم واضح -- ہم کو امر بالمعروف اور نہی دن المنکر کرنا ہے

....

اہل حدیث

ایک مسلمان کیا اور کچھ نہیں ہو سکتا؟ حافظ عابد مومن ساجد قانت - ۔اہل سنت اہل حدیث وغیرہ

....

اہل حدیث

Good question..

مسلم
میں تو صرف قرآن **quote** کر رہا ہوں

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا ﴿۷۸﴾

اسی اللہ.نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم.ہے۔

سورة البقرة 132

وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ ہی حکم فرمایا:

3 : سورة آل عمران 102

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان.

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اھل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی.

3 : سورة آل عمران 64

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں

برابر ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ،نہ اللہ تعالی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ،پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا نہ کہ سنی یا شیعہ یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن کا حکم ہوا.

6 : سورة الأنعام 163

لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں.

39 : سورة الزمر 12

وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۲﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔

مسلم لفظ کی معنی ہے: "فرمانبردار"

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی بھی فرقہ میں نہ ہی کسی فرقہ واریت والے نام والے کسی بھی مسلک میں.

2 : سورة البقرة 208

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً ۪ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۰۸﴾

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجائواور شیطان کی پیروی نہ کروکیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے.

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿2-۱۳۱﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العا لمین کا "مسلم" ہو گیا"

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿2-١٢٨﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مُطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

....

اہل حدیث

(اڈیو) السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ ۔۔ سر آپ کو عجیب اشکال ہے ۔۔ مسلمانوں میں تقسیم ابتدائی دور ہی میں ہو گئی تھی ۔۔ ہم دیوبندی ، شافعی ، مالکی کو بھی مسلمان مانتے ہیں ۔۔ مسلمان ہوتے ہوئے بھی کوئی شافعی مالکی، بریلوی ، دیوبندی ، اہل سنت ہو سکتا ہے ۔۔

شروع میں دو گروہ بن گئیے ایک اصحاب الرائے اور دوسرے اصحاب الحدیث جو وحی اور حدیث کو حجت مانتے تھے۔ امام ابو حنیفہ رح کا سکول آف تھاٹ تھا جن کو اصحاب الرائے ، اہل الرائےکہتے ہیں ۔ تیسری تقسیم روافض کی تھی جنہوں نے اصحابہ کو رفض خارج کر دیا۔ اب مسلمانوں میں تقسیمات ہو چکی ہیں اب ہر مسلمان کو کسی نہ کسی میں سے کسی کے ساتھ ہونا ہے ، خود کو جتنا مرضی مسلمان کہتا رہے۔

یہ کہنا کہ جو اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتا کسی اور نام سے شناخت کرواتا ہے کافر ہے غلط ہے، یہ عقیدہ "جماعت مسلمین" کا ہے۔ ان کا لٹریچر آپ پڑہیں گے تو آپ کو علم ہو گا کہ اس کے اندر کس قدر غلط استدلال ہے کہ مسلمان نہ کہلانے والے کافر ہیں جو مسلمان کہلائے صرف وہی مسلمان ہے ۔ یہ استدلال باطل ہے غلط ہے۔

....

مسلم :

وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ وبرکاتہ

امت میں فکری تقسیم تاریخ کا حصہ ہے، جو فقھا اور مجتہدین کا یقینی طور پر مدعا نہ تھا۔ مگرجو تاریخ میں غلط رواج بعد میں پڑ گیا اس historical error کو faitaccompli مان کر قبول کرنے کی بجایے قرآن و سنت کی روشنی میں درست کرنے کی کوشش نہیں چاہیئے؟

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّـهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (2:170)

اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، گو ان کے باپ دادے بےعقل اور گم کردہ راہ ہوں (2:170)
وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (59:10)
اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے (59:10)
لہٰذا ہمیں اصل کی طرف ، اصل اسلام جو اپنے کمال پر تھا، خطبہ حج الوداع کے وقت، اس کی طرف لوٹنا ہے ... کمال کے بعد زوال شروع ہوتا ہے مگر ہم نے اپنی کوشش کرنا ہے -

تاریخ میں ائمہ پرتنقید و رائے زنی ہوتی ہے، کوئی مجتہد ، فقیہ، عالم مبرا نہیں، حصول علم میں دوسرا رخ بھی مدنظر رہے :

اہل الرائے اور اہلِ حدیث

"حدیث بیانی" اور "حدیث دانی" دو الگ الگ فن ہیں، تمام "رواۃ حدیث" (اہل حدیث) "حدیث بیاں" تو ہیں؛ مگر ضروری نہیں کہ وہ "حدیث داں" بھی ہوں؛ (کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان میں "رب حامل فقہ، غیر فقیہ (۳۱) کے ذریعے فرق بتلادیا ہے) البتہ "فقہاء" (اہل الرائے)،" حدیث داں" ضرور ہوتے ہیں۔ توجو "حدیث دانی" کے ساتھ ساتھ "حدیث بیانی" میں بھی مہارت رکھتا ہو، اس پر "اہل الرائے" کا اطلاق ہوتا ہے؛ اسی لیے محدثین نے آپ کو "اہل الرائے" کہا ہے،جو بلا ریب و شک صفتِ حمیدہ ہے؛ جس کی دلیل یہ ہے کہ محدثین اس کا اطلاق، صحابہ وغیرہ پر بھی کرتے ہیں؛ چنانچہ کہتے ہیں: "مغيرة بن شعبة كان من أهل الرأي، و ربيعة بن عبدالرحمن كان من أهل الرأي"(۳۲) یعنی یہ دونوں حضرات اہل الرائے میں سے ہیں) مگر غیرمقلدین نے "اہل الرائے" کو صفتِ قبیحہ اور "جرح و طعن" پر محمول کیا ہے، جو محدثین کی مراد کے خلاف ہے؛ اگر یہ لفظ "جرح و طعن" کے لیے ہے، تو کیا حضرت مغیرہ بن شعبہ مجروح ہوں گے؟ جبکہ تمام صحابہ عدول ہی ہیں، کوئی مجروح نہیں ہوسکتا (الصحابة كلهم عدول) کیا حضرت ربیعہ بھی مجروح ہوں گےٍ؟ جبکہ ان سے تمام ائمہ حدیث نے روایت لی ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں، بلکہ محدثین، لفظِ "اہل الرائے" کا اطلاق اسی پر کرتے ہیں جو "حدیث بیانی" کے ساتھ "حدیث دانی" میں بھی ماہر ہو، یہی فرق ہے "اہل الرائے" اور "اصحاب الحدیث" میں کہ "اہل الرائے" لفظ انسان" کی طرح خاص ہے اور "اصحاب الحدیث" لفظ "حیوان" کی طرح عام ہے، فبينهما نسبة عموم وخصوص مطلقاً اور چوں کہ خاص افضل ہوتا ہے؛ اس لیے محدثین کے یہاں "اہل الرائے" کا درجہ بڑھا ہوا ہے؛ اسی لیے محدثین، فقہاء کو اپنے سے آگے رکھتے تھے، جس کا اندازہ مندرجہ ذیل اقوال سے ہوتا ہے:

حضرت امام وکیع بن الجراح لکھتے ہیں: ”حدیث یتداولہ الفقہاء خیر من أن یتداولہ الشیوخ“ (حدیث فقہاء کو ہاتھ لگے یہ اس سے بہتر ہے کہ شیخ الحدیث کے ہاتھ لگے)(۳۳) محدثِ عظیم حضرت اعمش فرماتے ہیں : یامعشرالفقہاء! ”أنتم الأطبا“ ونحن ”الصیادلة“(۳۴) (اے گروہ فقہاء طبیب تم ہو، ہم تو صرف دوائیں لگائے بیٹھے ہیں)

حضرت امام ترمذی فرماتے ہیں: ”وکذلک قال الفقہاء، وہم أعلم بمعانی الحدیث“(۳۵) (اسی طرح فقہاء نے کہا ہے اور وہ حدیث کے معنی کو زیادہ بہتر جاننے والے ہیں)

ان اقوال سے معلوم ہوا ”اصحاب الرائے“ بہرحال محدث ہوتے ہیں (اسی لیے صاحب ہدایہ نے کہا ہے کہ فقیہ کے لیے حدیث دانی شرط ہے)(۳۶) تو معلوم ہوا کہ اس کا اطلاق آپ کی مہارتِ حدیث پر دال ہے۔

قیاس پر حدیث ضعیف کو مقدم کرنا، عظمت حدیث کی دلیل

امام صاحب کے اہم اصول میں سے ہے کہ ”حدیثِ ضعیف“ اور ”مرسل حدیث“ قیاس سے افضل ہے، جس سے آپ کی عظمت حدیث کا بین ثبوت ملتا ہے، اسی قاعدے پر ان کے مذہب کی بنیاد ہے، اور اسی قاعدے کی وجہ سے : (۱) رکوع سجدے والی نمازمیں قہقہہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ جنازے کی نماز میں نہیں ٹوٹتا۔ (۲) نبیذ تمر سے سفر میں وضو ہوجاتا ہے۔ (۳) دس درہم سے کم کی چوری پر، چور کا ہاتھ نہیں کٹتا۔ (۴) حیض کی اکثر مدت دس دن ہوتی ہے۔ (۵) جمعہ کی نماز میں مصر کی قید لگانا اور کنویں کے مسئلے میں قیاس نہ کرنا، یہ سب وہ مسائل ہیں جن میں قیاس کا تقاضا کچھ اور تھا؛ مگر ”احادیثِ ضعیفہ“ کے ہوتے ہوئے قیاس کو ردی کی ٹوکری میں رکھ دیا۔(۳۷)جس سے علم حدیث کے تعلق سے آپ کی غایت شغل کا اندازہ ہوتا ہے؛ اسی پر بس نہیں؛ بلکہ قیاس کی چار قسموں (قیاس مؤثر، قیاس مناسب، قیاس شبہ، قیاس طرد) میں سے، صرف قیاس مؤثر (اور ایک قول کے مطابق قیاس مناسب بھی) امام صاحب کے یہاں معتبر ہے، بقیہ قسمیں باطل ہیں؛ (جبکہ قیاس کی تمام اقسام کو حجت گرداننے اور احادیث ضعیفہ و مرسلہ کو غیر معتبر ماننے والے دوسرے حضرات مثلاً: حضرت امام شافعی رحمہ اللہ ہیں)(۳۸) اسی لیے تعجب ہے ان لوگوں پر جو آنکھ بند کرکے امام صاحب پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ قیاس وغیرہ کو حدیث پرمقدم کرتے ہیں اور حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؛ حالاں کہ حقیقت وہ ہے جو ابن قیم نے کہا : ”فتقدیم الحدیث الضعیف و آثار الصحابة علی القیاس والرأي قولہ (ابی حنیفة) وقول أحمد و علی ذلک بنی مذہبہ کما قدَّم حدیثَ القہقہة مع ضعفہ علی القیاس والرأي“(۳۹) الخ یہی وہ عادتِ مستمرہ ہے جس کی وجہ سے کبار محدثین فقہ حنفی کے سایے میں ملیں گے۔

ابن خلدون کا مقصد امام صاحب پر لگائے گئے الزام کو دفع کرنا ہے، نہ یہ کہ آپ کے لیے اسے ثابت کرنا ہے؛ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ابن خلدون کا مکمل حوالہ و عبارت نقل کردی جائے تاکہ اصل حقیقت سامنے آسکے، ملاحظہ فرمائیں: ابن خلدون فرماتے ہیں:

”واعلم ایضاً أن الأئمة المجتہدین تفاوتوا في الاکثار من ہذہ الصناعة والاقلال، فأبوحنیفة رضي اللہ تعالیٰ عنہ یقال: بلغت روایتہ الی سبعة عشر حدیثًا أو نحوہا، ومالک رحمہ اللہ تعالیٰ

انما صح عنده ما في الكتاب المؤطا، وغايتها ثلاث مائة حديث، أو نحوها، وأحمد بن حنبل رحمہ اللہ في مسنده خمسون ألف حديث، ولكل ما أداه اليہ اجتہاده فی ذلک وقد تقول بعض المبغضين المتعصبين الى أن: "منہم من كان قليل البضاعة فی الحديث" فلہذا قلت روايتہ"(مقام ابی حنیفہ، ص: ۱۳۹، دفاع امام ابوحنیفہ، ص: ۱۰۰، کشف الغمہ ص: ۵۳، نصر المقلدین، ص: ۱۹۱ (از حافظ احمد علی) (۵۳) اشرف الجواب، ص: ۱۷۴(
ولا سبيل الى ہذا المعتقد في كبار الأئمة (مقدمہ ابن خلدون، ص:۴۴۴، مصر)
"اور تو یہ بھی جان لے کہ ائمہ مجتہدین، حدیث کے فن میں متفاوت رہے ہیں، کسی نے زیادہ حدیثیں بیان کی ہیں کسی نے کم، سو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا جاتا ہے، کہ ان کی روایتیں صرف سترہ یا ان کے لگ بھگ ہیں اور امام مالک سے جو روایتیں ان کے یہاں صحیح ہیں، وہ وہی ہیں جو مؤطا میں درج ہیں اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں پچاس ہزار احادیثیں ہیں اور ہر ایک نے اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق اس میں سعی کی ہے۔
اور بعض بغض و کج روی رکھنے والوں نے اس جھوٹ پر کمر باندھ لی ہے کہ "ائمہ مجتہدین میں سے جن سے کم حدیثیں مروی ہیں وہ محض اس لیے کہ ان کا سرمایہ ہی اس فن میں اتنا ہے لہٰذا ان کی روایتیں بھی کم ہیں"؛ حالانکہ ان بڑے بڑے اماموں کی نسبت ایسا خیال کرنا راہِ راست سے دوری ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام صاحب پر مذکورہ الزام سرے سےبہتان ہے۔

شيخ الإسلام إبن تيمية رحمه الله کا فتوی
''ومن ظنّ بأبي حنيفة أوغيره من أئمة المسلمين أنهم يتعمدون مخالفة الحديث الصحيح لقياس أو غيره فقد أخطأ عليهم ، وتكلّم إما بظنّ وإما بهوى ، فهذا أبو حنيفة يعمل بحديث التوضى بالنبيذ في السفر مع مخالفته للقياس ، وبحديث القهقهة في الصلاة مع مخالفته للقياس لاعتقاده صحتهما وإن كان أئمة الحديث لم يصححوهما'' (مجموع الفتاوي لابن تيمية 20/304، 305)؛
اورجس نے بھی امام أبي حنيفة یا ان کے علاوہ دیگر أئمةُ المسلمين کے متعلق یہ گمان کیا کہ وہ قیاس یا (رائے) وغیرہ کی وجہ سے حدیث صحیح کی مُخالفت کرتے ہیں تو اس نے ان ائمہ پر غلط. (.وجھوٹ .) .بات بولی ، اور محض اپنے گمان وخیال سے یا خواہش وہوی سے بات کی ، اور امام أبي حنيفة تو نَبيذُ التمَر کے ساتھہ وضو والی حدیث پر باوجود ضعیف ہونے کے اور مُخالف قیاس ہونے کے عمل کرتے ہیں الخ. (مجموع الفتاوي لابن تيمية 20/304، 305)؛

اہلحدیث یا اہل الرائے
ایک حدیث ایسی نہیں جس کو اللہ یا رسولﷺ نے صحیح فرمایا ہو اور ایک حدیث ایسی جس کو اللہ یا رسولﷺ نے ضعیف یا من گھڑت فرمایا ہو۔ قیامت تک ایک حدیث بھی نہیں لاسکتے جس کو اللہ یا رسولﷺ نے صحیح یا ضعیف کہا ہو۔ پھر کسی حدیث کو صحیح، کسی کو حسن، کسی کو ضعیف، کسی کو من گھڑت کس دلیل سے؟

یقیناً اپنی رائے یا کسی امتی اہل الرائۓ محدث کی رائے سے احادیث کو صحیح و ضعیف وغیرہ کہتے ہیں۔ تو پھرآپ اہل الرائے ہوئے یا کسی اہل الرائے کے مقلد ہوئے، "اہلحدیث" کی جو تعریف خود قائم کی اس پر توقائم نہ ہوئے؟

فرقہ کے نام :

١.اہل سنت ، اہل حدیث ہرایک مسلمان ہے لیکن اس کے باوجود اس قسم کے نام اسلام میں مختلف تفرقوں کے مابین تفریق واضح کرنے کے لیے الگ الگ گروہوں کے لیے ہی مستعمل دیکھے جاتے ہیں اور یہ استعمال عام اخبار سے لیکر علمی نوعیت کی کتب تک عیاں ہے۔

٢.اہل حدیث کومخالفین وہابی بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ تحریک محمد بن عبدالوہاب رح کی تحریک سے ملتی جلتی ہے جوسترھویں صدی میں واقع ہونے والی تحریک ہے- یہ نام تضحیک کا پہلو کی وجہ سے مناسب نہیں سمجھا جاتا اور دل آزاری کا باعث ہے، ایسا کرنا مناسب نہیں-

٣.انہیں اثری (یعنی روایت والے)، سلفی (یعنی سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے والے)، محمدی اور اہلسنت (یعنی سنت والے) بھی کہا جاتا ہے- یہ تمام نام عمومی طور پر ہر مسلمان کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں-

٤.سلفی کا لفظ آج کل سیاسی و تفرقات کے سلسلے میں اپنے اصل مفہوم سے خاصہ مختلف مفہوم بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ سلفی کا لفظ اصل میں سلف سے بنا ہے اور ہر وہ مسلمان جو اسلاف کی تعلیمات پر چلتا ہو وہ سلفی ہے ؛ مختلف عقائد کے فرقے بن چکے ہیں اور اصطلاحات اپنے اصل معنی کھو چکی ہیں-
فرقہ "جماعت مسلمین" تفصیل نیچے ..

....

اہل حدیث

آپ نے تفاسیر نہیں پڑھیں دوبارہ اس آیت کی تفسیر دیکھیں آپ صرف ذاتی فہم جو جماعت المسلمین کا پھیلایا ہوا فہم ہے بغیر پڑھے اس طرف رحجان رکھ رہے ہیں جب آپ دیو بندی حنفی کو مسلم مانتے ہیں مزید بحث کیسی؟

یا تو انکار کریں کہ حنفی مسلم نہیں ہو سکتا؟
جب خود چاروں کو اہل حدیث کو اہل سنت کو مسلم مان رہے تو پھر بحث کیسی؟
یعنی یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ آپ خود انکو مسلمانوں ہی کا فرقہ مان رہے اس لیے آپ کا اور جماعت المسلیمن کا سٹانس فرق ہے لیکن دلائل آپ وہی دے رہے یا تو کہ دیں کہ مسلم کے علاوہ کوئی صفاتی نام کفر ہے-

....

مسلم

میں شائید اپنا نقطہ نظر واضح کرنے میں ناکام ہوں .. اب پھر کوشش کرتا ہوں ...

1 . میجھے کسی فقہ یا school of thought **کو کافر نہیں کہنا .. سب مسلمان ہیں ..**

2. میرا پوائینٹ ہے کہ ہم کسی گروہ فقہ یا امام کے مقلدین ہوں یا غیر مقلدین .. ہم قرآن و سنت پر ایمان ہے . ہم کو اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا ہے بس !

3. باقی نام ہیں جو خود رکھ لییے ہیں .. اللہ کو علم ہے ہم کیا ہیں ..

اس سے قرآن پر، اللہ کے حکم پر عمل ہوگا اور فرقہ واریت کم ہو گی ..

....

اہل حدیث

آڈیو: السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

اتنی کتب پڑہیں ہیں آج تک کسی نے حنفی ، مالکی ، شافعی کو کافر نہیں کہا ۔ کسی تفسیر میں ایسا نہیں کہ اہل سنت والجماعت کو مسلمانوں میں نہ دکھا ہو یعنی چاروں فقہی مزاہب کو اب جب آپ بھی سب کو مسلمان مانتے ہیں تو

 یہ صرف لفظی بات رہ جاتی ہے کہ مسلمان کہیں-

جب ہم متفق ہیں کہ کلمہ گو مسلمان ہوتا ہے تو جھگڑا کیسا ؟

....

مسلم

آپ نے درست فرمایا بات صرف لفظی ہے

جھگڑا نہیں درخواست ہے کہ آپ، ہم سب اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیادپراصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوۓ صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جایئں، جونام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار ریپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ" دین کامل"**Perfected religion** کی طرف ...

....

اہل حدیث

یہی عرض ہے کہ یہ ایک یونیورسل ٹرتھ بن چکا ہے کہ کلمہ گو مسلم ہی ہوتا ہے اب ہر مسلمان کا ایک نظریاتی گروہ ہوتا۔ وہ ہر مسلمان کے نظریے کو ظاہر کرتا اسکا مطلب

نعوذ باللہ یہ نہیں ہوتا کہ وہ مسلم ہی نہیں یا وہ کہتا نہیں ہر شخص سب سے پہلے اسلام ہی قبول کرتا ہے لیکن مسلمانوں کے نظریات فرق ہوتے ہیں اس لیے کوئی مسلمان اسلام قبول کر کے قبر پرستی کرے گا اسے لا محالہ قبوری کہا جائے گا اسی طرح باقی نام نظریاتی شناخت کے ہوتے ہیں-

....

مسلم

قبر پرستی تو شرک ہے --

(اضافہ) کوئی عالم، امام ، قبر پرستی کی تبلیغ نہیں کرتا ، مخالفین پر الزام ڈال دیتے ہیں ، عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد رکھنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنا شرعی عمل ہے- زیارت کرنے والے شخص کے سلام ، نیک تمناؤں اور میت کے لیے دعائے استغفار کی بنا پر میت کو فائدہ ہوتا ہے، اور یہ فائدہ صرف مسلمان میت کو ہوتا ہے، اور قبرستان میں جانے کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ"

اے گھروں کے مومن اور مسلمان مکینوں تم پر سلامتی ہو، اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالی سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا طلب گار ہوں"

قبرستان میں دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے بھی جائز ہیں، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو میں نے بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ان کے پیچھے روانہ کیا کہ دیکھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے گئے ہیں، وہ کہتی ہیں:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ قبرستان بقیع الغرقد کی جانب تشریف لے گئے اور بقیع میں کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے، اور پھر آپ واپس ہو گئے، بریرہ دیکھ کر میرے پاس واپس پلٹ آئی اور مجھے بتایا، جب صبح ہوئی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات آپ کہاں چلے گئے تھے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(مجھے اہل بقیع کے لیے دعا کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا- [اضافی تفصیل]

ہر مسلمان کا ایک نظریاتی گروہ ہوتا ہے، قرآن میں گروہ بندی کی سختی ممانعت ہے تو کیا کریں ؟ اپنے اپنے گروہ نام رکھ اللہ حکم عدولی کریں یا اس کے حکم عمل؟

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام ۱۵۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-(الأنعام ۱۵۹)

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

''اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔''(آل عمران ۱۰۳)

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَـٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان۳۰)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان۳۰)

فیصلہ آپ کریں ؟

....

میں نے جو تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے بڑے اسلامی اہل سنت کے فرقوں کا (خاص طور پر جو اس بات پر مشہور ہیں) کسی بھی امام ، عالم نے قبر پرستی یا شرک کوجائز قرارنہیں دیا- یہ جاہل عوام اور جاہل لاعلم مذہبی پیشوا ہیں جو فضول بدعات کو رواج دیتے ہیں تاکہ ان کا کاروبار چلتا رہے-آپ بھی دوسرے اختلافات کے باوجود اس بات کو سمجھتے ہوں گے. [لنک .....] لیکن کسی بھی فرقہ کی کسی ایسی بات سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا جو قرآن و سنت سے بر خلاف ہو یا ممانعت واضح ہو-

فرقوں میں تعاون Reconciliation کے تین درجات ہو سکتے ہیں(۱)سفید .. بنیادی اسلام .. ایمانیات ، توحید، عبادات (۲) گرے ... مشکوک ، شبہ، غیر واضح (۳) بلیک ..خطرناک..شرک..قرآن و سنت کے بر خلاف عقائد اور اعمال-

تمام فرقوں کے نمایندگان مل بیٹھ کر ان تین درجات کی تفصیلات طے کر سکتے ہیں-

....

اہل حدیث2

اڈیو.... السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

ماشا اللہ کافی ایجوکیٹڑ educative بحث ہے ---- بھائی ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ کوئی فتویٰ حکم نہیں لگا رہے کفر کا --- ان کے کہنے کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ نے مسلمان نام رکھا اس پر عمل نہ کرنا غلط ہے-

....

مسلم :

...اللہ نے مسلمان نام رکھا اس پر عمل نہ کرنا غلط ہے۔

مگر کوئی کفر کا فتوی نہیں ... سب مسلمان ہیں.... میری بات قبول ہے یا نہیں ..

ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیادپراصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوۓ صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جایئں، جونام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار ریپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ...

....

مسلم

تحقیقی سرچ کے دوران ایک لنک ملا، کھولنے پر دلچسپ سوالا ت اور جوابات مکالمہ کی صورت میں ملے- زیادہ اہم معاملہ یہ ہے کہ دور جدید کے معروف اور مشہورعالم، شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا نام موجود پایا- اس فس بک کی پوسٹ میں شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے منسوب سوالات اور جوابات کا مکالمہ ان کی علمی حثیت سے تقابل نہیں رکھتا، میرے جیسے مذھب کے طالب علم کے لیئے اس پر یقین کرنا مشکل ہے کہ ایک نامور عالم دین خود فرقہ کا نام تجویز کرے اور قرآن کے واضح احکام کے خلاف دلائل بھی دے؟
مگر کیونکہ پوسٹ میں ان کی گفتگو کا ریفرنس موجود ہے اور یہ پوسٹ ان کے مقلدین(یا follower) (جا معہ امام بخاری کشن گنج بہار انڈیا) کے فیس بک پیج سے حاصل ہوئی جو کہ .... فرقہ کے جواز میں دلیل کے طور پر پیش ہے اس لیئے اس پر شک کی گنجائش بہت کم ہے- (دوسرے فرقوں کے علماء بھی شائید ایسی دلیل پر ہوں).
مزید تحقیق سے اور لنک بھی مل گیا :

http://tawheedekhaalis.com/ہم-سلفی-کیوں-کہلائیں-ایک-مفید-مناقشہ-ش/

یہاں کسی اور فرقہ کا ابطال و تنقید یا کسی خاص فرقہ کے حق میں دلائل دینا مقصود ہیں ہے- بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں فرقہ واریت کے متعلق احکام کو واضح کرنا ہے- اگر ہم آج سے صرف اللہ کی طرف سے دیئے گئے نام "مسلمان" کا استعمال شروع کر دیں اور اضافی لیبلوں سے چھٹکارہ پالیں تو محبت بھائی چارہ امن و سلامتی اور اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی-
(تمام فرقے اتحاد مسلمین کے حق میں اور فرقہ واریت کے خلاف بلند بانگ دعوے کرتے ہیں، لیکن اپنے لیبل کو اتار کر اپنے آپ کو صرف 'مسلمان' کہنے کو تیار نہیں – ان کے دعوے صرف دکھاوا معلوم ہوتا ہے ، ان کے لنک آخر میں موجود ہیں) http://salaamone.com/sectarianism-islam/

....

مسلم

اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا تو پھر ہم اپنے آپ کو سلفی کیوں کہیں
اس شبہ کا جواب امام علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے بہت ہی خوبصورتی سے دیا۔ کسی نے اس موضوع پر آپ سے گفتگو کی تھیجو کہ کیسٹ میں ریکارڈ ہے جس کا عنوان ہے"میں سلفی ہوں"۔
ہم یہاں پر اس کیسٹ کے کچھ اہم حصے کا اردو ترجمہ پیش کرتے ہیں۔
شیخ البانیؒ:
جب کوئی آپ سے یہ سوال کرے کہ تمہارا مذہب کیا ہے تو تم کیا جواب دو گے؟
سائل: میں مسلم ہوں۔
شیخ البانیؒ: یہ کافی نہیں ہے۔
سائل: اللہ نے ہمارا نام مسلم رکھا اور پھر اس نےاللہ کے اس فرمان کی تلاوت کی: هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ (سورہ حج۔ 78) اسی اللہ نےتمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔
شیخ البانیؒ: آپ کا یہ جواب اس وقت صحیح ہوسکتا تھا جب ہم اسلام کے اول دور میں ہوتے، قبل‌اس کے کہ فرقے اٹھتے، گروہ بندیاں ہوتیں اورپھیل جاتی۔ مگر اب اس وقت ہم کسی ایسے شخص کو جو فرقوں سے تعلق رکھتا ہو، جن سےہم عقیدہ کی بنیاد پر اختلاف رکھتے ہیں سوال کریں کہ اس کا مذہب کیا ہے؟
اس کا جواب بھی آپ کے جواب سے مختلف نہ ہو گا۔ وہ یہی کہے گاکہ وہ مسلمان ہے۔
شیعہ‌رافضی، خارجی، نصیری،علوی تمام ہی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔
چنانچہ آج کسی کے لیے اتنا کہنا کافی نہ ہو گا کہ "میں مسلمان ہوں"۔
سائل: جب معاملہ ایسا ہے (گمراہ فرقے بھی اپنےآپ کو مسلمان کہتے ہیں) تو میں کہوں گا، میں مسلمان ہوں قرآن و سنت پہ چلتا ہوں۔
شیخ البانیؒ: یہ جواب بھی ناکافی ہے۔
سائل: کیوں؟
شیخ البانیؒ: بھلا کیا تم ان فرقوں میں سے کسی کو پاتے ہو جو یہ کہتا ہو کہ مسلمان تو ہوں مگرقرآن و سنت پر نہیں ہوں (ہر فرقہ یہی کہتا ہےکہ وہ مسلمان ہے، قرآن و سنت پر ہے)۔
یہاں پہنچ کر شیخ نے تفصیل کے ساتھ قرآن و سنت کوسلف صالحین کے مطابق لینے کے متعلق بتایا، اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔
سائل:
جب معاملہ ایسا ہے (یعنی ہر فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور قرآن و حدیث پر چلنے کا دعوی کرتا ہے) تو میں یہ کہوں گا " میں مسلمان‌ہوں، سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق قرآن وسنت پر چلنے والا ہوں"۔
شیخ البانیؒ:
اگر کوئی آپ سے آپ کے مذہب کے متعلق دریافت کرے تو کیا آپ یہی جواب دیں گے؟
سائل: جی ہاں
شیخ البانیؒ:
آپ کی رائے کیا ہے اگر ہم اس لمبے فقرہ کو چھوٹا کر دیں کیوں کہ بہترین الفاظ وہی

ہیں جو تھوڑے ہوں مگر بولنے والے کے مقصد کو ظاہر کریں۔ اس لیے ہم کہتے ہیں " سلفی "
(اس شبہ کا جواب یہاں ختم ہوا)

Link Reference: An Unofficial Page For Jamia Imam Bukhari Kishanganj, Bihar, INDIA

....

مسلم :

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿۹:۱۲۲﴾

"اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے، مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ (فِرْقَةٍ) نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے" (۹:۱۲۲)

تبصرہ : افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ فرقہ واریت کے خلاف واضح قرانی آیات کو نظرانداز کر کہ ایک آیت (9:122 کو out of of context , فرقہ واریت کی دلیل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے- اس کے علاوہ یہ دلیل کہ "جماعت مسلمین" بھی قرآن میں نہیں- اگر کوئی دوسرا گروپ فرقہ بازی کر رہا ہے تو کے ان کا غلط اقدام مزید غلطی کا جواز بن سکتا ہے ؟ مسلمان صرف قرآن و سنت کا پابند ہے :
یہ فرمان کہ آج کے دور میں سب لوگ سب فرقے اپنے آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے والا کہتے ہیں مگر آپ کے خیال میں ایسا نہیں تو فرق واضح کرنے کے لینے سلفی یا کچھ اور کہنا (دیوبندی ، بریلوی ، شیعہ، سنی ، وغیرہ وغیرہ) کہنا ضروری ہوا – سبحان الله !

دوسرے لوگ آپ کے متعلق بھی ایسی رائے رکھ سکتے ہیں ؟

یہ فرقہ واریت کو فروغ دینے کا زریعہ ہے –

کون قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں اس کا فیصلہ کا حق صرف الله کے پاس ہے – معاملہ الله پر چھوڑ دیں ، اپنا جج خود نہ بنیں : الله فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (۱۵۹ سورة الأنعام)

ترجمہ : "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو الله کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

لہٰذا ہم سب کو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا ہے ، اللہ اور رسولﷺ کا حکم ماننا ہے کسی دوسرے کا نہیں ، ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی دوسرا کیا کہتا ہے کرتا ہے ، وہ ٹھیک ہے یا میں غلط؟

اللہ شرک کو پسند نہیں کرتا ، اللہ کی جگہ جج بننا شرک نہیں تو کیا ہے؟
جب کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ :
" ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-"

آیے فرض کریں کہ ہم سب اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے مطابق صرف "" مسلمان " کہ رهے ہوتے ، فقہی اختلافات کے باوجود تو کیا ہمارے اسلام یا مسلمان ہونے میں کوئی فرق پڑتا ؟

اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے اور آپ غلط تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

اللہ کو معلوم ہے کون ٹھیک ہے کون غلط – کیا ہم کو آخرت اور اللہ پر ایمان اتنا کمزور ہے کہ ہم اپنے حق پر ہونے کا لیبل لگانا ضروی سمجھتے ہیں؟

وہ لیبل جو قرآن کے حکم کے خلاف ہے ، اللہ ہم کو معاف فرمایے –

یہ لیبل صرف دنیا داری کے خود ساختہ تقاضے ہیں جو فرقہ واریت کی بنیاد ہیں-

صحابہ اکرام میں بھی فقہی اختلاف ہوتا تھا مگر انہوں نے ایسے فرقہ وارانہ لیبل، غلط بدعت ایجاد نہ کیں- سورة النور,24:31 کی تفسیر پر حضرت عبدللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہے کہ عورت چہرہ کھلا رکھے یا کوور کرے ، بہت بنیادی اختلاف ہے مگر کیا انہوں نہے عباسی اور مسعودی فرقے بنا لیے؟ تاکہ معلوم ہو کون صحیح قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں؟

مشہور چار 4 سنی کہلانے والے مذهب اپنے آپ کو صرف سنی کہتے ہوں شافی، حنفی ، ملکی ، ہمبلی بھی کہتے ہیں مگر ایک دوسرے کو کفر یا گمراہی پر نہیں کہتے – اس مثال سے بہت سبق حاصل کیا جا سکتا ہے ، مگر پھر بہت دوکانیں بند ہو جائیں گی –

یہودیوں اور عیسایوں کے علماء آیات کو گھما پھرا کر اپنا مطلب نکلتے تھے:

” یہ اُن کا اپنے عہد کو توڑ ڈالنا تھا جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور پھینک دیا اور ان کے دل سخت کر دیے اب ان کا حال یہ ہے کہ الفاظ کا الٹ پھیر کر کے بات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں، جو تعلیم انہیں دی گئی تھی اُس کا بڑا حصہ بھول چکے ہیں، اور آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے ان میں سے بہت کم لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں” (قرآن5:13) (2:159,174)
انہوں نے تاویلیں گھڑھ کر سبت کا قانون توڑا تھا، ان کا انجام دردناک ہوا:

“پھر تمہیں اپنی قوم کے اُن لوگوں کا قصہ تو معلوم ہی ہے جنہوں نے سبت کا قانون توڑا تھا ہم نے انہیں کہہ دیا کہ بندر بن جاؤ اور اس حال میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے” (قرآن2:65)

جب تک علماء قرآن و سنت کے مطابق چلیں تو ان کی بات مانیں، جب وہ واضح طور پر قرآن و سنت کے خلاف بات کریں تو رد کریں- آپ فیصلہ کر لیں کہ اللہ کا حکم ماننا ہے یا کسی شیخ ، امام کا ؟

اپنے آپ کو صرف “مسلمان، مسلمون ، مسلمین ،مسلما ، جو نام اللہ نے رکھا” کہیں ، ہاتھ باندھ کر یا چھوڑ کرنماز پڑھیں، ‘امین’ بلند آواز سے یا اہستہ کہیں جو آپ سمجھتے ہیں قرآن و سنت سے ثابت ہے اس پر عمل کریں مگر یہ نقلی لیبل جن کی قرآن و سنت سے دلیل نہیں بلکہ قرآن و سنت کے خلاف ہیں ان کو پھینک ڈالو کوڑے دان میں … مسلمان صرف اللہ، اور رسولﷺ کے حکم پر چلتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّـهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّـهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّـهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّـهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠٣﴾ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَـٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾

سورة آل عمران
اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہئیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا (102) اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ (103) تم میں

سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں (104) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا، اور اختلاف کیا، انہیں لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے (3:105)

واللہ اعلم

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ –

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦ سورة الأعراف﴾

اے رب، ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اٹھا تو اِس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں" (7:126)

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ (سورة المائدة 5:3)
آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے- اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے (سورة المائدة 5:3)

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦ سورة الأعراف﴾

اے رب، ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اٹھا تو اِس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں" (7:126)
https://goo.gl/8ANxZ6

....

اہل حدیث

آڈیو- ہم کو کسی نہ کسی سے وابستگی تو ظاہر کرنی ہی کرنی ہے یا تو سب کے نظریات ایک جیسے ہوں --- جب نظریات مختلف ہیں کو مزار پرست ہے کوئی قبر پرست کوئی مقلد ہے کوئی رافضی ہے -کوئی شرک -- کیا کلمہ گو شرک کے بعد مسلمان نہیں ؟ شرک ہونے سے بھی تکفیر لازم نہیں -

....

مسلم

اللہ کی طرف سے ہماری آزمائش ہے کہ:

* ایک طرف فرقوں کی بھرمار،اور نفس کی طرف سے الگ شناخت اور پہچان ، وضاحت کے لیئے خاص نام رکھنے کی خواہش ...

* دوسری ... طرف اللہ کا حکم ... مخصوص نام کوعملی طور پر قبول کرنا جسے اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار ریپیٹ کیا، اور فرقہ واریت کی سختی سے ممانعت ..

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا*فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا*قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا*وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا(الشمس 10)

” قسم ہے نفس کی اور اسے درست کرنے کی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس نفس کو برائی سے بچنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی سمجھ عطا فرمائی۔ پھر اس پر اس کی بدی اور اس کی پرہیز گاری واضح کر دی۔ بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنا لیا۔ اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو آلودہ کیا(الشمس7-10) -

ہم نے فیصلہ کرنا ہے کہ:

١. کیا ہم نے کیا اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرنا ہے؟

یا کہ...

٢. اللہ کا فرمانبردار (عربی = مسلم) بن کر، عظیم رب العالمین پر توکل کر کہ اپنے نفس کی خواہش کو مسترد کرتے ہوے اللہ کی رضا اور حکم کے اگے سر تسلیم خم کرنا ہے؟

فرقہ واریت ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیادپراصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جایئں، جونام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار ریپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف .

....

مسلم

اپ کا بہت شکریہ قیمتی وقت دیا .. مزید غور اور راہنمائی کا طلبگار . میں خود بھی مزید تحقیق کروں گا . جزاک اللہ

16 مارچ 2018

....

مسلم

اس گروپ ڈسکشن سے پہلے میں فرقہ "جماعت المسلمین" سے ناواقف تھا- میرے خیالات ذاتی تحقیق و مطالعہ قرآن کی بنیاد پر ہیں- جو بھی قرآن پڑھے گا ان 42 آیات کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے جن میں اللہ ہمیں نام عطا فرما رہا ہے، حکم بھی دے رہا ہے- یہ آیات اس مکالمہ میں بار بار پیش کی ہیں- ان کی منسوخی کی کوئی سند قرآن یا حدیث میں اس ناچیز، کم علم طالب علم کو نہیں مل سکی، اگر کسی کو ملے تو علم میں اضافہ فرمائیں-

جب "جماعت المسلمین" کا بار بار ریفرنس دیا گیا تو تلاش کیا .. بنیادی معلومات پڑھ کر کہ یہ تکفیری رجحان رکھتا ہے، گمراہی، و فساد کا راستہ ہے-میرا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہو گا .. ان کے خیالات و نظریات سے متفق نہیں ماسواے کہ مسلمانوں کو قرآن کے دیے گئے نام سے معروف ہونا چاہیے-

اگر کوئی میری بات قرآن کی دلیل سے بھی نہیں مانتا تو یہ میرا مسئلہ نہیں، یہ ان کا اور اللہ کا معاملہ ہے- ہم سب قرآن و سنت پر ایمان اور عمل کی کوپشش میں مصروف ہیں- اللہ ہماری رہنمائی کرے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمایے- اختلافات کا فیصلہ اللہ کرے گا بروز قیامت.. ہم نہیں صرف اللہ منصف ہے-

اس گروہ فرقہ کا نام ملا -- سرچ پر جو ملا شئیر کر رہا ہوں انفارمیشن ہے -- اللہ ہماری حفاظت کرے گمراہی ہے

جماعت المسلمین نامی فرقے کے عقائد و نظریات
فرقہ مسعود یہ یعنی جماعت المسلمین نامی نام نہاد انتہا پسند ،ضالّ اور مفضّل فرقوں کی فہرست میں ایک جدید اضافہ ہے اسکے فرقے کا بانی ،امیر اور امام مسعود احمد **BSC** ہے جو اس فرقے کی تشکیل سے قبل غیر مقلّدین --- اہل حدیث کی مختلف جماعتوں کیساتھ وابستہ رہا ---- کفر و شرک کے دلدل میں بری طرح پَھنسا ہوا تھا یہ اعتراف خود مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر ۴ پر کیا ہے .
مولوی مسعود احمد اہل حدیث فرقے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد 1385 میں جماعت المسلمین کا قیام عمل میں لایا یہ فرقہ مسعود یہ جو کہ جماعت المسلمین کے نام سے کام کررہا ہے، اہل حدیث سے ملتا جلتا ہے اسکے عقائد غیر مقلّدانہ ہیں - ان کا عقیدہ ہے کہ جماعت المسلمین فرقہ صحیح ہے باقی تمام لوگ بے دین و گمراہ ہیں- مزید معلومات اس لنک پر: http://bit.ly/2H2wGXm

....

17 /3/ 2018

اہل حدیث3

یہ ہے آپ کا اصل اشکال کہ ہم قرآن کے دیئے ہوئے نام کو قبول نہیں کرتے۔
والدین کے رکھے ہوئے نام میں کوئی اضافہ یا وضاحت کا کوئی بھی یہ مطلب نہیں لیتا کہ اسکو والدین کا رکھا ہوا نام قبول نہیں۔
اللہ کا رکھا ہوا نام تو سب کو قبول ہے اور ایسا قبول ہے ہر فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے حتّٰی کہ قادیانیوں کو بھی یہ نام قبول ہے --- مسئلہ نام کی قبولیت یا عدم قبولیت کا تو یہاں ہے ہی نہیں۔
ایک ہی کلاس روم میں دو یا تین نام ایک جیسے ہو جائیں تو ان میں فرق ڈالنے کے لیے کچھ نہ کچھ لگانا پڑ جاتا ہے ساتھ-- اسکو نام کی تبدیلی کہتے ہیں نہ عدم قبولیت۔ اصلی نام کی قبولیت ہی پر تو سارے مسئلے پیدا ہوتے ہیں --- ہر منکر حدیث پرویزی اپنے آپ کو ڈنکے کی چوٹ مسلم کہتا ہے اور وہ تو سابقہ/لاحقہ لگائے بغیر اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے --- پرویزی تو ہم انکو کہتے ہیں وہ تو نہیں کہتے کہ ہم پرویزی ہیں، نہ وہ اپنے آپ کو اہل القران کہتے ہیں کچھ بھی نہیں سوائے مسلم کے۔
اب اگر مسلمانوں کو اس فتنے سے خبردار کریں تو کیا طریقہ کار ہو؟
اچھا پھر مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ ربّ العزّت نے مسلم نام رکھا لیکن اس نام سے کبھی بلایا ہی نہیں --- وجہ کیا ہے؟

مسلم

اب اگر مسلمانوں کو اس فتنے سے خبردار کریں تو کیا طریقہ کار ہو؟

دعوی تو قرآن ، حدیث ، سنت کا کرتے ہیں اور جو حل نکالا وہ قرآن و سنت ، حدیث کے برخلاف ؟ یہ کہاں کی عقلمندی ہے ؟

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام ١٥٩)
“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ (الأنعام ١٥٩)
وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ
’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘(آل عمران ١٠٣)
وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَـٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان٣٠)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان٣٠)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ..(سورة الحج22:78)

جو حل میرے ذہن میں آیا پیش کر دیا ... میرے نزدیک اللہ کا حکم ضروری ہے ..پرویزیوں کی پہچان کے لیے اللہ کے حکم کی خلاف درزی اور معاملہ جوں کاتوں .... اس کا حل نکالیں علماء قرآن و سنت کے اندر باہر نہیں ... اگر وہ واقعی سچے عالم ہیں؟

علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے:

وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰہُعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقَی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ، مَسَاجِدُ ھُمْ عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِنَ الْھُدٰی عُلَمَآءُ ھُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی انہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے۔" (بیہقی) (مشکوۃ شریف ۔ جلد اول ۔ علم کا بیان ۔ حدیث 263)

تشریح : یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کو سوں دور ہوں گے۔ قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطۂ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں " رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اوامر و نواہی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب اخلاص کی دولت سے محروم ہوں گے۔
مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، ذکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔
اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور دنی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فرائض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جابروں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے۔

اب آپ کے سوال کا دوسرا حصہ :
"اچھا پھر مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ ربّ العزّت نے مسلم نام رکھا لیکن اس نام سے کبھی بلایا ہی نہیں --- وجہ کیا ہے؟"

اس کا جواب اللہ کا کلام ، قرآن پڑھیں ضرور مل جائے گا-

میری ناچیز رائے میں یہ سوال غیر اہم، غیر ضروری ہے-

اس سے قبل یہ ٤٤ آیات پڑھ لیں-

قبر میں سوالات --- میں سے ایک سوال ہو گا کی دین کیا ہے ؟

جواب : میرا دین اسلام ہے

(ابوداوود 4753, مسلم 287(1

سورہ الحج 22:78 --- اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ----

اگر کوئی برانڈ نیم کی نقل کر لے تو اصل اپنا نام تبدیل نہیں کرتی بلکہ جعلی برانڈ کو اپنے ساتھ کچھ اضافہ کرنا پڑتا ہے -- اللہ کو معلوم ہے -- کون اصل اور کون نقل -- ہم اللہ سے زیادہ سمارٹ نہ بنیں تو بہتر ہے .

تمام نقلی مسلمان جو بنتے ہیں سب جانتے ہیں -- پرویزی ہے یا قادیانی وغیرہ -- ہم نے بدعت اختیار کی (مسلم کے ساتھ یا صرف فرقوں کے نام رکھ کر) مگر وہ تو سب بھی اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں -- کیا حاصل ہوا محترم؟

اللہ کے حکم پر عمل کریں وہ پرویزیوں اور دوسروں کا بندوبست کر دے گا-

جناب محترم -- اللہ نے کیا فرمایا --- هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا ﴿۷۸﴾

اسی اللہ.نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم.ہے-

سورة البقرة 132

وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان .

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ ہی حکم فرمایا:

3 : سورة آل عمران 102

يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿آل عمران:۱۰۲﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان.

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اھل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی.

3 : سورة آل عمران 64

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ،نہ اللہ تعالٰی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ،پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا نہ کہ سنی یا شیعہ یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن کا حکم ہوا.
6 : سورة الأنعام 163
لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۶۳﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں.

39 : سورة الزمر 12

وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔

مسلم لفظ کی معنی ہے: "فرمانبردار" جب ہم نام تبدیل کرتے ہیں تو ظاہر کرتے ہیں کہ فرمانبردار نہیں ؟

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی بھی فرقہ میں نہ ہی کسی فرقہ واریت والے نام والے کسی بھی مسلک میں.

2 : سورة البقرة 208

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِى السِّلۡمِ كَآفَّةً ۖ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۰۸﴾

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجائواور شیطان کی پیروی نہ کروکیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے.

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿2-۱۳۱﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العا لمین کا "مسلم" ہو گیا"

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿2-۱۲۸﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مُطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے واحد مرد ہے تو مسلم 2 مسلم مرد ہیں تو مسلمان، 3 یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو ملسمون یا مسلمین

اس کا اردو، ترجمہ ہم نے مسلمان کر دیا ہے.

اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں ہمارے لیئے جو نام پسند فرمائے ہیں وہ یہ ہیں:

وہ ہے یٰایھا الذین اٰمنوا یعنی اے ایمان والو. واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے مؤمنون یا مؤمنین.

پھر ہماری صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں.

ربانی، ربٰنیون یا ربٰنیین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون اور بھی صفاتی نام تو ہیں.

لیکن سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی. اہل حدیث ، سلفی ، وہابی یا جن ناموں سے ہم موسوم ہو کر ایک دوسرے سے لڑتے ہیں وہ تو قبر میں بھی نہیں --

قبر - سوالات اور مسلمان کے جوابات

"... پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اپنے پاس بیٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں:

تمہارا رب کون ہے؟ ------ تو جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے،

پھر کہتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے،

پھر اس سے پوچھتے ہیں: یہ شخص جو تمہارے مابین مبعوث کیا گیا کون ہے؟ ----- کہتا ہے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،

پھر کہتے ہیں: تمہارا علم کیا ہے؟

کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی،

پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت میں فرش بچھا دو، اور جنت کا دروازہ کھول دو،...."

[ابو داؤد (4753) مسند احمد (18063) اور یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع (1676) میں صحیح قرار دیا ہے ۔ صحیح مسلم 2871, ابن ماجہ 4269]

نوٹ فرمائیں ... قبر میں مسلمان سے, اللہ ، اسلام ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور کتاب اللہ (قرآن) کے بارے میں سوالات ہوں گے- اب ہم جو بھی تاویلات، ایجادات کرلیں....قرآن و حدیث غیر مبہم ہیں .. [واللہ اعلم]

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ
(سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ –

http://salaamone.com/salaam-islam-muslim/

....

مسلم

سبحان اللہ ۔۔ قرآن و سنت پر دل سے ایمان اور عمل ہی سیدھا راستہ ہے ۔ ...

"رسول اُس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اِس رسول کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اوراس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ: "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے" (285) اللہ کسی متنفس پر اُس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے، اس کا وبال اسی پر ہے (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر (2:286)

اہل حدیث کو متفقہ حدیث قبر میں میں سوالات پر قرآن کے زکر اور حدیث کے نام نہ شامل ہونے پر تعجب ہوا ---

----

اہل حدیث3

"کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی"
کیا خیال قبر میں حدیث وسنت کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہونا صرف اللہ کی کتاب پڑھنے کی بات ہونی ہے ۔

مسلم

حدیث مبارک بلکل واضح ہے ہم اس میں ایک لفظ نہ کم نہ زیادہ کر سکتے -- حدیث کافی طویل ہے مگر یہ صرف مسلمان سے سوال جواب والا حصہ ہے-- جب قرآن کہتا ہے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تو ظاہر ہے -- سنت رسول شامل ہے **by implications..** واللہ اعلم

....

اہل حدیث3

اوہو ---
اللہ کو تو معلوم ہے اصل کون ہے اور نقل کون ہے ---- اللہ کو تو یہ بھی معلوم ہے کہ مسلم کون ہے اور کافر کون ہے پھر تو مسلم کہنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی---- اللہ کو جو معلوم ہے بس-
بات یہ نہیں کہ ہم اللہ کو کوئی خبر دے رہے ہیں ہم نے لوگوں کو بتانا ہے اصلی اور نقلی کا فرق --- برانڈ دو نمبر لوگوں کے استعمال میں آگیا اب اسکے اصلی ہونے کی پہچان بتانا ، (کوئی نہ کوئی ہالو گرام وغیرہ) برانڈ کی تبدیلی نہیں ہوا کرتی-

مسلم نام کو کوئی تبدیل نہیں کر رہا ---- اسکی وضاحت کر رہا ہے-

آپ نام کی وضاحت کو تبدیلی بنا رہے ہیں جو آپ کی *اصل غلطی* ہے-

کوئی شخص اپنے نام کی وضاحت کرے تو اسکو نام کی تبدیلی نہیں کہا جاسکتا اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کو والدین کا رکھا ہوا نام ہی پسند نہیں-

کئی شخصی ناموں کی مثالیں میں نے عرض کی تھیں کہ انکے اصلی ناموں سے شاید ہی کوئی واقف ہو جیسے ابو ہریرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم وغیرہ ، ابن تیمیہ، ابو حنیفہ، ابن ماجہ، امام بخاری، شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ --- کیا ان سب ہستیوں نے اپنے نام تبدیل کیے ہوئے تھے --- کیا انکے اصلی نام ان تعارفی ناموں کیوجہ سے اپنی حقیقت کھو چکے تھے--- کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں کو اپنے والدین کے رکھے ہوئے نام قبول نہیں تھے-

تو یہی بات یہاں ہے---- اللہ کا رکھا ہوا نام اپنی جگہ برقرار ہے اس کو کسی نے نہیں چھیڑا --- صرف یہ بتانے کے لیے کہ اس نام کا حقیقی مستحق کون ہے ---- دوسرے نام

جنکی حیثیت محض اسی اصلی نام کی وضاحت اور تعارف کی ہے--- کسی معقول نام / ناموں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

دیکھیں اللہ ربّ العزّت کا ذاتی نام ایک ہے اور تعارفی اور صفاتی نام کتنے ہیں۔

اسی طرح جناب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذاتی نام صرف دو ہیں مگر صفاتی نام کتنے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے بھی کبھی ان ذاتی ناموں سے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کہیں خطاب نہیں فرمایا۔

یہی معاملہ مسلم نام کے ساتھ ہے---- نام رکھا خود اللہ ربّ العزّت نے مگر اس نام سے خطاب نہیں کیا جہاں بھی ہے یا ایّھا الذین اٰمنوا ہے ۔

نتیجہ:-

اصلی نام کے ساتھ وضاحت کیلئے کسی صفاتی یا تعارفی نام کا اضافہ اصلی نام کی تبدیلی نہیں کہلاتا بلکہ اگر وہی صفاتی نام بھی اگر معروف ہو جائے تب بھی اصلی نام کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اہل حدیث -3

ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

اب بات اتنی رہ جاتی ہے کہ کسی نے اپنا تعارف کیسا کروا رکھا ہے اپنے تعارفی نام کے ساتھ--- پس حق و باطل کا فیصلہ اسی تعارف یا وضاحت کیساتھ وابستہ ہے خواہ وہ تعارفی نام کیساتھ ہو یا کسی وضاحتی بیان کے ساتھ

مسلم کا کوئی اچھا سا تعارف --- ھو سمّٰکم المسلمین کے منافی نہیں بلکہ ضرورت ہے خصوصاً اس دور میں جبکہ فرقہ واریت عام ہو

مسلم

جب قرآن سے اختلاف یا تاویل کر رہے ہیں تو ہر شخص اپنی اپنی لاجک دیتا ہے یہ فرقہ بازی کی بنیاد ہے اگر آپ کی قرآن کی تشریح یا تفسیر کسی قران کی آیت یا حدیث سے

سپورٹڈ ہو تو قابل غور و قبول ہے مگر اس طرح کی عام باتوں سے الله کے کلام کو رد نہیں کیا جا سکتا ۔

انسانوں کے توصیفی ناموں اور الله کے عطا کردہ نام سے کھلواڑ نہیں ہو سکتا ۔۔

جو تصیفی نام مسلمان کے لئیے الله نے قرآن میں استعمال لئیے ان پر کون اعتراض کی جرات کر سکتا ہے؟

مسلمانوں کے صفاتی نام قرآن سے :

ربانی، ربٰنیون یا ربٰنیین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون وغیرہ، مزید :

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّـهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الأحزاب(33:3

الله نے مسلمانوں کے تین بڑے گروہوں کا ذکر قرآن میں فرمایا ہے:
ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّـهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

"ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ"، "مُّقْتَصِدٌ" یا " سَابِقٌ" ناموں کے فرقوں کا اسلامی تاریخ میں ذکر نہیں- "ظالم" گروہ تو تقریبا دور میں رہے ہیں- ایمان کم ، زیادہ ہوتا رہتا ہے ، اس کی اصلیت اور درجات، کا علم الله کو ہے-
الله اور رسول الله ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے درجات کا ذکر بھی ہے:

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُو۟لَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿4:69﴾
ترجمہ: اور جو لوگ الله اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر الله نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (سورة النساء،آیت 69)

قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

ارشاد باری تعالی ہے :

1.لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ(سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں."(سورة الأنعام 6:163)

2. وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔" (الزمر 12)

3. وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72 یونس ﴾

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں(10:72)

4. یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿ سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان".﴿ سورة آل عمران 102﴾

5.إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٢٧:٩٢ النمل﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اِس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اِسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں (91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)

سلام ، اسلام ، مسلم ، مسلمان

ان ناموں میں کیا مشترک ہے؟ "السلام " اللہ کا صفاتی نام ہے ... سلام ، اسلام ، مسلم ، مسلمان، کی آپس میں ایک نسبت، تعلق ہ، غور کریں ... اس میں ملاوٹ نہیں ہو سکتی-

سلام ، مسلم ، اسلام بنیادی طور پرعربی زبان کے بنیادی، روٹ(س،ل،م) سے ہیں جو قرآن میں 16 مختلف حاصل شدہ شکل میں 140 مرتبہ استعمال ہوا ہے- قرآن میں"اسلام" آٹھ مرتبہ استعمال ہوا-

"مسلمان" مختلف طریقه سے 51 مرتبہ آیا :[مُسْلِم 39= مُسْلِمِينَ 22 إِسْلَٰم 8، مُسْلِمَٰت2، 1مُّسْلِمَة، مُسْتَسْلِمُون1].[تفصیل لنک-- نام کی اہمیت ...]

اللہ کے دیے گیے ڈھیروں صفاتی نام بھی پسند نہیں،

اپنی خواہش نفس کو رد نہیں کر سکتے....

خود ساختہ نام رکھنا ہے، یہ بدعت ضلالہ نہیں تو کیا ہے؟ بلکہ زیادہ ؟

ایسا مذہب ایسا فرقہ جن کا نام نہ قرآن میں نہ حدیث میں ...

مگر جو نام ہم نے خود ایجاد کر لئیے گھڑ لئیے ان پر اعتراض غلط نہیں .. سب یہ حنفی، مالکی، شافعی ہمبلی، وہابی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، سلافی کیا قرآن میں اللہ نے استعمال کئیے یا حدیث میں ؟

فروعی باتوں میں کہ رفع یدین کرنا ہے کہ نہیں ، آمین لند آواز سے یا آہستہ؟ ہم فورا حدیثوں کے ریفرنس مانگتے ہیں، پھر بحث ، بدعات، فتوے، فرقے مگر اللہ کی ٤١ آیات کے خلاف جاتے ہوے معمولی تاویلیں مثالیں پیش کرتے ہیں- اللہ کا حکم ہے حکم ، امر ، اس کو رد نہیں کیا جاسکتا کسی صورت -

نام کی "وضاحت" کا آج تک کوئی فائدہ ہوا؟

ہاں فرقہ واریت کو فروغ ملا، لیبل لگا کر

مسلمان کے لئیے اللہ کا حکم .. کہ ..

وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ

" ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی "

کافی ہے ..

....

مسلم

محترم حضرات .. مقصد کسی مسلمان گروہ یا افراد کی تضحیک یا دل آزاری نہیں .. تمام مسلمان کمیونیٹیز کا احترام ہے ، اس گروپ میں علما اور پڑھے لکھے ممبرز ہیں جن سے انٹلکچئول ڈائیلاگ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح علم میں اضافہ ہوتا اور ایمان میں مزید پختگی پیدا ہوتی ہے .. غلط فہمیوں کا ازالہ ممکن ہے -

----

مسلم

جب مسلم نام والی آیات کو فرقہ بازی سے ممنوع والی آیات سے ملا کر آوٗر موجودہ فرقوں کے نام اور تعداد کو دیکھیں تو اللہ کی حکمت کھل کر سامنے آجاتی ہے .. مگر اپنے اجداد اور نظریات کو ترک کرنا بہت مشکل ہے ..

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَـٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا﴿٤٣﴾

" کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہِ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟ (25:43)

....

اہل حدیث 4

کیا فرقے اس لیے وجود میں آتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالٰی کا عطا کردہ نام *مسلم* نہیں رکھا ؟

کیا اگر دین السلام میں جتنے بھی ماننے والے ہیں وہ اگر صرف *مسلم* کہلائیں تو فرقے پیدا نہیں ہوں گے؟

جو شخص *قرآن اور سنت* , *صراط مستقیم* , *سبیل مؤمنین* سے ہٹے گا فرقہ بن جائے گا۔

اللہ تعالٰی کا چنا ہوا نام رکھنے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا, جب تک تین بہترین زمانے میں موجود لوگوں جیسا عقیدہ اور عمل نہ رکھتا ہو۔

مسلم نام کے ساتھ صحیح عقیدہ اور صحیح عمل کا ہونا انتہائ ضروری ہے۔
واللہ عالم

مسلم

آپ سےکچھ متفق .. فرقہ واریت کی بہت وجوہات ہیں، تفصیل اس لنک پر :

http://salaamone.com/why-sectarianism/

ان میں ایک اللہ کے دئیے نام کو چھوڑنا .. تبدیل کرنا.. یا کم اہمیت دینا ہے جو ہمارے مائنڈ سیٹ کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم قرآن پر عمل درآمد میں کتنے سیریس ہیں؟

ہم زبان سے قرآن کو اللہ کی کتاب مانتے ہیں .. دل سے بھی مگر شائید کہیں کچھ گڑبڑ ہے ..

کچھ معاملات میں اپنی عقل اور لاجک کو قرآن پر ترجیح ...اوہ .. سخت لفظ ہے .. بحر حال شائید اپنے نفس پر چل پڑتے ہیں ..

ہمیں قرآن، اللہ پر مکمل بھروسہ کرنا ہے اللہ کے دئیے ہوئے نام پر ڈٹ جانا ہے .. اللہ ہماری اور دین اسلام کی حفاظت کرے گا اور جو وسوسے اور خیالات زہن میں اٹھتے ہیں ان کا ازالہ کرے گا .. یہ پہلا قدم ہو گا .. ہماری کوشش اللہ کے حکم کے مطابق ..

....

مسلم ، سلام ، اسلام :

بنیادی طور پر روٹ س -ل -م سے ہیں جو قرآن میں 16 مختلف حاصل شدہ شکل میں 140 مرتبہ استعمال ہوا ہے – مسلم مختلف انداز میں 43 مرتبہ ہے – تفصیل لنک پر ..

http://salaamone.com/salaam-islam-muslim/

“سلام” اسماء الحسنی یعنی اللہ تعالٰی کے صفاتی ناموں میں سے بھی ہے کیونکہ اللہ تعالٰی کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ سلام کا مترادفسلامتہ ہے اور بعض نے سلامتہ کی جمع سلامبتائی ہے۔ سلام تسلیم کا اسم ہے اور شریعت کی اصطلاح میں اس سے مراد دو یا دو سے زیادہ مسلمانوں کی آپس میں ملاقات کے وقت کی دعا یعنی السلام علیکم کہنا ہے۔ جواب کے لیےوعلیکم السلام کے الفاظ ہیں۔ سلام کرنے والا اور جواب دینے والا دونوں و رحمتہ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ کے کلمات کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

جیسا کہ عربی” سلام”،اسی طرح عبرانی “شالوم” دو اداروں (خاص طور پر انسان اور خدا کے درمیان یا دو ممالک) کے درمیان امن کا اشارہ کرسکتا ہے، یا انفرادی یا افراد کے ایک گروہ کی بہبود، فلاح و بہبود یا حفاظت کے لئے. عبرانی جڑوں کی ایک مکمل ایٹمیولوجی تجزیہ ظاہر کرتی ہے کہ ‘لوم’ شالوم کے لئے بنیادی جڑ لفظ تھا.

یہودیوں میں، شالوم (امن) تورہ کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے: “اس کے راستے خوشگوار طریقے ہیں اور اس کے تمام راستے شالوم ہیں.” [امثال 3:17] “تالمود میں بیان ہے،” پوری تورات شالوم کے طریقوں کے لئے ہے “. [تلمود، گٹن b59] ممیوناڈس اپنے مشنہ تورات میں تبصرہ کرتے ہیں:” امن عظیم ہے، کیونکہ پوری دنیا میں امن کو فروغ دینے کے لئے پوری تورات کو دیا گیا تھا، جیسا کہ یہ کہا گیا ہے ” اس کے راستے خوشگوار طریقے ہیں اور اس کے تمام راستے امن ہیں. “[ربی موسی بن میمون، منشنہ تورات ہ، چنوکہ کے قوانین 4:14]

اللہ سبحان تعالی نے دین اسلام اور مسلمان نام پسند فرمایا
” اے ایمان والو ! فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی ۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعال کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعال پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے ۔ یہ بہت بہتر ہے اورباعتبار انجام کے بہت اچھا ہے ۔”(قرآن)

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام پر قائم لوگوں کا نام “مسلم” رکھا ہے واحد مرد ہے تو “مسلم” ، دو مسلم مرد ہیں تو “مسلمان”، تین یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو “ملسمون” یا “مسلمین”، اس کا مقبول اردو، ترجمہ “مسلمان” Muslim ہے.قرآن میں 43 مختلف شکل میں استعمال ہوا ہے ، یہ روٹ س-ل-م سے ماخوز ہے –
اورمسلمان کے علاوہ دوسرے نام بھی اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں ہمارے لیئے پسند فرمائے ہیں [..... لنک .....]

اسلام میں مختلف فرقے بننے کے اسباب

اہل کتاب (یہود و نصارٰی) کے اختلاف کے اسباب و وجود پر قرآن مجید کی بے شمار آیتیں شاہد ہیں جن اسبات سے اہل کتاب میں اختلاف پھوٹے وہ اسبات امت مسلمہ میں بھی مدت دراز سے وجود پذیر ہو چکے ہیں۔ اور اختلافات باہمی کا جو نتیجہ یہود و نصارٰی کے حق میں نکلا تھا، مسلمان بھی صدیوں سے اس کا خمیازہ اٹھا رہے ہیں۔ کتاب الٰہی کو پس پشت ڈالنے اور انبیاء کی سنت و طریقے کو فراموش کر دینے اور اس کی جگہ کم علم اور دنیا ساز علماء اور گمراہ مشائخ کی پیروی اختیار کرنے کا جو وطیرہ اہل کتاب نے اختیار کر رکھا تھا مسلمان بھی عرصہ دراز سے اسی شاہراہ پر گامزن ہیں وضع مسائل اور اختراع بدعات سے دین کو تبدیل کرنے کا جو فتنہ یہود و نصارٰی نے برپا کیا تھا بد قسمتی سے مسلمان بھی اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے دین حنیف کا حُلیہ بگاڑ چکے ہیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت میں اختلاف بے حد ناگوار تھا۔ صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ امتوں کی مثال دے کر اپنی امت کو باہمی اختلافات سے ڈرایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو کسی آیت کی نسبت آپس میں اختلاف کر رہے تھے پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار ظاہر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہی ہے کہ تم سے پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرنے ہی کے سبب ہلاک ہو گئے۔ (مشکوٰہ باب الاعتصام، صفحہ ۲۰)

قرآن میں اللہ تعالٰی نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے اور مختلف فرقوں میں بٹ جانے سے منع فرمایا ارشاد باری تعالٰی ہے۔

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کی انہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔
(ال عمران۔ ۱۰۵)

یہ آیت دین میں باہمی اختلاف اور گروہ بندی کی ممانعت میں بالکل واضع اور صریح ہے اللہ تعالٰی نے گذشتہ امتوں کا ذکر کرتے ہوئے امت مسلمہ کو ان کی روش پر چلنے سے منع فرمایا، اس آیت کے ذیل میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ قول ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مومنوں کو آپس میں متحد رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کو اختلاف و فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے اور ان کو خبر دی گئی ہے کہ پہلی امتیں صف آپس کے جھگڑوں اور مذہبی عداوتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں بعض نے کہا کہ ان سے اس امت کے بدعتی لوگ مراد ہیں اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ حروری خارجی ہیں
(تفسیر خازن، علامہ علاء الدین ابوالحسن بن ابراہیم بغدادی۔ جلد۱ صفحہ ۲٦۸)

صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالٰی نے زمین کو میرے سامنے اس طرح سمیٹ دیا کہ مشرق و مغرب تک بیک وقت دیکھ رہا تھا اور میری امت کی حدود مملکت وہاں تک پہنچیں گی جہاں تک مجھے زمین کو سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے عطاء فرمائے گئے ہیں ایک سرخ اور دوسرا سفید آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالٰی سے اپنی امت کے بارے میں عرض کیا تھا کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں صفحہ ہستی سے نہ مٹایا جائے اور یہ کہ میری امت پر مسلمانوں کے علاوہ کوئی خارجی دشمن مسلط نہ کیا جائے جو مسلمان کے بلاد و اسبات کو مباح سمجھے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے جوابا ارشاد فرمایا کہ! اے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کسی بات کا فیصلہ کر دیتا ہوں تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ میں نے آپ کی اُمت کے بارے میں آپ کو وعدہ دے دیا ہے کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں تباہ نہیں کیا جائے گا اور دوسرا یہ کہ ان کے اپنے افراد کے علاوہ کسی دوسرے کو ان پر مسلط نہیں کیا جائے گا جو ان کے مملوکہ مال و اسبات کو مباح سمجھ لے اگرچہ کفر کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو کر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے جمع کیوں نہ ہو جائیں ہاں! مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرتے رہیں گے۔-

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں لکھا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں!
میں اپنی امت کے بارے میں ان گمراہ کن پیشواؤں سے ڈرتا ہوں اور جب میری امت میں آپس میں تلواریں چل پڑیں گی تو قیامت تک نہ رُک سکیں گی اور اس وقت تک قیامت نہ ہو گی جب تک میری امت کی ایک جماعت مشرکوں سے نہ مل جائے اور یہ کہ میری امت کے بہت سے لوگ بُت پرستی نہ کر لیں۔ اور میری اُمت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو سب کے سب نبوت کا دعوٰی کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا اور میری امت میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور فتح یاب ہوگا جن کی مدد چھوڑنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالٰی کا حکم آجائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو فتنہ بنی اسرائیل پر آیا وہی قدم با قدم میری امت پر آنے والا ہے کہ اگر ان میں سے ایک شخص ایسا ہو گا جس نے اعلانیہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہو گا، تو میری اُمت میں بھی ایسا شخص ہو گا یہ حرکت کرے گا بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑنے کے بعد بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں متفرق ہو جائے گی ان میں بہتر (۷۲) دوزخی ہوں گے اور ایک فرقہ باجی یعنی جنتی ہو گا، صحابہ رضوان علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ! ناجی فرقہ کون سا ہوگا؟۔
فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلتا ہوگا۔
(ترمذی)

وضاحت:

اس حدیث میں مذموم فرقوں سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے فرقے مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جن کا اختلاف اہل حق سے اصول دین و عقائد اسلام میں ہے، مثلا مسائل توحید، تقدیر، نبوت، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و موالات وغیرہ میں، کیونکہ انہی مسائل میں اختلاف رکھنے والوں نے باہم اکفار و تکفیر کی ہے، فروعی مسائل میں اختلاف رکھنے والے باہم اکفار و تکفیر نہیں کرتے، (۷۳) واں فرقہ جو ناجی ہے یہ وہ فرقہ ہے جو سنت پر گامزن ہے، بدعت سے مجتنب اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلتا ہے، حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔
اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی -بد قسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں ہرگر وہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے-
۔حالانکہ اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعات دین مختلف الرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ،اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں ،حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں ،نماز پڑھتے ہیں ،روزہ رکھتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں ،معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں —دوسرے الفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات

میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا ۔دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں ۔بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں ۔

72 فرقوں کی تصریح

72 فرقوں کی تصریح علامہ ابن جوزی نے اس طرح بیان کی ہے کہ ابتداء میں جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اور سواد اعظم سے علیحدہ ہو کر خوارج اور دیگر فرقے بنے تھے ،پھر انکے ردّ عمل میں مزید چار فرقے اور پیدا ہو گئے یعنی قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجیہ۔ اس طرح ان گمراہ فرقوں کی کل تعداد چھ ہوگئی۔ علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ ان چھ فرقوں میں آپس میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ اور تفریق ہوتی رہی یہاں تک ان میں سے ہر فرقہ بارہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس طرح مجموعی طور پر ان گمراہ فرقوں کی تعداد حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق 72 ہوگئی۔ ان 72 فرقوں کے الگ الگ نام کی صراحت اور ان کے عقائد کی تفصیل یہاں بخوف طوالت بیان نہیں کی جا سکتی۔ ان کی تفصیلات"تحفہ اثنا عشریّہ "از حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی میں دیکھی جا سکتی ہیں ۔

احادیث قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں تمام مومنین کو آپس میں بھائی بھائی کہا گیا ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی انہیں جنتیں دینے کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اور جن لوگوں نے کفر کیا اور (دنیوی) فائدے اٹھا رہے ہیں اور (اس طرح) کھا رہے ہیں جیسے چوپائے (جانور) کھاتے ہیں سو دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے (محمد۔ ۱۲)

یہ اور اس طرح کی بیشمار آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں مومنین صالحین کی مغفرت اور فوز و فلاح کا وعدہ کیا گیا ہے اور کفار مشرکین کے لئے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے ایمان سے خارج نہیں ہوتا دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطا کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالٰی نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں بہرحال یہ طے شدہ بات ہے کہ فرعی اختلاف میں قلت فہم کی بناء پر دو فریقوں میں سے ایک یقینی طور پر غلطی پر ہو گا اور دوسرے فریق کا نظریہ درست اور شریعت کے مزاج و احکام کے مطابق لہذا ایسی صورت میں جو فریق دانستہ طور پر

غلطی پر ہے تو اس کا دینی اور اخلاقی فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنی انانیت اور کبر و غرور کو پس پشت ڈال کر اس غلطی سے تائب ہو جائے اور اپنی کم فہمی اور جہالت کے لئے اللہ تعالٰیٰ سے مغفرت طلب کرے بلاشبہ وہ غفور رحیم ہے اور اگر اس فریق سے غلطی کا ارتکاب نادانستہ طور پر ہو رہا ہے تو اس کا شمار (سیئات) میں ہو گا ایسی صورت میں فریق مخالف یعنی فریق حق کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو نرمی محبت اور دلسوزی سے سمجھائیں اور صحیح راہ عمل واضح کریں۔ اس کے باوجود بھی اگر دوسرا فریق سمجھ کر نہیں دیتا تو اس کے لئے ہدایت کی دُعا کریں۔ آپ اپنی
ذمداریوں سے سبکدوش ہو گئے مسلمانوں کی (سیئات) یعنی کوتاہیوں کے بارے میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کئے اور ان سب چیزوں پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئیں وہ چیزیں ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہیں اللہ تعالٰی ان کو تاہیوں کو درگذر فرمائے گا اور ان کی حالت درست کرے گا۔ (محمد۔ ۲)

لہذا معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے ایمان و عمل صالح کے مطالبہ کو پورا کرنے کے بعد ان کے تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو معاف کرنے کا اعلان عام کر رہا ہے تو دوسروں کو یہ حق کب پہنچتا ہے کہ وہ اپنے صاحب ایمان بھائیوں کو محض فروعی اختلافات کی بناء پر جہنم رسید کر دیں اور ان کا شمار ان بہتر (۷۲) ناری فرقوں میں کرتے رہے جو خارج ایمان ہونے کی بناء پر زبان وحی و رسالت سے دوزخی قرار پائے؟ کیا ان کی یہ روش اللہ کے کلام کو جھٹلانے کے مترادف نہیں ہے؟

علماء کا منفی کردار :

وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُه، مَسَاجِدُ هُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَآءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی

انہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے-" (بیہقی)

تشریح :
یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کو سوں دور ہوں گے۔
قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطۂ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں " رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اوامر و نواہی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب اخلاص کی دولت سے محروم ہوں گے۔
مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، ذکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔
اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور دنی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فرائض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جابروں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے-

………………

اہل حدیث 4

فرق اور تفرقہ
"میں نے افراق پر کتابیں لکھ کر اسلام کی خدمت کی ہے۔ تفرقہ نہیں پھیلایا, فرق بتایا ہے۔ لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے اسلام کی طرف پلٹنے اور اسلام کو صرف قرآن اور سنت کے مطابق دیکھنے کی ترغیب دی ہے" *علامہ xxxxxx ؔ*
(قومیxxxxxx لاہور فروری 1987 صفہ 30)

……………………

مسلم

ماشا اللہ جزاک اللہ ۔۔ اللہ آپ کو اس نیکی کا اجر دے ۔۔ اس کی کاپی پوسٹ کردیں تو ہم بھی مستفید ہو سکیں ۔ شکریہ

…………………………

اہل حدیث 1

ہر کوئی مسلم ہونے کا دعویدار ہوتا ہے دعوی سے رتی برابر فرق نہیں پڑتا فرق عمل سے پڑتا ہے - ۔اللہ ہم سب کو عقل سلیم عطا کرے - ۔اور کاش ایسا ہو کہ ہو مسلم ایک ہی نظریات کا حامل ہو
دنیا میں کونسا گروہ ہے امت محمدیہ میں جو خود کو مسلم کلیم نہیں کرتا آپ احباب شاید اس فکری انحراف کو ہلکا جان رہے ہیں لیکن آپکو یہ معلوم نہیں تکفیر کی ابتداء ہے یہ نکتہ نظر۔ - کہ صرف مسلم نام رکھنے والا مسلم ہے

باقی اتنی تفصیلی بحث سے بھی اگر ہم بات سمجھانے سے قاصر ہیں تو آپ سے عرض پہلے بھی کی تھی کہ خود کو صرف مسلم کہ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں

ایک طرف کافر کو کافر نا ماننے کا تصور پھیلا ہوا ایک طرف صرف مسلم کلیم کرنے والے کو صحیح مسلم سمجھنا کا تصور پروان چڑھ رہا - - اللہ ہی اصلاح کرنے والا ہے
زبان سے کہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل

؟۔ دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

....

مسلم : ~~خود کو~~ ہم سب اپنے آپ کو صرف 'مسلم' کہیں .. کسی وضاحت ضرورت نہیں کیونکہ ..." نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" **...**فرق عمل سے پڑتا ہے-

بیانیہ

ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیادپراصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جائیں، جونام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار ریپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ...

کوئی تکفیر نہیں ... مقصد قرآن کی 41 آیات کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے ... غور و فکر سے ان پر عمل درآمد سے ہماری فلاح ہے ....

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سوره مائده ٣)

"آج میں نے تمھارے لئے دین کو کامل کر دیا ھے اور اپنی نعمتون کو تمام کر دیا ھے اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ھے" (سوره مائده ٣)

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَـٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

الله نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ..(سورة الحج22:78)

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام ١٥٩)
“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے- (الأنعام ١٥٩)
وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ
’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘(آل عمران ١٠٣)
وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَـٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان٣٠)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان٣٠)

....

مسلم

مسلمان کی تکفیر اور علماء کا اجماع :

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ (12:106 : سوره یوسف)
یہ آیات کفار مکہ کے متعلق اتری جو اللہ پر ایمان بھی رکھتے تھے اور شریکوں کو بھی عبادت میں شامل کرتے تھے- اس کو موجودہ مسلمان فرقوں پر لاگو کرنا اجماع علماء اسلام نہیں ، تکفریری خوارج ایسا کرتے ہینکے مخالفین کی تکفیر ... جن کی پاکستان کے تمام مسلمان مکاتب فکر کے ١٨٠٠ سے زائد علماء جن میں اہل حدیث علماء بھی شامل ہیں ، سختی سے تردید اور مذمت کی ہے- یہ جمہورعلماء کا نظریہ نہیں.اگرکچھ مکتب فکر یا ان کے علماء یا پیروکار ایسے نظریات رکھتے ہوں تو ہم جانتے ہیں کہ اہل سنت میں "تکیہ" نہیں ، وہ جھوٹ ، منافقت کے قائل نہیں-سوشل میڈیا میں ایک دوسرے پر بحث میں فتوے بازی، بہتان بازی دلیل یا حجت نہیں، ہراہل سنت کا فرقہ دوسرے کے خلاف بھرپور دلائل لیے پھرتا ہے- جو امت میں تفرقہ بڑھا سکتا ہے کم نہیں کر سکتا- میری کوشش اور درخواست ہے کہ اس سے پرہیز کیا جایے-
سوره یوسف میں صرف پانچ آیات قبل یہ آیات موجود ہے :
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ(12:101 : سوره یوسف)
"میرا خاتمہ اسلام پر (مُسْلِمًا) کر اور انجامِ کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا۔“ (12:101 : سوره یوسف).
(اسلام = اللہ کی بندگی و غلامی)

....

مسلمان کی تکفیر ..کفر

حدثنا عثمان بن ابي شيبة ، حدثنا جرير ، عن فضيل بن غزوان ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " ايما رجل مسلم اكفر رجلا مسلما ، فإن كان كافرا وإلا كان هو الكافر " .

´عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ` رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قائل) خود کافر ہو جائے گا“۔ [سنن ابی داوود حدیث نمبر: 4687]

تخریج دارالدعوہ: « تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف: ۸۲۵۴)، وقد أخرجہ: صحیح البخاری/الأدب ۷۳ (۶۱۰۴)، صحیح مسلم/الإیمان ۲۶ (۱۱۱)، سنن الترمذی/الإیمان ۱۶ (۱۲۳۷)، مسند احمد (۲/۲۳، ۶۰) (صحیح) » قال الشيخ الألباني: صحيح

....

اہل حدیث 4

ایک مسئلہ حل کر دیجیے :

ایک مسلم

صحابہ ؓ سے بدتمیزی کرتا ہے, قبر والوں سے مانگتا ہے, رسالت کے مکمل ہونے کو نہیں مانتا, رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی بجائے کسی اور کی اطاعت کرتا ہے, وغیرہ

دوسرے مسلم

جو صرف وحی : قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرتا ہےاس سے بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہے تو تمام فاضل دوست اس سلسلے میں *بیٹی والے مسلم* کو کیا مشورہ دیتے ہیں؟؟

وہ تحقیق کرے یا رشتہ قبول کر لے؟

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ(12:106 : سورہ یوسف)
ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں

"يايها الذين أمنوا إن جآكم فاسق بنبإ فتبينوا"

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئ فاسق خبر دے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو"(سورة الحجرات : 6

....

مسلم

رشتہ داری اور تحقیق :

جب کوئی شخص کسی کی بیٹی رشتہ مانگتا ہے تو یہ اچانک نہیں ہو جاتا .. کہ کوئی غیر اجنبی انسان کسی کے دروازہ پر دستک دے ... اور بیٹی کا رشتہ مانگے ؟ پہلے دونوں اطراف آپس میل جول بھڑاتے ہیں ایک دوسرے سے جان پہچان بھڑاتے ہیں ، ساتھ ساتھ تحقیق کرتے ہیں .. جب تسلی اور اطمینان ہو تا ہے تو رشتہ کی بات ہوتی ہے-
مزید وقت لگتا ہے .. اکثر منگنی بھی ہوتی ہے یا "" ہان " کہتے ہیں .. اس کے باوجود مزید وقت گزر جاتا ہے .. اگر کوئی گڑبڑ ہو بات ختم ہو جاتی ہے ...
کوئی شخص صرف کسی کے کہنے پر کہ وہ نیک لوگ ہیں ، بیٹا ملازمت یا برسرے روزگار ہے .. کہنے پر رشتہ داری نہیں قائم کرتا .. تحقیق لازم رواج ہے .

ایک تازہ مثال ، میرا ایک دوست ڈاکٹر ہے ، عام سادہ مسلمان ، زیادہ مذہبی نہیں ، اس کی بیٹی امریکہ میں پڑھ رہی ہے ، اس کا رشتہ آیا ، لڑکا بھی باہر ہے .. کسی مزید بات چیت سے پہلے اس نے لڑکے والوں سے پہلا سوال کیا کہ: کیا آپ شیعہ یا قادیانی تو نہیں؟ انہوں نے کہا نہیں .. پھر بات شروع ہوئی..... اس سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام مسلمان ان دو سے مطمئن نہیں- جو حقیقت سے قریب ہے اگرچہ شیعہ کو مسلمان ہی سمجھا جاتا ہے مگراکثر لوگ رشتہ داری پسند نہیں کرتے-

اب اس ٹاپک کو کسی کے زبانی "مسلم" یا مسلمان ہونے کے دعوے سے جوڑتے ہیں .. ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ کسی کی بیٹی کا رشتہ نہیں مانگ رہا .. نہ ہی وہ آپ سے کسی قسم کے سماجی یا معاشرتی تعلق کا تقاضا کرتا ہے ... اگر آپ کے اس سے کوئی کاروباری یا کسی قسم کا عام واسطہ ہے .. آپ کا ہمسایہ ہے .. وہ مسلمان ہو یا کافر .. اس سے آپ ذات پر کوئی براہ راست فرق نہیں پڑتا .. آپ اس کو اس کے گھر سے نہیں نکال سکتے نہ زبرسدتی اس کو مسلمان بنا سکتے ہیں .. ہو سکتا ہے کہ جیسے خیالات آپ اس کے متعلق رکھتے ہے وہ بھی آپ کے متعلق ویسے ہی سوچتا ہو ؟ آخری فیصلہ اللہ تعالی بروز قیامت کرے گا، جس کا یا تو ہم کو یقین نہیں، اگر ہے تو ہم بے صبر ہیں، خود ہے منصف بن کرفوری فیصلہ کر ڈالتے ہیں-

مسلہ ہے کہ نفس نہیں مان رہا ، فرقہ وا را نہ "بدعت ضلاله " کو ترک کرنے کو،41آیات قرآن ایک طرف نفس ایک طرف-

....

اہل حدیث-4

اللہ کے دیئے ہوئے نام کو چھوڑنا--- »کس نے چھوڑا؟

بدیل کرنا---- » کس نے تبدیل کیا ؛ وضاحت کرنے کو تبدیلی قرار دینا »»»

یہ ہے آپ کی اصل الجھن جسکی طرف آپ توجّہ نہیں فرما رہے ----

کسی نے کہا ہے ہم اللہ کے رکھے ہوئے نام کو تبدیل کرکے اسکی جگہ اپنا تجویز کردہ نام رکھ رہے ہیں۔

کم اہمیت دینا---»» یہ بات بھی بلا دلیل ہے۔
یہ سب وہم کے سوا کچھ نہیں۔

کئی دفعہ یہ بات دہرائی جا چکی ہے کہ کسی نے اللہ کے رکھے ہوئے نام کو ریجیکٹ کیا ہے نہ تبدیل --- صرف اسکی وضاحت کی ہے کہ اس کا اصل مصداق کون لوگ ہیں۔ کیا قران وسنت میں کہیں وضاحت پر پابندی ہے؟

....

سب اسکی اہمیت پر متفق ہیں تبھی تو اس کے دعویدار ہیں سارے حتّٰی کہ مرزایی بھی۔ باقی عمل عمل میں فرق ہے اس فرق کو ایک نام دے دیا گیا اور آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں -

....

مسلم ۲

اگر مسلم کے علاوہ کوئی اور نام رکھا جانا بدعت اور فرقہ واریت نہیں تو بدعت اور فرقہ واریت کے خلاف دلیلیں دینی چھوڑ دیں - پھر ہر ایک کووہ حق دیں جو آپ نے خود اختیار کرلیا ھے -

....

مسلم

اعلی مسلمان اور گھٹیا مسلمان ، مسلمان کون کافر کون ؟

ہم مسلمانوں کو بریلوی ، دیوبندی ، حنفی ، شیعہ ، سلفی ، اہل حدیث یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں ، جووہ بخوشی خود قبول کر چکے ہیں اور ناموں سے ان کے ایمان یا مسلمانیت کا فتوی لگاتے ہیں، کچھ فروعی اختلافات کی وجہ سے، صرف لیبل لگا کر،

کیا ہمارے اس اقدام سے وہ کافر، مشرک بن جایئں گے یا اسلام کے نچلے درجہ پر چلے جائیں گے اور کیا ہم اعلی ایمان دار قرار ڈکلئیر ہو جائیں گے ؟

ایمان کا فیصلہ تو اللہ کا اختیار ہے ، اگرکسی کا کفر یا شرک ظاہری طور پر واضح ہو جیسے قادیانی لوگ تو مسلمانوں کا اجماع ہوا اور ان کو اسلام سے خارج قرار دیا گیا-

ان کے علاوہ سب نام جو مشہور فرقے یا گروہ ہیں ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کرتے، صرف تکفیری خوارج دہشت گرد اپنے علاوہ دوسروں کو کافر کہہ کر مرتد قرار دیتے ہیں اور قتل کرتے ہیں.. تمام مکتبہ فکر (بریلوی ، دیوبندی ، حنفی ، شیعہ ، سلفی ، اہل حدیث) کے ۱۸۰۰ سے زائد علماء نے ان کو مسترد کیا "پیغام پاکستان" میں ، یہ اجماع ہے- اس سے ظاہر ہے کہ یہ سب (بریلوی ، دیوبندی ، حنفی ، شیعہ ، سلفی ، اہل حدیث، سلفی) علماء ایک دوسرے کو اختلافات کے با وجود مسلمان سمجھتے ہیں.. جس کا اظہار علامہ صاحب نے اس فورم پر بھی کیا ، تو پھر ہم ان ناموں سے چھٹکارا کیوں نہیں حاصل کرتے، اور اللہ کے پسندیدہ نام "مسلمان" اسلام پر متفق کیوں نہیں ہو جاتے؟

وضاحت کے بہانے قرآن کی آیات کا عملی انکاریا بدعت؟

کچھ علماء کہتے ہیں کہ بدعت، کوئی ایسی نئی بات اسلام میں داخل کرنا ہے جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہو، دوسرے علماء کہتے ہیں ہر ایسی نئی بات جو قرآن و سنت کے برخلاف ہو بدعت ہے.. جب اللہ نے مسلمانوں کو ایک نام دے دیا تو اس کے مقابل یا اس کے ساتھ کچھ نیا نام جوڑنا کیا بدعت ہے یا اس سے بھی آگے؟ کیا یہ اللہ کے حکم سے انحراف نہیں ہے؟
یہ معمولی یا صرف ایک نام کی بات نہیں .. ایمان کی بات ہے کہ ہم اللہ کے حکم کا عملی انکار کرکہ کدھر جا رہے ہیں؟ مسلمان کا مطلب ہے کہ اللہ کے حکم کے اگے سرنگوں ہونا ، اطاعت میں جھک جانا نہ کہ تاویلات سے اللہ کے حکم کا انکار کرنا، اصحاب سبت کی طرح؟
بہت لوگ دین اسلام کے کے احکام کو مانتے ہیں مگر عمل میں سستی کرتے ہیں اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر اللہ سے معافی اور بخشس کے طلبگار رہتے ہیں- مگر جو لوگ اللہ کے احکام کے برخلاف عمل کریں اور حجت و دلائل بھی دیں اللہ کے حکم کی نافرمانی کے حق میں؟ ایک دانشور صاحب جوشاید شراب کے شوقین تھے ٹی وی پر دلیل دیتے تھے کہ شراب اسلام (قرآن) میں ممنوع نہیں ہے- اس طرح کے حضرت کو کیا کہیں؟

اگر وضاحت کرنا ہو تو وہ اللہ کے دیئے گیے نام میں تبدیلی یا اضافہ سے مناسب نہیں- تفسیر کو قرآن کے ساتھ نہیں جوڑا جاتا ، علیحدہ لکھا ، پڑھا جاتا ہے کہ کہیں اصل کے ساتھ مکس نہ ہو جائے- اگر ساتھ لکھیں تو وہ تفسیر نہیں تحریف کے زمرہ میں آجاتے

گی -
کیا مسلمان نام کے ساتھ اس قسم کی وضاحت صحابہ اکرام نے کی؟

خوارج کو نام دیا گیا ، اصل کو نہیں تبدیل کیا .. اور بھی تلاف ہوتا تھا- ان کے سامنے قرآن اور رسول الله کی سنت موجود تھی، آج بھی موجود ہے ، ہم کو احتیاط کرنا ہے- ایسی وضاحت یا اقدام جو قرآن کے واضح احکام کے برخلاف ہو اور سپرٹ کے بھی خلاف ، فرقہ واریت ، جس سے قرآن نے منع فرمیا کہ جو ایسا کرے اس سے کوئی واسطہ نہیں .. تو بہتر ہے ایسی وضاحت کو اپنے تک محدود رکھیں ، نہ پھیلائیں ...

مسلمان کے ایمان کے درجات کی وضاحت و شناخت کےبزریعہ نام؟

ایک دلیل دی جاتی ہے کہ: کیونکہ بریلوی ، دیوبندی ، حنفی ، شیعہ ، سلفی ، اہل حدیث، سلفی یا منکرین حدیث (یا کوئی اور نام وغیرہ وغیرہ) سب لوگ چونکہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لہذا جو ان کو مسلمان نہیں سمجھتا یا کم درجہ کا مسلمان سمجھتا ہے ، ان کے نام کے ساتھ کوئی سابقہ یا لاحقہ یا شناخت، وضاحت کا کا طریقه ہونا چاہیے ؟

الله نے مسلمانوں کے تین بڑے گروہوں کا ذکر قرآن میں فرمایا ہے:
ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّـهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾
پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا- پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں الله کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں- یہ بڑا فضل ہے (35:32 قرآن)

مگر میرے ناقص علم میں"ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ"، "مُّقْتَصِدٌ" یا " سَابِقٌ" ناموں کے فرقوں کا اسلامی تاریخ میں ذکر نہیں- "ظالم" گروہ تو تقریبا دور میں رہے ہیں- ایمان کم ، زیادہ ہوتا رہتا ہے ، اس کی اصلیت اور درجات، کا علم الله کو ہے-

الله اور رسول الله ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے درجات کا ذکر بھی ہے:
وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُوْلَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿4:69﴾
ترجمہ: اور جو لوگ الله اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر الله نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (سورة النساء،آیت 69)
ممکن ہے کہ مستقبل میں اپنے اور دوسروں کے ایمان کی پیمائش کا کوئی پیمانہ ایجاد کرنے کے دعوے دار کسی وقت " صدیقین" ، "شہداء (شہادت دینے والے)" اور

"صالحین" کے نام سے بھی فرقے بنا ڈالیں- اگرچہ ایمان کی حالت کا صحیح علم اللہ کو ہی ہے-

مگر ہم نے خود ہی (دل میں) فیصلہ کر لیا ہے کہ جس گروہ سے میرا تعلق ہے صرف وہ ہی "اصل اسلام" پر کاربند ہے باقی مشرک ہیں ، اگرچہ ہم بظاھرکھل کر دوسروں کی تکفیر نہیں کرتے اور اتحاد مسلمین ، فرقہ واریت کو حرام بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن ڈیکلر کرتا ہے کے ان لوگوں ، فرقہ بازوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں- ہم بھول جاتے ہیں کہ اللہ ہمارے دلوں کے بھید جانتا ہے ، اور یہ بھی جانتا ہے کہ ہم کیا اور کیوں کر رہے ہیں ، اور یہ بھی کہ کیا ہم قرآن اور اللہ کے احکام پر دل سے عمل کر رہے ہیں یا صرف ظاہری طور پر؟

کل کلاں اگر مخالف مکاتب فکر کے لوگوں نے اپنے آپ کو سلفی، اہل سنت ، اہل حدیث ، بریلوی یا دیوبندی کہنا شروع کر دیا تو پھرضرورت پڑے گی کہ نام کے ساتھ اس سابقہ یا لاحقہ کا اضافہ کریں کہ 'اصلی اہل حدیث'، اصلی اہل سنت، اصلی دیوبندی، اصلی بریلوی .... جیسا کہ اصلی اہل سنت یا اصلی سلفی کی اصطلاحات کے معروف ہونے کا بھی ذکر معلوم ہوا- کیونکہ مدمقابل فکر رکھنے والوں نے بھی اپنے آپ کو ان ناموں سے معروف کر دیا تھا۔ پھر اصلی اہل حدیث میں بھی کئی ورژن آئیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

اگر وضاحت کرنا ہو تو وہ اللہ کے دیئے گیے نام میں تبدیلی یا اضافہ سے مناسب نہیں- تفسیر کو قرآن کے ساتھ نہیں جوڑا جاتا ، علیحدہ لکھا ، پڑھا جاتا ہے کہ کہیں اصل کے ساتھ مکس نہ ہو جائے- اگر ساتھ لکھیں تو وہ تفسیر نہیں تحریف کے زمرہ میں آجاتے گی -
کیا مسلمان نام کے ساتھ اس قسم کی وضاحت صحابہ اکرام نے کی؟ حالانکہ اختلاف ہوتا تھا- ان کے سامنے قرآن اور رسول اللہ کی سنت موجود تھی، آج بھی موجود ہے ، ہم کو احتیاط کرنا ہے- ایسی وضاحت یا اقدام جو قرآن کے واضح احکام کے برخلاف ہو اور سپرٹ کے بھی خلاف ، فرقہ واریت ، جس سے قرآن نے منع فرمیا کہ جو ایسا کرے اس سے کوئی واسطہ نہیں .. تو بہتر ہے ایسی وضاحت کو اپنے تک محدود رکھیں ، نہ پھیلائیں ...

گزارش :
کیا یہ ممکن ہے کہ تمام مسلمان اللہ کے دیے نام کو مکمل اپنا لیں.، وضاحتی نام جو خود رکھ لیے ہیں ان کو علیحدہ کر دیں اور اپنے فقہی اختلافات کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت یعنی رسول اللہ اور صحابہ اکرام کے راستہ پر چلنے کی کوششیں اور دعوہ بھی جاری رکھیں- اللہ اس میں برکت ڈالے گا- انشاء اللہ

آپ کا شکریہ، کوئی گستاخی یا دلآزاری ہوئی ہو تو درگزر فرمائیں ...
قرآن کی آیات پر اختتام ..
والسلام

....

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورہ مائدہ ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا هے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا هے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا هے" (سورہ مائدہ ۳)

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَـٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ..(سورة الحج22:78)

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام ١٥٩)
"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے- (الأنعام ١٥٩)
وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ
’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘(آل عمران ۱۰۳)
وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَـٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان٣٠)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان٣٠)

بیانیہ

ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیادپراصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جایئں، جونام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار ریپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ...

اہل حدیث1

جب آپ خود کو مسلم کہیں گے تب آپکو خود اندازہ ہو جائے گا جب شیعہ بھی کہے گا میں بھی مسلم ہوں بریلوی بھی کہے گا دیو بندی بھی کہے گا خاص طوذ پر احمدی قادیانی بھی خود کو تب صرف مسلم ہی کلیم کرے گا۔ ۔آپ ضرور خود کو کہیں ہمیں کیا اعتراض ہے ہر کوئی خود کو سب سے پہلے مسلم ہی کہتا ہے

مسلم

مجھے اللہ کا حکم اور قرآن سب سے اوپر ہے میری عقل بعد میں ۔۔

قادیانی کافر ڈکلئیر ہیں مگر وہ مسلم کہتے ہیں اپنے آپ کو ۔تو کیا میں اپنا اللہ کا دیا نام ۔۔ جس کی نسبت ۔۔ السلام ۔۔ اسمہ حسنی سے ہے ۔۔ دین اسلام سے ہے ۔۔ اللہ کی اطاعت,فرمانبرداری surrender to His will ہے تبدیل کر لوں ؟

کافر پھر بھی مطمئن نہ ہوں گے میں اللہ کا گناہگار بن جاؤں ویسے ہی بہت گناہگار ہوں ۔۔ یہ میری سمجھ ہے ناقص کہہ لیں ۔ میں کسی پر بلیم نہیں نہ شدت پسندی ہے ہر کوئی اپنا جوابدار ہے ۔۔ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّـهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾

مسلم

آپ کا شکریہ

اہل حدیث

19/03/2018

آپ کہیں کوئی بات نہیں نا ہی اعتراض ہے ۔ حکم یا امر سے ہوتا یا نہی سے شاید ہم آپکو سمجھا نہیں پائے

مسلم

درست فرمایا ہر جگہ امر یا حکم کا استعمال نہیں ہوتا ۔مگر مطلب واضح ہوتا ہے ۔۔ آپ سب نے اپنی پوری کوشش کی شائید....... I something wrong with me

I am too rigid on Quranic verses and commands ... It is inconceivable to my mind that many verses of Quran can be almost set aside to cater for some apprehension.. with no references from Quran or Hadith to support such act? While it also goes against the spirit of Quran against Sectarianism ... With those Allah says.. you have no concern .... The acts done even if in good faith runs counter to many verses ... Any how we leave it ... Just as it is and just pray to Allah for guidance. I respect all of you and will keep benefitting ... Normally people block me ... once they disagree but here people are very nice ... God bless

----

اہل حدیث

سوال: اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا تو ہم ساجد، ماجد، واجد کیوں ہیں؟

سب مسلمان کہلوائیں-
اس اعتبار سے یہ آیت اس حدیث سے نہیں ٹکراتی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے نام رکھنے کا حکم دیا؟

انفرادی اعتبار سے پہچان کے لئے مختلف نام رکھے جا سکتے ہیں (جو اللہ نے نہیں رکھے) تو اتنے فرقوں کی موجودگی میں پہچان کی خاطر اپنی الہامی کتاب کی طرف نسبت والے نام پر اعتراض کیوں؟

جبکہ اللہ نے جن کا نام مسلمان رکھا تو ان کو اسی قرآن میں ان کی الہامی کتاب کی طرف نسبت کر کے یعنی اہل الانجیل کہہ کر پکارا ؟؟

اہل حق، اہل ایمان، اہل اسلام، اہل توحید، اہل سنت، اہل حدیث سب نام قرآن و سنت کے موافق ہیں بلکہ ثابت ہیں اس پر کوئی ابہام نہیں ہے چودہ سو سال سے نا ہی یہ مسلم کی ضد ہیں

ترکت فیکم امرین لن تضلو ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی۔ ۔ ۔اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء ۔ ۔ قرآن وسنت کا حکم واضح ہے کہ قرآن اور حدیث یعنی وحی کی دونوں قسموں کے علاوہ کوئی شے حجت نہیں بس عقیدہ یہ ہونا چاہیے نام جو مرضی رکھ لیں-
قبائل اور اساتذہ کی طرف نسبتیں اگر رسول اللہ کے دور میں نبی کریم منع کر دیتے تو پھر ہم علی الاعلان کہ دیتے کہ شافعی مالکی حنبلی عراقی بخاری نقشبندی چشتی سب

رکھنا حرام ہے۔ بلکہ صوفیوں کے مقابلے اہل سنت اسلاف نے اپنے نام مکی اور مدنی رکھے

………………………………

ڈسکشن میں وقفہ ہو گیا …

بعد میں یہ سوالات و کمنٹس گروپ سے کاپی کیے- زیادہ تر پوائنٹس repeat رپیٹ ہو رہے تھے، لہٰذہ گروپ میں بحث براۓ بحث میں پڑنے کی بجایے .. یھاں جوابات لکھ دیے ہیں- اگرچہ اس طرح ان کو جواب در جواب کی سہولت نہیں مگر repetition اور طوالت سے بچاو کے لیے یہی مناسب سمجھا- دونوں طرف کے نظریات واضح ہیں-

………………………………

مسلم
جناب اب ہم نے گرامر پڑھنا یھاں پر:

1.Collective Nouns refer to things or people as a unit, bunch, audience: Example , Muslims, Christians, flock, team, group, family, band, village

2. Singular Nouns name one person, place, thing, or idea: Examples. cat, sock, ship, hero, monkey, baby, match.

3. Proper Nouns: Names specific to people, places, things , ideas: Hamid, Majid, Lahore, Taj Mahal, etc.

مسلمان ، مسلمون کامن نیم ہے گروپ کا .. ساجد، ماجد، واجد وغیرہ پراپر نام **Proper Nouns** ہیں … اللہ نے اہل ایمان کو **Collective Nouns** مشترکہ نام عطا فرمایا الْمُسْلِمِيْنَ ،مُّسْلِمَةً ،مُّسْلِمُونَ،مُّسْلِمًا ،مُسْلِمَاتٍ… جس کا واحد ہے "مسلم " -
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے نام رکھنے کا حکم دیا ہے وہ افراد کے ذاتی نام **Proper Nouns** کے متعلق ہے- آپ اس کو سمجھتے ہیں مگر بحث برایے بحث میں اس قسم کی بات نہ کریں ،وقت برباد ہوتا ہے-

اگرآپ اللہ کے عطا کردہ **Collective Noun** میں تبدیلی یا اضافہ چاہتے ہیں کس وجہ سے جیسے وضاحت کے لیے تو پھر وحی کو تبدیل کرنے کے لیے وحی لائیں-

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّـهِ [کلمات اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے] (یونس 10:64)
آپ تو کیا کسی، امام ، فقیہ ، عالم کی بھی یہ اتھا رٹی نہیں… کسی کے ذاتی خیالات سے وحی کا حکم نہیں تبدیل کیا جاسکتا،دین اسلام میں- کیا آپ کا مذھب اجازت دیتا ہے اس

کی؟ یہ بدعت بھی نہیں اللہ کی حکم عدولی ہے- آپ کیا کہ رہے ہیں کے آپ کو اس کا اندازہ ہے؟
اللہ کا فرمان ہے :
.وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّـهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (الجاثية45:7)
ہر سخت جھوٹے گناہگار کے لیے تباہی ہے (7) جو آیات الہیٰ سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر نا حق تکبر کی وجہ سے اصرار کرتا ہے گویاکہ اس نے سنا ہی نہیں پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو (الجاثية45:8)
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَـٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤: ١٨﴾
ہم نے اِس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے (18: 54)
هَـٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ (الجاثية45:11)
"یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے"(الجاثية45:11)
وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿١٨:٢٧﴾
اے نبیؐ! تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) سنا دو، کوئی اُس کے فرمودات کو بدل دینے کا مجاز نہیں ہے، (اور اگر تم کسی کی خاطر اس میں رد و بدل کرو گے تو) اُس سے بچ کر بھاگنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہ پاؤ گے (18:27)

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٨:١٠٦﴾
" کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں(103) وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہِ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں (104) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا اس لیے اُن کے سارے اعمال ضائع ہو گئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے (105) ان کی جزا جہنم ہے اُس کفر کے بدلے جو انہوں نے کیا اور اُس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے" ((18:106

اللہ کی طرف سے ہمارا امتحان ہے کہ فرقے بن گیے، ہم کو اللہ کی رسی ، قرآن کو پکڑنے کا حکم ہے .. ہم کوہر حالت میں اللہ کے حکم کا فرمنبردار رہنا ہے ..
یہی اسلام ہے ، یہی مسلم کا مطلب ہے، جس پر ہم قائم رہیں- اگر اللہ کی فرمانبرداری سے ہٹ گیے تو پھر "مسلمان" نہ رہے لغوی طور پر .. میں تکفیر کی جرات نہیں کر

سکتا نہ یہ میرا کام ہے.. صرف عربی لفظ "مسلم" کا مطلب بتلا رہا ہوں، آپ خود سمجھدار ہیں--
اہل الانجیل اللہ نے نصرانیوں کو کہا مگر کیا اہل القرآن ، اہل الفرقان ، اہل میزان، اہل مہیمن .. مسلمانوں کو کہا؟
قرآن ، فرقان ، میزان، مہیمن تو قرآن کے نام قرآن میں ہیں .ایک فرقہ نے اہل القرآن" کا نام بھی رکھ لیا ہے .. پھر مزید فرقے اہل الفرقان ، اہل میزان، اہل مہیمن ...سلسلہ کہاں ٹھرے گا؟
قرآن میں حدیث کا لفظ کئی جگہ قرآن کے لیے استعمال ہوا (نہ کہ حدیث کی موجودہ کتب کے لیے، جوقرآن کے تقریبا ٢٥٠ سال بعد مدون ہویں)- اللہ سبحان تعالی نے، جو غیب کا علم رکھتا ہے، بغیر کسی شک و شبہ کے قرآن کے علاوہ کسی اور حدیث (کلام) کا رد، انکار کیا، ایک مرتبہ نہیں بلکہ چار مرتبہ :

١.فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ(المرسلات 77:50)
اب اِس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام (حدیث) ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟ (المرسلات 77:50)
2.فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 7:185)
پھر(قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے (الأعراف 7:185)
3.تِلْكَ آيَاتُ اللَّـهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖفَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّـهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ(الجاثية45:6)
یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سناتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے، (الجاثية45:6)
4 .فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿ الطور 52:34﴾
اگر یہ اپنے اِس قول میں سچے ہیں تو اِسی (قرآن کی) شان کا ایک کلام بنا لائیں (الطور 52:34)

میں نے بہت تحقیق کی ، آپ بھی کر لیں ، قرآن اور حدیث کے سافٹ ویئر موجود ہیں "اہل حدیث " لکھ کرسرچ کریں، زیرو نتیجہ ملے گا- "اہل حدیث " نہ قرآن میں ہے نہ کسی حدیث میں یہ بعد کی ایجاد ہے،Collective noun حدیث کا علم رکھنے والوں لے لیےاچھی اصطلاح ہے، شرعی سند نہیں عام عربی کی اصطلاح ہے .. جیسے کیمسٹری ایکسپرٹ کو "کیمیا گر" انگریزی میں سائنس کے ایکسپرٹ کو" سائنس دان" وغیرہ-

آپ نے فرمایا : " اہل حق، اہل ایمان، اہل اسلام، اہل توحید، اہل سنت، اہل حدیث سب نام قرآن و سنت کے موافق ہیں بلکہ ثابت ہیں اس پر کوئی ابہام نہیں ہے چودہ سو سال سے نہ ہی یہ مسلم کی ضد ہیں-"
یہ سرے نام اچھے ہیں جو مسلمان اپنی جماعت کے اندر مخصوص پرہیز گار لوگوں کے لیے اگر استعمال کرتے ہوں تو کوئی حرج نہیں مگر یہ اللہ کے عطا کردہ Collective Noun کا متبادل نہیں ہو سکتے ... "اہل حدیث" جیسے پہلے بیان کیا قرآن و حدیث ثابت

نہیں، دوسرے ناموں کی سند یا ریفرنس مل سکے تو نوازش ہو گی- قرآن و سنت تو بلا شک واضح ہے-
بزرگوں نے جو کیا ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، ہم ان کی عزت و احترم کرتے ہیں اللہ ان پر رحم فرمایے اور ان کے درجات بلند کرے-
یہاں دلیل قرآن و سنت سے چلے گی-

....

اہل حدیث 4
؛؛مسلم کے علاوہ اور نام ؛؛ بدعت ہوگا جب وہ دین میں اضافہ بنے اور تب فرقہ واریت بنے گا جب وہ دین میں تفریق کرے۔
وضاحت کرنا، وضاحتی بیان دینا، وضاحتی نام اختیار کرنا ---- یہ سب دین میں کوئی اضافہ نہیں ورنہ سارے صحابہ، تابعین ، تبع تابعین ، محدّثین بدعتی قرار پائیں گے جنہوں نے اہل سنّت/ اہل حدیث ، سلفی وغیرہ ناموں کو اختیار کیا گمراہ فرقوں کے مقابلے میں --- اور یہ اسوقت ضروری ہوگیا تھا جب ہر مسلم کہلانے والے گروہ نے اسلام کا حلیہ بگاڑ دیا تھا۔ جن لوگوں نے اسوقت فرقہ واریت کے خلاف علم جہاد بلند کیا وہی اہل سنت الجماعۃ کہلائے کہ اصل دین سنّت رسول اور صحابہ کی جماعت کا طریقہ ہے۔
گمراہ فرقوں سے علیحدگی ضروری تھی جو مسلم نام سے ممکن ہی نہ تھی کیونکہ گمراہ لوگ اپنے آپ کو ڈنکے کی چوٹ مسلم کہلاتے مگر سنّت سے انحراف کی راہ پر گامزن تھے ۔ --- اہل حق نے اسوقت ان گمراہ فرقوں کی پہچان کروائی اور صحیح راہ پر گامزن گروہ کا بھی تعارف کروایا گمراہ فرقے چونکہ کئی شخصیات کے بدعی افکار کی بنا پر وجود میں آئے یا پھر کسی نئے ذہنی انتشار کی وجہ سے بگاڑ کا شکار ہونے تو ان فرقوں کی پہچان کیلئے بھی انکو نام / ٹائٹل دیئے گئے مثلاً جہمیہ، قدریہ، معتزلہ، روافض، خوارج »»»»» اور موجودہ دور میں پرویزی، غامدی، وغیرہ ---- اور ان سب کے مقابلے میں اہلحدیث، اہل السنّۃ و الجماعۃ یا سلفی / اثری وغیرہ وہ لوگ ہیں جو دین کی تعبیر میں سنّت رسول اور جماعت صحابہ وتابعین / سلف صالحین کے راستے پر گامزن ہیں۔

....

مسلم
پہلے وقتوں میں ، تاریخ میں بزرگوں نے کے کیا ، جو اس وقت مناسب سمجھا .. ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے-
اہل سنت الجماعۃ، اصل دین سنّت رسول اور صحابہ کی جماعت کا طریقہ ہے۔ آج کے دور میں جب نشرو اشاعت اور انٹرنیٹ کا دور ہے، قرآن و سنت کی کتب اور تفاسیر عوام کی پہنچ میں ہیں،تکفریت خوارج کے فتنہ کا رد ہوا- ہم کو اصل اسلام کی طرف جانا ہے، أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل"**Perfected religion** کی طرف ... کسی فرقہ کی نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... " نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے- اب وقت آ گیا ہے کے اضافی ، وضاحتی

نام صرف جھوٹے اور باطل فرقوں کے لیے مخصوص دیے جائیں اور مسلمانوں کی اکثریت صرف قرآن کے نام پر مطمین ہو جائے- قرآن ایک ابدی سرچشمۂ ہدایت ہے، اس کو صرف تلاوت تک محدود کرنا ظلم ہو گا:
وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَـٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان۳۰)
"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان۳۰)

....
اہل حدیث 4
کتنا عجیب ہے کہ جن لوگوں نے فرقہ واریت کے خلاف پوری تاریخ میں تحریک چلائی اور اس تحریک کو ایک نام دینے سے ان کو ہی الٹا فرقہ واریت کا طعنہ دیا جا رہا ہے-
کیا آپ چاہتے ہیں اس تحریک کا نام ہی نہ لیا جائے جس نے فرقہ واریت کے خلاف بند باندھے رکھا اور اسی کی وجہ سے آج اصلی دین قائم ہے -- کیا تاریخ میں سے کسی کا وجود مٹانا ممکن ہے ۔ نہیں نہیں--- ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔
....
مسلم :
کس نے کیا اور کیا نہیں کیا ، تاریخ میں موجود ہے .. جو اچھا کام کیا اس کا صلہ بھی ملے اور نیکی کا بھی ، اللہ کا وعدہ سچا ہے- وجود صرف حق کا ہے اور رہے گا .. جس نام کا وجود قرآن اور حدیث میں نہیں اس پر اصرار؟
ہم کو اصل اسلام کی طرف جانا ہے، أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ... کسی فرقہ کی نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... " نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے- اب وقت آ گیا ہے کے اضافی ، وضاحتی نام صرف جھوٹے اور باطل فرقوں کے لیے مخصوص دیے جائیں ان کی شناخت اور پہچان کے لیے-
....
اہل حدیث 4

یہ *بات خوب پلّے باندھنے والی* ہے کہ جو شخص صرف مسلم مسلم کی رٹ لگاتا ہے وہ فرقہ واریت سے امتیاز نہیں چاہتا اور اسکی آڑ میں اپنے باطل افکار کو چھپانا چاہتا ہے جیسے آجکل پرویزی اور غامدی اسی ٹول کو استعمال کر رہے ہیں۔
....
مسلم
قرآن بہت زیادہ مقامات پر عقل و فکر، شعور و تدبر اور آگاہی و بصیرت کی بات کرتا ہے اور ایسا دنیا کی کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں ملتا۔ کسی بھی مذہبی کتاب میں عقل و برہان پر اتنا زور نہیں دیا گیا جب کہ قرآن اپنے مخالفین کو واضح طور

پر برہان لانے کی دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو دلیل و برہان پیش کرو:(هَاتُوا بُرهَانَكُم اِنكُنتُم صٰدِقِينَ) قرآن کا اتنا زیادہ عقل و منطق اور غوروفکر پر زور دینے کاایک مطلب یہ سمجھانا بھی ہے کہ عقل استعمال کرنے کا وہاں پر ہی کہا جاتا ہے جب کوئی چیز نظر نہ آتی ہو اور اس کے ظاہر سے باطن کی طرف عقل کے ذریعے سفر کرنے کی ضرورت ہوتی ہو۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن ہمیں ظاہر سے اوپر اٹھ کر اور ظاہر پرستی کو چھوڑ کر گہرائیوں میں جا کر حقائق تلاش کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

اب آپ کھل گۓ جب قرآن و سنت سے کوئی دلیل نہ ملے تو دشنام طرازی شروع ہو جاتی ہے .. دوسرے کو باطل .. اپنے کو حق بغیر دلیل کے ...بہتر ہوتا آپ تہذیب کے دائرۀ میں رہتے اور اپنی ذاتی یا کسی کی دلیلوں کی بجایے قرآن و سنت سے ریفرنس دیتے مگر آپ کے پاس کچھ نہیں ... قرآن سے تو شیطان بھی بھاگ پڑتا ہے-

مسلم مسلم کی رٹ میرا ذاتی آئیڈیا نہیں ، اللہ کا حکم قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات جو فرقہ پرستی کی موت ہے-

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾

"... اب اگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا- اور جو میرے "ذِکر"(درسِ نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے" (قرآن 20:123,124)

....

اہل حدیث 4

ہاں جب یہ سب فرقے ختم ہو جائیں تو وضاحت اور امتیاز کی ضرورت بھی نہ رہے گی تب صرف مسلم سے کام چلے گا۔ جب مسلم کی تعبیر بگاڑی جائے گی تو اسکی وضاحت کے بغیر صرف مسلم پر اکتفا بذات خود ایک فرقہ واریت ہے ،

....

مسلم

ہم کو اصل اسلام کی طرف جانا ہے، أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ... کسی فرقہ کی نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... " نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے- اب وقت

آ گیا ہے کے اضافی ، وضاحتی نام صرف جھوٹے اور باطل فرقوں کے لیے مخصوص دیے جائیں ان کی شناخت اور پہچان کے لیے-

....

اہل حدیث 4

ایسے میں قرآن مجید کی ایات پیش کرتے چلے جانا غیر متعلق ہے کہ اسکا یہ محلّ ہی نہیں۔

....

مسلم

استغفراللہ استغفراللہ استغفراللہ ... .

کوئی مسلمان اپنی ذاتی خواہشات نفس کی محبت میں قرآن کی آیات کو غیر متعلق قرار دے سکتا ہے ... جو فرقہ پرستی کو موت ہے .. استغفراللہ استغفراللہ استغفراللہ ....

سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ عبادالرحمن کی صفات بیان کرتا ہے یعنی اللہ کے حقیقی بندوں کی صفات کیا ہونا چاہئیں۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ اِذَا ذُكِّرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّہِم لَم يَخِرُّوا عَلَيہَا صُمًّا وَّعُميَانًا(فرقان:٧٣)

اس آیت میں کہا جارہا ہے کہ اللہ کے بندے وہ ہوتے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے یا انھیں آیات الٰہی کی یاد ہانی کروائی جاتی ہے تو وہ ان کے سامنے اندھے اور بہرے بن کر سجدہ ریز نہیں ہوجاتے۔ گویا اللہ تعالیٰ یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ قرآنی آیات کو صرف مقدس سمجھ کر چومنے کا عمل انجام نہ دو بلکہ ان پر غوروفکر کرو ہم نے ان میں بڑے گہرے پیغامات رکھے ہیں جو تمھاری زندگیوں کو تبدیل کرسکتے ہیں۔

"المسلم هوا لمستسلم لامر الله".’’مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے‘‘۔ (لسان العرب).یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار بنائے۔ جو اپنے نفس امارہ کی خواہش سے اٹھنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کردے۔

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَـٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا﴿٤٣﴾

" کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہِ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟ (25:43)

اسلام کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے- اللہ کے احکامات سے دور ہو کر انسان گمراہ اور باغی بن جاتا ہے اور ان کی زندگی خواہشات اور نفس کی پیروی کے نقصانات و مصائب سے ان کے لئے وبالِ جان ہوجاتی ہے- اسلام ایک ہمہ گیر طریقۂ زندگی ہے جو انسانی خیالات اور اعمال کی مکمل رہنمائی کرتا ہے- اسلام کے معنی؛ تابع ہونا یعنی خود کو خدا کی رضا کا تابعدار اور فرمانبردار بنانا ہے۔ لفظ مسلم اسی مخرج سے نکلا ہے جس کے معنی وہ جو تابعدار ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر سچا مسلمان خود کو ہر وقت خدا کے سامنے حاضر سمجھتا ہے۔ لہٰذا اللہ کے احکام کی پیروی کرنے والا مسلمان ہے اور نفس کی پیروی کرنے والا شیطان کے راستہ پر نکل پڑتا ہے

عربی لغت میں مسلمان کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ :"المسلم هو مظهر للطاعة".’مسلمان وہ ہے جو سراپا اطاعت ہے‘‘۔ (ابن منظور،لسان العرب، مادہ مسلم ج12، ص293)

یعنی جس کا وجود اطاعت الہٰی اور اطاعت رسول سے عبارت ہے۔ اس کے وجود میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا رنگ نظر آتا ہے۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَ فِىۡ هٰذَا(سورة الحج22:78)

مفہوم :"اسی اللہ۔نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم۔ہے"۔

"المسلم هو التام الاسلام".’’مسلمان وہ ہے جس نے خود کو اسلام میں ڈھال لیا ہے‘‘۔ (لسان العرب)۔ یعنی جس کا وجود چلتا پھرتا اسلام ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا عملی اظہار وجود مسلم سے ہوتا ہے۔

هو مومن بها۔’’مسلمان وہ ہے جو تعلیمات اسلام پر ایمان رکھتا ہے‘‘۔ (لسان العرب)۔ یعنی اس کو یقین حاصل ہے کہ اسلام کا ہر عمل اور ہر امر و نہی اس کے نفع کے لئے ہے۔

"المسلم هوالمخلص لله العبادة" ۔’’مسلمان وہ ہے جو عبادت کو اللہ ہی کے لئے خالص کرلے‘‘۔(لسان العرب)

یعنی مسلمان وہ ہے جو ایاک نعبد کا پیکر بن جائے، جو صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرے۔ اس کے وجود سے عبادتِ غیر کی ہر صورت کا خاتمہ ہوجائے۔ عبادت میں اس بندے کا اخلاص بڑھتے بڑھتے اس کو ایسا کردے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔

مسلمان کا مطلب ہے دین اسلام کا پیروکار ہونا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صرف وہی شخص مسلمان ہے جس کا وجود دوسروں کے لئے منبع امن و عافیت اور سر چشمہ امن و سکون ہو۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے :

’’مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان کے جان و مال اور عزتیں محفوظ رہیں۔‘‘ [بخاري، الصحيح، 1 : 13، كتاب الايمان، رقم : 10]

قرآن کی آیات کو جھٹلاناhttp://bit.ly/2HiHoGR :

....

اہل حدیث 4
مسلم نام کی وضاحت کو بدعت قرار دینا بذات خود ایک گمراہی ہے جبکہ اسکی وضاحت کی اشد ضرورت ہو ---- اور وضاحت پر قدغن لگانا کس قرآنی آیت میں آیا ہے۔
ایسے میں کسی پختہ کار اہل حدیث عالم سے بدعت کا مطلب خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے جو آپ کو تشریع اور تدبیر میں فرق ،،، بدعت اور مصالح مرسلہ میں فرق سمجھا سکے ۔

....
مسلم :

آپ قرآن کی 41 آیات کی وضاحت نہیں فرما رہے بلکہ وضاحت کی آڑ میں رد کر رہے ہیں ، اپنی رائے سے اپنی طرف سے قرآن کی آیات کے من گھڑت مطلب نکلنا گناہ عظیم ہے:

"مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ"
جو شخص قرآن میں بغیر علم کے گفتگو کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔
"مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ"۔
جو شخص قرآن کے معاملے میں (محض) اپنی رائے سے گفتگو کرے اور اس میں کوئی صحیح بات بھی کہہ دے تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی،باب ماجاء فی یفسرالقرآن ،حدیث نمبر:۲۸۷)
فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾
"... اب اگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا- اور جو میرے "ذِکر"(درسِ نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے" (قرآن :20:123,124)

بدعات ضلالہ :

اسلام مکمل دین ہے اس میں کوئی نئی بات شامل کرنا بدعات میں ہے- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے : ’’فإنّ كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة‘

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”..... اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے“۔
تخریج دارالدعوہ: سنن الترمذی/العلم ۱۶ (۲۶۷۶)، سنن ابن ماجہ/المقدمة ۶ (۴۳، ۴۴)، (تحفة الأشراف: ۹۸۹۰)، وقد أخرجہ: مسند احمد (۱۲۶/۴)، سنن الدارمی/المقدمة ۱۶ (۹۶) (صحیح)

....
اہل حدیث 4
مالھٰؤلاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا
جناب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امّت میں حق پر رہنے والے ایک گروہ کا تذکرہ فرمایا : لا تزال طائفۃ من امّتی ظاہرین علی الحقّ الخ (بخاری، ترمذی وغیرہ) اور تمام محدّثین بشمول امام بخاری، امام علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل متفق ہیں کہ اس سے مراد "اہل حدیث" ہیں---- لگائیے فتویٰ ان اماموں پر کہ یہ سب بدعتی تھے قران مجید کی آیات کو نہیں سمجھ پائے تھے ---- تو پھر ہماری بھی خیر ہے ان شااللہ!

....
مسلم :
"اہل حدیث" ایک خوبصورت نام ہے، حدیث والے ... یہ اصطلاح قرآن اور حدیث میں نہیں، یہ بعد کی ایجاد ہے،کوئی غلط نہیں جب شروع میں "حدیث کے علماء" سے منسوب تھی مگر اب ایک مسلمانوں کے فرقہ کے ساتھ مخصوص ہے- آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد؟ یا پھر سہولت کے مطابق دونوں؟

بزرگان کیا تھے اور کیا نہیں تھے اللہ جانتا ہے ، ہم ان کی عزت کرتے ہیں- اصحابہ اکرام قرآن کے بر خلاف کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتے- اگر صحابہ کے بعد کسی نے "اہل حدیث' کے نام سے کوئی خاص فرقہ بنایا تو یہ قرآن کے خلاف ہے (فرقہ نہیں بنایا انہوں نے)، کسی بزرگ یا علم کا وہ عمل جو قرآن کے خلاف ہو وہ قبول نہیں کیا سکتا-

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ نے خلافت سنبھالتے ہی اعلان کیا کہ:

"میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور رسول ﷺ کا مطیع رہوں اور اگر میں اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری کوئی اطاعت تم پر نہیں ہے" (طبری ، ابنِ ہشام)-

ہماری حیثیت نہیں کہ بزرگان دین پرتنقید کریں ، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اللہ کا فرمان ہے:

تلکَ اُمّۃٌ قَد خَلَت لَها ما کَسَبَت و لکم ما کَسَبتُم ولا تُسئَلونَ عَمّا کانوا یَعمَلونَ۔

:"وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ انہوں نے کمایا، وہ اُن کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے(قرآن 2:134)

اور یہ بھی فرماتا ھے:

رَبَّنا اغفِرلَنا وَلاِ ِخوانِنا الذینَ سَبَقونا بِالایمانِ وَلا تَجعَل فی قُلوبِنا غِلّاً لِلّذینَ آمَنوا رَبَّنا اِنَّکَ رَؤوفٌ رَحیمٌ۔ -(قرآن 59:10)

خدایا! ھمیں معاف کردے اور ھمارے ان بھائیوں کو بھی جنھوں نے ایمان میں ھم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مھربان اور رحم کرنے والا ھے -(قرآن 59:10)

اگرچہ یہ شرعی سے زیادہ تاریخی معاملہ ہے .. جس سے آپ اتفاق نہیں کریں گے ، نہ متفق ہو سکتے ہیں .. کیونکہ پھر آپ کے فرقہ کے نام کا جواز ختم ہو جائے گا- مسلمانوں کے جمہور کے مطابق لفظ "اہل حدیث" قدیم اور جدید دو اصطلاحوں میں منقسم ہے یعنی اہلِ حدیث کا عنوان دواصطلاحوں میں مختلف معانی کا حامل ہے:
١۔ اہلحدیث باصطلاح قدیم: اصطلاحِ قدیم میں اس سے مراد وہ لوگ تھے جوحدیث روایت کرنے، پڑھانے، اس کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی شرح میں مشتغل رہتے تھے، انہیں محدثین بھی کہا جاتا تھا اور وہ واقعی اس فن کے اہل سمجھے جاتے تھے؛ سواہلِ علم کی اصطلاح قدیم میں اہلِ حدیث سے مراد حدیث کے اہل لوگ تھے، اہلِ ادب، اہلِ حدیث، اہلِ تفسیر سب اسی طرح کی اصطلاحیں ہیں۔ حافظ محمد بن ابراہیم الوزیر ؒ(٧٧٥-٨٤٠ہجری)لکھتے ہیں:"یہ بات معلوم ہے کہ اہلِ حدیث اس طبقے کا نام ہے جو اس فن کے درپے ہو اس کی طلب میں منہمک رہے۔ایسے سب لوگ اہلِ حدیث ہیں؛ خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں "۔ (الروض الباسم لابن الوزیر: ١٢٢/١)
٢۔اہلحدیث باصطلاحِ جدید: اہلحدیث سے مراد ترک تقلید کے نام سے ایک فقہی مسلک پیداہوا جوپہلے کچھ عرصے تک وہابی کہلاتا تھا۔ یہ جدید اصطلاح "بطور فرقہ" اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی، اس کا آغاز چودھویں صدی ہجری سے ہوتا ہے؛ یایوں سمجھ لیجئے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں اس کے لیئے کچھ حالات سازگار ہوگئے تھے، اس وقت یہ فرقہ وجود میں آیا۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین کا ذکر چار ہی قسم کی کتابوں میں ملتا ہے ۔طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ۔آج تک طبقات غیرمقلدین نامی کوئ کتاب محدثین نے نہیں لکھی-

....

اہل حدیث 4

ہم علی الاعلان یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان اسوقت تک خالص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ سنّت وجماعت کا حامل نہ ہو کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امّت کو افتراق وانتشار کے وقت یہی راستہ بتایا تھا

علیکم بسنّتیو سنّۃ الخلفاء الرّاشدین ---

ما انا علیہ الیوم واصحابی----

وھی الجماعۃ -----

اور یہ ساری احادیث قران مجید کی اس آیت کی تفسیر ہیں

ومن یشاقق الرّسول من بعد ما تبیّن لہ الھدیٰ ویتّبع غیر سبیل المؤمنین الخ (النساء :115)

....

مسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”..... اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے“۔

تخریج دارالدعوہ: سنن الترمذی/العلم ۱۶ (۲۶۷۶)، سنن ابن ماجہ/المقدمة ۶ (۴۳، ۴۴)، (تحفة الأشراف: ۹۸۹۰)، وقد أخرجہ: مسند احمد (۱۲۶/۴)، سنن الدارمی/المقدمة ۱۶ (۹۶) (صحیح)

جو اللہ کی آیات سے روگردانی کرے ....

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّـهِ [کلمات اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے] (یونس 10:64)

کسی کے ذاتی خیالات سے وحی کا حکم نہیں تبدیل کیا جاسکتا،دین اسلام میں-

اللہ کا فرمان ہے :

.وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّـهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (الجاثیة45:7)

ہر سخت جھوٹے گناہگار کے لیے تباہی ہے (7) جو آیات الٰہیٰ سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر نا حق تکبر کی وجہ سے اصرار کرتا ہے گویاکہ اس نے سنا ہی نہیں پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو (الجاثية45:8)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَـٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤: ١٨﴾

ہم نے اِس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے (18: (54

هَـٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ (الجاثية45:11)

"یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے"(الجاثية45:11)

وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿١٨:٢٧﴾

اے نبیؐ! تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) سنا دو، کوئی اُس کے فرمودات کو بدل دینے کا مجاز نہیں ہے، (اور اگر تم کسی کی خاطر اس میں رد و بدل کرو گے تو) اُس سے بچ کر بھاگنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہ پاؤ گے (18:(27

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٨:١٠٦﴾

" کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں(103) وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہِ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں (104) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا اس لیے اُن کے سارے اعمال ضائع ہو گئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے (105) ان کی جزا جہنم ہے اُس کفر کے بدلے جو انہوں نے کیا اور اُس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے" ((18:106

اللہ کی طرف سے ہمارا امتحان ہے کہ فرقے بن گییے، ہم کو اللہ کی رسی ، قرآن کو پکڑنے کا حکم ہے .. ہم کوہر حالت میں اللہ کے حکم کا فرمنبردار رہنا ہے ..

یہی اسلام ہے ، یہی مسلم کا مطلب ہے، جس پر ہم قائم رہیں- اگر اللہ کی فرمانبرداری سے ہٹ گییے تو پھر "مسلمان" نہ رہے لغوی طور پر .. میں تکفیر نہیں کر سکتا نہ یہ میرا کام ہے.. صرف عربی لفظ "مسلم" کا مطلب پیش خدمت ہے -

....

اہل حدیث 4

گمراہ اور باطل نظریات اور فرقہ واریت سے امتیاز کے طور پر مسلم نام کی وضاحت اور نقلی سے اصلی ن کی پہچان کے طور پر اہل حدیث، اہل السنّۃ و الجماعۃ ، سلفی،

اثری کہلوانا ---- سبیل المؤمنین ہی ہے پوری تاریخ میں کسی ایک امام یا محدّث نے بھی اس پر اعتراض تو کجا الٹا تعریف وتوصیف ہی بیان فرمائی ہے۔
اور ہمارے کئی بھائی اس کو بدعت، فرقہ واریت قرار دیکر دین کی کونسی خدمت سر انجام دینا چاہ رہے ہیں۔

....

مسلم :
بزرگان دین کا معاملہ اللہ کے پاس ہے ہم ان کی عزت کرتے ہیں اور ان کی خدمات کا اعتراف بھی .. اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمایے۔
آج کے دور میں
آپ قرآن کی 41 آیات کی وضاحت فرما رہے ہیں، کوئی حدیث ، سنت کا ریفرنس دیں ....

اپنی رائے سے اپنی طرف سے قرآن کی آیات کے من گھڑت مطلب نکلنا گناہ عظیم ہے:
"مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ"
جو شخص قرآن میں بغیر علم کے گفتگو کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔
"مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ"۔
جو شخص قرآن کے معاملے میں (محض) اپنی رائے سے گفتگو کرے اور اس میں کوئی صحیح بات بھی کہہ دے تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی،باب ماجاء فی یفسر القرآن ،حدیث نمبر:۲۸۷)
فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾
"... اب اگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا- اور جو میرے "ذِکر"(درسِ نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے" (قرآن :20:123,124)

بدعات ضلالہ :

اسلام مکمل دین ہے اس میں کوئی نئی بات شامل کرنا بدعات میں ہے- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے : ’’فإنّ کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة‘
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”..... اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء

راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے“۔
تخریج دارالدعوہ: سنن الترمذی/العلم ۱۶ (۲۶۷۶)، سنن ابن ماجہ/المقدمة ۶ (۴۳، ۴۴)، (تحفة الأشراف: ۹۸۹۰)، وقد أخرجہ: مسند احمد (۱۲۶/۴)، سنن الدارمی/المقدمة ۱۶ (۹۶) (صحیح)

....

اہل حدیث 4
فرقہ واریت یقیناً ایک ناسور ہے ۔ نام اگر فرقہ وارانہ ہو تو بھی اور اگر کام فرقہ وارانہ ہو تو تب بھی۔
جب نام فرقہ وارانہ نہیں اور کام بھی فرقہ وارانہ نہیں تو خواہ مخواہ زور لگانے کا فائدہ نہیں۔
اہل حدیث ، اہل السّنّة و الجماعة وغیرہ... فرقہ وارانہ نام نہیں ہے یہ تو عین اسلام کی تعبیر ہے۔ پھر کام اسکی تصدیق بھی کرتا ہو تو .... ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔
اللہ ہمیں مسلمانوں میں سے اہلحدیث/ اہل سنت بننے کی توفیق دے اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہو.... آمین!

....
مسلم

بچپن سے سنا ہے کہ بہترین دعائیں پیغمبروں کی مقبول ہوئیں قرآن میں موجود ہیں اور حضرت محمدﷺ کی مسنون دعائیں احادیث میں موجود ہیں-یہ مکمل **comprehensive** ہوتی ہیں اور اللہ اور رسولﷺ کا بتلایا ہوا طریقہ ہی بہترین ہے -

اللہ ہمیں مسلمانوں میں سے اہلحدیث/ اہل سنت بننے کی توفیق دے اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہو.... آمین!

یہ موت کے وقت کی دعا جو آپ نے درج فرمائی کس قرانی آیات اور حدیث مبارکہ سے ثابت ہے؟ پھر کہتے ہیں بدعت ، بدعت کہتا ہے ...

گستاخی کی معزرت ...... میرا خیال ہے کہ یہ سہوا آپ نے اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے کہ دی ... آپ کو مسنون اور قرانی دعائیں ہم گنہگاروں سے زیادہ معلوم ہیں .. غور کی بات ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

یہ نام کا اثر ہے جب ہم اللہ رسول ﷺ کی باتیں، احکامات پر اپنے انسانی تخلیق شدہ نظریات کولاشعوری طور پر سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر طریقه ہے اللہ رسول ﷺ کے راستہ پر چلنے کا تو اس طرح کے واقعات پیش آ سکتے ہیں-

قرآن کی دعا بہتر ہے یا ہماری خود ساختہ ؟

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (102) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو (3:103)

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (قرآن 12:101)

میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)
رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿۷:۱۲۶﴾

".. اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال" (7:**126)**

وَ وَصّٰی بِہَاۤ اِبۡرٰہٖمُ بَنِیۡہِ وَ یَعۡقُوۡبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰی لَکُمُ الدِّیۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿سورة البقرة 132)

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔" ﴿ سورة البقرة 132)

قبر - سوالات اور مسلمان کے جوابات
"... پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اپنے پاس بیٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں:
تمہارا رب کون ہے؟ ------ تو جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے،

پھر کہتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے،

پھر اس سے پوچھتے ہیں: یہ شخص جو تمہارے مابین مبعوث کیا گیا کون ہے؟ ----- کہتا ہے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،

پھر کہتے ہیں: تمہارا علم کیا ہے؟ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی، پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت میں فرش بچھا دو، اور جنت کا دروازہ کھول دو،...."

[ابو داؤد (4753) مسند احمد (18063) اور یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع (1676) میں صحیح قرار دیا ہے ۔ صحیح مسلم 2871, ابن ماجہ 4269]

....

اہل حدیث 4
اپنے آپ کو مسلم کہہ لیں لیکن جو اپنے خالص اسلام کا اظہار کسی غیر فرقہ وارانہ نام سے کرنا چاہیے اسکو بدعت وانحراف نہ قرار دیں

....
مسلم 2
جی ھاں اعلی بات کو اعلی ھی کہنا چاھیے ----
قرآن کی آیت کے مقابلے میں دلیل جائز؛ لیکن حنفیوں کی حدیث کے بارے میں دلیل نا جائز ---واہ رے عقل تیرے کیا کہنے ----بس اپنے مسلک کو نہیں چھوڑ سکتے ---- مسلک سے اوپر اٹھنا ان کے بس کی بات نہیں چاھے قرآن کی آیت ھی کیوں نہ پیش کر دی جائے --
علامہ اقبال بے چارہ مولویوں کو سمجھاتے سمجھاتے مرگیا --- ھم کس کھیت کی مولی---

----
اہل حدیث 4
قرآن کی آیت کا مقابلہ کون کر رہا ہے محترم۔
قران کی آیت کا مدعا ہی غلط سمجھا جا رہا ہو تو اسکو اعلی کہنا---- کیا مطلب؟
قران کی آیت دلیل نہ بن رہی ہو تو اسکو دلیل کہنا بھی عجیب ہے۔
اللہ سمجھ دے

مسلم :
اس کا مفصل جواب پہلے دیا جا چکا ہے اس کمنٹ کے جواب میں ، اوپر 160 صفحہ پر ملاحظہ کریں

....
اہل حدیث 4
ایسے میں قرآن مجید کی ایات پیش کرتے چلے جانا غیر متعلق ہے کہ اسکا یہ محلّ ہی نہیں۔

▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪

اہل حدیث 4
حنفیوں کی دلیل بھی مانیں گے ان شااللہ اگر مل جائے تو۔
مسلک سے اوپر ضرور اٹھیں مگر یہ ضرور سوچیں سارے مسلک ایک جیسے نہیں۔
اہل حدیث 4
حق پر ایک ہی ہے حدیث نبوی کے مطابق اور اس نے قیامت رہنا ہے۔

مسلم 2
جی بالکل درست --- لیکن ایسی ھی باتیں اور دلیلیں حنفی بھی دیتے ھیں---- یہ کون کہتا ھے کہ قرآن یا حدیث کو ھم نہیں مانتے --- لیکن اپنے مسلک کی حفاظت سے لوگ

پیچھے نہیں ہٹ سکتے اور یہی ھے تقلید جامد --- ہم دوسروں کو تو کہتے ھیں مگر خود اسی بیماری کا شکار ہو چکے-- جب تک مسلکی تعصب کی عینک نہیں اترے گی حق تک پہنچنا مشکل ھے اور یہی رونا اقبال بھی رو کر گئے ---
بحرحال کیا کیا جا سکتا ھے ---
اللہ تعالی صحیح بات کو سمجھنے اور اس پہ عمل کی توفیق عطا فرمائے -- آمین

اہل حدیث۲
میرا نام اللہ نے مسلمان رکھا، میں احتشام بن گیا، اللہ نے انسان بنایا میں فوجی بن گیا۔

اہل حدیث 4
اسکو دلیل نہیں مانتے کچھ لوگ ---- اسکا کیا کریں۔

مسلم 2
کوئ دلیل ہو تو بندہ مانے --- یہ تو وھی دلیل ھے جو بریلوی عید میلاد کے بارے میں پیش کرتے ھیں--- اگر دلیلیں نہ ہوں تو سب فرقے ختم ہو جائیں بلکہ عیسائیت اور یہودیت بھی ختم ہو جائے--- ایسی دلیلوں کے سہارے ھی سب مسلک قائم ھیں تو چلو مسلک اھل حدیث کو بھی دلیلیں دینے دو ----- ایک اور فرقہ سہی۔
انتخاب کرنا پڑے گا ک نص قراں کو ماننا ھے یا دلیل کو

اہل حدیث 4
نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نور کی دلیل بھی تو قرآن میں سے دیتے ہیں۔ مانتے ہیں آپ؟
آیات پیش کر دینے کو دلیل دینا نہیں کہتے آیت دلیل بھی تو بنے۔

اہل حدیث 4
آیات درست استدلال غلط
اہل حدیث 4
استدلال کی غلطی کو واضح کریں تو فرقہ واریت
....
مسلم 2
Exacly 100 percent same words are heard by hanafis
.
What to do
....
اہل حدیث 4

هو سمّٰکم المسلمین سے یہ مطلب پوری امت میں سے کسی نے نہیں لیا کہ یہاں حصر ہے۔ اور نام رکھنے ممنوع ہیں۔ ہاں نام غلط نہ ہو بس

....

مسلم

بہت سوالات ہیں .. کس نے کیا کیا ؟ ہر ایک اپنے عمل کا ذمہ وار ہے .. بزرگ ہمارے ذمہ دار نہیں ..نہ ہم ان کی اندھی تقلید کے پابند .. اچھی درست بات قرآن و سنت کے مطابق جو کہے اس کی تقلید ، بزرگ کی نہیں اللہ رسول کی تقلید ہے ...

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ نے خلافت سنبھالتے ہی اعلان کیا کہ:

"میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور رسول ﷺ کا مطیع رہوں اور اگر میں اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری کوئی اطاعت تم پر نہیں ہے" (طبری ، ابنِ ہشام)-

ہماری حیثیت نہیں کہ بزرگان دین پرتنقید کریں ، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اللہ کا فرمان ہے:

تلکَ اُمّۃٌ قَد خَلَت لَھا ما کَسَبَت و لکم ما کَسَبتُم ولا تُسئَلونَ عَمّا کانوا یَعمَلونَ۔

:"وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ انہوں نے کمایا، وہ اُن کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے(قرآن 2:134)

اور یہ بھی فرماتا ھے:

رَبَّنا اغفِرلَنا وَلاِخوانِنا الذینَ سَبَقونا بِالایمانِ وَلا تَجعَل فی قُلوبِنا غِلّاً لِلّذینَ آمَنوا رَبَّنا اِنَّکَ رَؤوفٌ رَحیمٌ۔ -(قرآن 59:10)

خدایا! ھمیں معاف کردے اور ھمارے ان بھائیوں کو بھی جنھوں نے ایمان میں ھم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مھربان اور رحم کرنے والا ھے -(قرآن 59:10)

اللہ کے عطا کردہ نام کے بعد اور نام رکھنے ممنوع نہیں تو پھر یہ کیا ہے :

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (نافرمانی کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو"(محمد : 33)

"اور اللہ تعالی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو" (انفال : 1)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا کہنا مانو اور سنتے جانتے اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی مت کرو"(انفال : 20)

"اور اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو , آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جاے گی"(انفال : 46)

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو , اور تم میں اقتدار والے ہیں ان کی , پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ , اللہ تعالی کی طرف اور رسول کی طرف , اگر تمہیں اللہ تعالی اور قیامت ک دن پر ایمان ہے, یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے" (النساء : 59)

"اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاے" (آل عمران : 132)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے , اللہ اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں"(النساء 13)

"کہ دیجیے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم اس (اطاعت) سے منہ موڑو تو اللہ ایسے کافروں سے محبت نہیں رکھتا" (آل عمران : 32)

"اور جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی تو درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی"(النساء : 80)

یہ نام غلط ہوں یا درست اس کا فیصلہ ہمارے نفس نے کرنا ہے یا اللہ اور رسول (ﷺ) نے ؟

....

اہل حدیث 4
حنفی قطعاً یہ بات نہیں کرتے
وہ تو قرآن سے تقلید ثابت کرنے ہیں
ہم انکی استدلال کی غلطی واضح کرتے ہیں۔
فاسئلوا اهل الذکر سے تقلید نکالتے ہیں مگر ہم نہیں نکالنے دیتے۔
جیسے آپ صرف مسلم نام حلال باقی حرام نکال رہے ہیں۔ ہم نہیں نکالنے دیں گے
مسلم پر حصر ہوتا تو دیگر نام نہ ہوتے
صحابہ وتابعین اور محدثین کا راستہ ---- اہلحدیث، اہل سنت نام تھا اسوقت مگر آپ موجود نہ تھے۔

....

تقلید کیا ہے ؟
جو لوگ ان معاملات کی حقیقت کو سمجھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ کسی مجتہد امام کے قول پر عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے احکام کا جو معنی اس امام نے بعد از تحقیق مراد لیا، اس پر عمل کرنا۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ قرآن و حدیث کے مقابلے میں کسی امام کے قول کو ترجیح دینا (نعوذ باللہ من ذالک)۔ ایسا تو وہ کرے گا جس نے نعمان ابن ثابت یا محمد ابن ادریس کا کلمہ پڑھا ہو، یا جو خود کو مالک ابن انس یا احمد ابن حنبل کی امت سمجھتا ہو۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والا

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کہلانے والا صرف اسی خاتم النبیین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرے گا۔ البتہ یہ بالکل جائز ہے کہ کوئی شخص نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین تک پہنچنے اور ان کا مطلب سمجھنے کے لیے ان چاروں حضرات میں سے کسی کو اپنا مقتدا و پیشوا مان لے۔ لہذا اگر کسی شخص نے نماز میں رفع یدین کو اس لیے ترک کر دیا کہ اس کے امام کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا تھا، تو اس کا مطلب شرعی احکام کے مقابل امام کے قول کی پیروی نہیں بلکہ امام کے قول کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی ہے- ٹوپک سے ہٹ کر مزید ۔تفصیل لنک ... http://bit.ly/2EntpfP

....

اہل حدیث 2

تہتر میں سے ایک فرقہ نے ہی جانا ہے اگر کسی کو کوئی ابہام ہے کہ وہ فرقہ اہل حدیث کے علاوہ ہے تو پہلے دلائل کے لیے تیار ہیں - ۔پھر بھی اشکال ہو - ۔تو مباہلہ کے لیے تیار ہیں - - نبی کریم کی زندگی میں دین اسلام مکمل تھا - ۔دین اسلام صرف قرآن و سنت کا نام ہے - ۔اس پر دنیا کا کوئی بندہ مباہلہ کر لے- ۔الحمد للہ ہم نے قرآن و حدیث کی حجت کو شرح صدر اور دلیل سے مانا ہے - - ہمیں اس میں رائی برابر شک نہیں نا ہی ہم مبہم ہیں

....

مسلم

متفق ... ۔دین اسلام صرف قرآن و سنت کا نام ہے

کون قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں اس کا فیصلہ کا حق صرف اللہ کے پاس ہے – معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں ، اپنا جج خود نہ بنیں : اللہ فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (١٥٩ سورة الأنعام)

ترجمہ : “جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

لہٰذا ہم سب کو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا ہے ، اللہ اور رسولﷺ کا حکم ماننا ہے کسی دوسرے کا نہیں ، ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی دوسرا کیا کہتا ہے کرتا ہے ، وہ ٹھیک ہے یا میں غلط؟

اللہ شرک کو پسند نہیں کرتا ، اللہ کی جگہ جج بننا شرک نہیں تو کیا ہے؟

جب کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ :
” ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-”

....

72 فرقوں کی تصریح

اس حدیث میں مذموم فرقوں سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے فرقے مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جن کا اختلاف اہل حق سے اصول دین و عقائد اسلام میں ہے، مثلا مسائل توحید، تقدیر، نبوت، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و موالات وغیرہ میں، کیونکہ انہی مسائل میں اختلاف رکھنے والوں نے باہم اکفار و تکفیر کی ہے، فروعی مسائل میں اختلاف رکھنے والے باہم اکفار و تکفیر نہیں کرتے، (٧٣) واں فرقہ جو ناجی ہے یہ وہ فرقہ ہے جو سنت پر گامزن ہے، بدعت سے مجتنب اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلتا ہے، حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (٧٣) واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے-

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی -بد قسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں ہرگر وہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (٧٢) فرقوں میں شمار کرتا ہے-

۔حالانکہ اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعات دین مختلف الرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ،اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں ،حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں ،نماز پڑھتے ہیں ،روزہ رکھتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں ،معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں —دوسرے الفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے-

ایمان سے خارج نہیں ہوتا ۔دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں ۔بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں ۔

....

علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے:

وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقَی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ، مَسَاجِدُ ھُمْ عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِنَ الْھُدٰی عُلَمَآءُ ھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ۔
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی انہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے۔" (بیہقی) (مشکوۃ شریف ۔ جلد اول ۔ علم کا بیان ۔ حدیث 263)

تشریح : یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کو سوں دور ہوں گے۔ قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطۂ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں " رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اوامر و نواہی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب اخلاص کی دولت سے محروم ہوں گے۔
مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، ذکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔
اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور دنی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فرائض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جابروں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے۔

....

اہل حدیث 2
صرف مسلم حلال باقی حرام کا فلسفہ تکفیر ہے

....

مسلم

ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیادپراصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جایئں، جونام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار ریپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ...

کوئی تکفیر نہیں ... مقصد قرآن کی 41 آیات کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے ...جو فرقہ واریت کے خلاف آیات کے ساتھ پڑھنے اور غور و فکر سے ان پر عمل درآمد سے ہماری فلاح ہے .... جس کا دل کرتا ہے قرآن پر عمل کرے یا نہ کرے ... کوئی زبردستی نہین ....

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-(الأنعام ١٥٩)

....

اہل حدیث 4
صحیح مسلم کے مقدمہ میں امام ابن سیرین تابعی کا بیان ہے کہ ہم روایات میں اہل سنت اور اہل بدعت کا امتیاز کرتے ہیں

....

اہل حدیث1
سلفی صاحب حفظک اللہ یہ بحث شاید ہم انکو سمجھا نا پائیں اس لیے اسکو ترک کر کے قرآن و حدیث کی حجیت پختہ کریں
اس کو سمجھنے کے لیے کم از کم ابتدائی معلومات تو ہونی چاہیں کہ حرام کا حکم کیسے اخذ ہوتا
امام بخاری، احمد بن حنبل سب نے اہل حدیث کو حق پر مبنی گروہ قرار دیا--- یہ سب فرقہ پرست تھے
صرف ایک دلیل دوں گا تو ساری بات الٹی ہو جانی
اجماع امت ہے - - داڑھی بڑھانے کا حکم ہے - -چھوڑنے کا حکم ہے
وہ فرض نہیں ؟ کٹوانا حرام نہیں ؟
یہاں ہماری بحث بنتی نہیں وہ خود کو مسلم کہیں ہمیں اعتراض نہیں نظریہ حجیت وحی کا ہو بس اور کوشش یہ کریں کہ جس آیت کا جو معنی اخذ کر رہے اس کا وہی معنی سابقہ امت میں سلف میں موجود ہو - -ان شاء اللہ افہام و تفہیم کے لیے کافی ہے

....
اہل حدیث 4
یہ بحث تو بنتی ہے کہ وہ اہلحدیث/اہل سنت کہلوانے کو بدعت قرار دیں

اہل حدیث 3
کتاب : غنیتہ الطالبین
مصنف : شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ
صفحہ نمبر : 150
اہل بدعت کی پہچان :
یہ بات بھی سمجھ رکھو کہ اہل بدعت کی کچھ نشانیاں ہیں۔ جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔

اہل بدعت اہل حدیث کی غیبت کرتا ہے اور زندیق کی پہچان یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو حشویہ جھوٹا کہتا ہے اور قدریہ اہل حدیث کو مجبرہ کہتا ہے اور جہمییہ کی علامت ہے کہ وہ اہل سنت کا نام مشبہ رکھتے ہیں اور رافضی اہل حدیث کو ناصبیہ کے نام سے نامزد کرتے ہیں اور یہ سب لوگ یہ سب کچھ اس واسطے کرتے ہیں کہ ان کو اہل سنت سے تعصب اور دشمنی ہے اور اہل سنت کا نام صرف ایک ہی ہے۔ یعنی اہل حدیث اس کے اور کوئ نام ان کا نہیں اور بدعتی جو اہل سنت کا نام رکھتے ہیں۔ وہ ان کے نام سے باکل نہیں ملتے, جیسا کہ کفار مکہ نے پیغمبر ﷺ کے نام شاعر , ساحر , دیوانہ , آسیب رسیدہ اور کاہن رکھے تھے اور حالانکہ ان کو رسول مقبول ﷺ کے ناموں اور کی صفتوں سے کوئ تعلق ہی نہیں, اللہ ﷻ اور اس کے فرشتوں اور جنوں اور انسانوں اور اس کی تمام مخلوقات کے نزدیک رسول مقبول ﷺ کا نام رسول اور نبی ہے اور آپ سب عیبوں سے پاک ہیں۔ خداوند کریم فرماتا ہے کہ دیکھو تیری شان میں کیسی تمثیلیں لاتے ہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں اور کبھی سیدھے راستے پر نہیں آئیں گے۔

....
مسلم :
بزرگان دین کی عزت و تکریم ہے-حیرت ہے کہ وہ لوگ بھی ان کی تحریروں کو اپنے نقطہ نظر کی سپورٹ میں استعمال کرتے ہیں-کبھی مقلد ، کبھی غیر مقلد؟
بزرگان کی باتوں کا context کیا تھا معلوم نہیں تحقیق کرنا پڑتی ہے-
بہتر ہے کہ دلائل قرآن و سنت سے پیش کیئے جائیں ، جس کا انکار ممکن نہیں- ایک تحریر ملی ، بادل نخواستہ ریفرنس لنک کےے ساتھ پیش کر رہا ہوں صرف بات کو واضح کرنے کے لیے .. کیا یہ بات درست ہے؟
معلوم ہوا کہ غیر مقلدین (فرقہ جدید -اہلحدیث) کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (معاذ اللہ) مشرک اور بدعتی ہیں۔ مشرک اور بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں۔
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی(حنبلی) رحمہ اللہ "غنية الطالبين" میں نقل فرماتے ہیں کہ ...
...لوگوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ موتیوں کی طرح تھا اور آپ ﷺ نے تین بار لعنت فرمائی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضرت! میرے

ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس کو پھٹکار ہے ہیں۔آپﷺ نے ارشادفر مایا اللہ کے دشمن ابلیس خبیث نے اپنی دم اپنی دبر میں داخل کی اور سات انڈے دئیے۔ ان سے سات بچے پیدا ہوئے جو اولاد آدم کو گمراہ کرنے پر متعین کئے گئے۔ ان میں سے شیطان کا جو بچہ دوسرے انڈے سے پیدا ہوا اس کا نام "حدیث" ہے اور وہ نمازیوں پر مسلط کیا گیا (غنیة الطالبین ص235ج 1) Link : http://bit.ly/2GEyKBq

....

مسلم :

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾

"... اب اگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا- اور جو میرے "ذِکر"(درسِ نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے" (قرآن 20:123,124)

بدعات ضلالہ :

اسلام مکمل دین ہے اس میں کوئی نئی بات شامل کرنا بدعات میں ہے- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے : ''فإنّ كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة'

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "..... اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

تخریج دارالدعوہ: سنن الترمذی/العلم ۱۶ (۲۶۷۶)، سنن ابن ماجہ/المقدمة ۶ (۴۳، ۴۴)، (تحفة الأشراف: ۹۸۹۰)، وقد أخرجہ: مسند احمد (۱۲۶/۴)، سنن الدارمی/المقدمة ۱۶ (۹۶) (صحیح)

....

اہل حدیث1

اگر یہاں مسلما نام ہے تو آپ کی یات تو غلط ثابت ہوتی ہے ۔ ۔ یہاں ایک نام بھی ہے حنیفا ۔ شاید اب آپکو کچھ سمجھا پائیں مسلم صفت بھی ہے اگر نام ہے صرف تو پھر حنیف بھی جائز ہوا

مسلم سے پہلے کیا ہے۔؟
جو حنیفا کا اعراب ہے وہی مسلما کا ہے اس لیے آپ یہ نہیں کہ سکتے ایک معرفہ ایک نکرہ غور کر لیں متعدد نام خود قرآن سے ثابت ہیں ابراہیم حنیفا۔ ۔ امت قانتا۔ ۔امت شہیدا۔ ۔ اہل حق۔ ۔ فبای حدیث بعده یومنون۔ ۔فماذا بعد الحق الا الضلال اتعبوا ما انزل الیکم ان آیات و نصوص کے ایک دفعہ تراجم تفاسیر دیکھ لیں
امت وسط امت شہید مومنون اس پر تفصیل مضمون جب نظر سے گزرا بھیجوں گا کہ امت محمد ک اللہ نے کتنے ناموں سے پکارا ہے
....
مسلم
جناب ... جونام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار دہرایا ہو ...
هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ . (سورة الحج22:78)

سَمَّاكُمُ: نام رکھا

Sammākumu ... means ...... named you

فعل ماض والكاف ضمير متصل في محل نصب مفعول به

، **V** – 3rd person masculine singular (form II) perfect verb

PRON – 2nd person masculine plural object pronoun

Reference:
http://corpus.quran.com/wordbyword.jsp?chapter=22&verse=78#(22:78:1)

....

....

اہل حدیث1

اگر مسلم کے علاوہ حرام ہوتا تو اللہ اسکا مرتکب نا ہوتا آپ کواصل میں اس تشدد کا اندازہ نہیں آپ جنرل بات کر رہے ہیں اس لیے جواب جنرل دیتے ہیں ۔ ۔ اس نظریہ کے پیچھے جو مخفی ہے آپ کو اس کی سنگینی کا اندازہ نہیں

لیکن چونکہ آپ لوگ مخلص ہیں اسلام سے اس لیے ہم تکفیریوں والی بات نہیں لاتے
....
مسلم

حلال حرام تو الله کا اختیار ہے .. ہم کون ہوتے ہیں ...کسی کی تکفیر کرنے والے ...
جونام الله نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار دہرایا ... اور حکم بھی دیا "امر" تو اس کی طرف توجہ مبذول کرنے کی کوشش ہے .... قرآن کا طالب علم ہوں-
صفاتی نام جو قرآن سے ثابت ہیں وہ استعمال کرنا حرام نہیں ، ممنوع تو وہ نام ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت نہیں، بعد کی ایجاد ہیں، یہی بحث ہےکہ صفاتی نام کسی مخصوص کونٹیکسٹ میں استعمال ہوتے ہیں اصل نام کو مکمل ریپلیس نہیں کرتے- ہم سکتے ہیں کسی نیک مسلمان لوگوں کی جماعت کو متقین ، صالحین ...
آپ کا شکریہ والسلام

20 March 2028

....

مسلم 1

اختتامیه

روزانہ کے معمول کے مطابق آج صبح تفسیر ابن کثیر کے کے چند صفحات کا شیڈیول کے مطابق مطالعہ کے لئے بک مارکر سے کھولے تو خوشگوار حیرت کا سامنا ہوا- جو ملا جو پیش خدمت ہے --- اور باعث اطمینان و سکون ہے --

اختلافات کا فیصلہ کون کرے گا ؟

وَلِلَّـهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (قرآن 11:123)

"زمینوں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، تمام معاملات کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے، پس تجھے اسی کی عبادت کرنی چاہئے اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں" (قرآن 11:123)

اعلان کردے کہ اسی رحمن کے ہم بندے ہیں اور اسی پر ہمارا کامل بھروسہ ہے- اس پر بندوں کے سب اعمال ظاہر ہیں ۔ کوئی ایک ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں کوئی پراسرار بات بھی اس سے مخفی نہیں وہی تمام چیزوں کا خالق ہے مالک وقابض ہے وہی ہرجاندار کا روزی رساں ہے اس نے اپنی قدرت وعظمت سے آسمان و زمین جیسی زبردست مخلوق کو صرف چھ دن میں پیدا کردیا پھر عرش پر قرار پکڑا ہے کاموں کی تدبیروں کا انجام اسی کی طرف سے اور اسی کے حکم اور تدبیر کا مرہون ہے-

اللہ کا فیصلہ اعلی اور اچھا ہی ہوتا ہے جو ذات الہ کا عالم ہو اور صفات الہ سے آگاہ ہو اس سے اس کی شان دریافت کرلے- یہ ظاہر ہے کہ اللہ کی ذات کی پوری خبرداری

رکھنے والے اسکی ذات سے پورے واقف آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تھے۔ جو دنیا اور آخرت میں تمام اولاد آدم کے علی الاطلاق سردار تھے۔ جو ایک بات بھی اپنی طرف سے نہیں کہتے تھے بلکہ جو فرماتے تھے وہ فرمودہ الہ ہی ہوتا تھا ۔ آپ نے جو جو صفتیں اللہ کی بیان کی سب برحق ہیں آپ نے جو خبریں دیں سب سچ ہیں سچے امام آپ ہی ہیں:

تمام جھگڑوں کا فیصلہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کے حکم سے کیا جاسکتا ہے جو آپ کی بات بتلائے وہ سچا جو آپ کے خلاف کہے وہ مردود خواہ کوئی بھی ہو ۔

اللہ کا فرمان واجب الاذعان کھلے طور سے صادر ہوچکاہے:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ باللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (قرآن 4:59)

"اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے" (قرآن 4:59)

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ (قرآن 42:10)

اور جس چیز کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف پیدا ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے حوالے ہے۔ یہی اللہ میرا پروردگار ہے جس پرمیں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔(قرآن 42:10)

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (6- الانعام:115)

"تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، کوئی اس کے فرامین کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے"(6- الانعام:115)

تیرے رب کی باتیں جو خبروں میں سچی اور حکم وممانعت میں عدل کی ہیں پوری ہوچکیں ۔ یہ بھی مروی ہے کہ مراد اس سے قرآن ہے۔

وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾أُولَـٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَـٰكِنَّ اللَّـهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾

اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں (53) یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دیئے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں (54) اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے(55) آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے)28:56قرآن)

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّـهُ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿١١١﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ﴿١١٣﴾ أَفَغَيْرَ اللَّـهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾ وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّـهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿قرآن، الانعام ٦:١١٧﴾

"اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے بھی نازل کر دیں اور ان سے مردے بھی کلام کریں اور خواہ ہم ہر چیز کو ان کے سامنے لاکھڑا کر دیں تب بھی یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں مگر یہ کہ اللہ (اپنی قدرتِ قاہرہ سے) چاہے۔ لیکن اکثر لوگ جاہل ہیں۔" (قرآن, الانعام 6:111)

"اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں کو دشمن قرار دیا ہے جو ایک دوسرے کو دھوکہ و فریب دینے کے لیے بناوٹی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں اور اگر آپ کا پروردگار (زبردستی) چاہتا، تو یہ ایسا نہ کرتے پس آپ انہیں اور جو کچھ وہ افترا کر رہے ہیں اسے چھوڑ دیں۔ (112) تاکہ ان (بناوٹی باتوں) کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور تاکہ وہ اسے پسند کریں اور تاکہ وہ ان (برائیوں) کا ارتکاب کریں جن کے یہ مرتکب ہو رہے ہیں"۔ (قرآن, الانعام 6:112)

"کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو فیصل اور منصف تلاش کروں؟ حالانکہ وہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل اور واضح کتاب نازل کی ہے۔ اور ہم نے جن کو (آسمانی) کتاب دی وہ (اہل کتاب) جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) آپ کے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوا ہے پس آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں"۔ (قرآن, الانعام 6:114)

"اور آپ کے پروردگار کی بات صدق و سچائی اور عدل و انصاف کے لحاظ سے مکمل

ہے اور **اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے** اور وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے"۔ (قرآن, الانعام 6:115)

"(اے رسول(ص)) اگر آپ زمین کے رہنے والوں کی اکثریت کی اطاعت کریں گے (ان کا کہنا مانیں گے) تو وہ آپ کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے یہ لوگ پیروی نہیں کرتے مگر گمان کی اور وہ محض تخمینے لگاتے اور اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔" (الانعام 6:116

" بے شک آپ کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی راہ سے بھٹکا ہوا کون ہے؟ اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو"۔ (قرآن, الانعام 6:117)

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (قرآن 60:63)
اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں (قرآن 60:63)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عادت مبارک تھی کہ جوں جوں دوسرا آپ پر تیز ہوتا آپ اتنے ہی نرم ہوتے۔ یہی وصف قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوا ہے:

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ (قرآن 28:55)

"اور وہ جب کوئی فضول بات سنتے ہیں تو اس سے روگردانی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے! تم کو سلام! ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے"۔(قرآن 28:55)

....

ایک حسن سند سے مسند احمد میں مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے کسی شخص نے دوسرے کو برا بھلا کہا لیکن اس نے پلٹ کر جواب دیا کہ تجھ پر سلام ہو ۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم دونوں کے درمیاں فرشتہ موجود تھا وہ تیری طرف سے گالیاں دینے والے کو جواب دیتا تھا وہ جو گالی تجھے دیتا تھا فرشتہ کہتا تھا یہ نہیں بلکہ تو اور جب تو کہتا تھا تجھ پر سلام تو فرشتہ کہتا تھا اس پر نہیں بلکہ تجھ پر تو ہی سلامتی کو پورا حق دار ہے۔ پس فرمان ہے کہ یہ اپنی زبان کو گندی نہیں کرتے برا کہنے والوں کو برا نہیں کہتے سوائے بھلے کلمے کے زبان سے اور کوئی لفظ نہیں نکالتے۔ امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دوسرا ان پر ظلم کرے یہ صلح اور برداشت کرتے ہیں ۔ (ابن کثیر)

مسلم 2

Final verdict on Muslim

Discussion started on 13 March and was closed on 20 March 2028

....

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات – خلاصہ

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی لعنت کو اگرفوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا ، توابتدا میں قرآن کے حکم کے مطابق صرف ایک درست عمل کی شروعات سے شدت اور منفی رجحانات کو کم کرکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے سفر کا آغاز کے آجاسکتا ہے:

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (سورة الحج22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ . (سورة الحج22:78)

1.ہرایک فقہ اور فرقہ کا دعوی ہے کہ وہ قرآن و سنت پر پر عمل پیرا ہیں، جس کو دوسرے قبول نہیں کرتے اور وہ خود دعوی دار ہیں کہ وہ حق پرہیں- ہم سب کو معلوم ہے کہ مسلمان کے علاوہ تمام لیبل اور مذہبی القاب و نام بعد کے زمانہ کی ایجادات ہیں- تو ایک متفقہ نام "مسلمان" پر جو قرآن و سنت و حدیث اور تاریخ سے مسلسل پر ثابت ہے اور اور اب بھی ہماری اصل پہچان ہے، اس نام "مسلمان" کو مکمل اصل حالت میں بحال کر دیں-

2..تمام مسلمان اپنے اپنے موجودہ فقہ و نظریات پر کاربند رہتے ہوۓ، اللہ تعالی کے عطا کردہ ایک نام پر متفق ہو کر اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں،جو نام اللہ نے دیا وہ ہر طرح سے مکمل ہے،تعارف، شناخت یا کسی اور حجت کی وجہ سےفرقہ پرستی کو رد کریں- مسلمان کو کسی اکسٹرالیبل (extra label) کی ضرورت نہیں- جب کوئی آپ سے قریبی تعلقات یا رشتہ داری قائم کرنا چاہتا ہو تو تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں- اپنی مساجد، مدارس، گھروں اور اپنے ناموں کے ساتھ فرقہ وارانہ القاب لگانے سے مکمل اجتناب کریں- نفس کہتا ہے مشکل ہے، مگر اللہ کا حکم بھی ہے، فرمانبردار (مسلم) بن کر اس آزمائش سے گزریں، اللہ پرتوکل کریں-

3. یہ اقدام اسلام کے ابتدائی دور ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اکرام کے زمانہ کے مطابق ہو گا، جس کی خواہش ہر مسلمان دل میں رکھتا ہے- اللہ اور رسولﷺ یقینی طور پر آپ سے بہت خوش ہوں گے- اس احسن روایت، سنت کے دوبارہ اجرا پر اللہ ہم پر رحمتوں اور برکات کی بارش فرمایے گا- اس نیک عمل سے آپ دین و دنیا میں کامیابی کے راستے پر چل پڑیں گے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (ماآنا علیہ واصحابی) یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوں گے وہی جنتی ہیں- فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- تہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ خبر،محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی- بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں اور ہر ایک گروہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور

بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے- حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے-

4.کسی صورت میں کوئی گروہ دوسرے مسلمانوں کی تکفیر نہ کریں، ہر حال میں اس شدت پسندی سے بچنا ہے- جنت ، جہنم کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- ہم کو اچھے اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرناہے-

حدثنا عثمان بن ابي شيبة ، حدثنا جرير ، عن فضيل بن غزوان ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " ايما رجل مسلم اكفر رجلا مسلما ، فإن كان كافرا وإلا كان هو الكافر " .

´عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ` رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قائل) خود کافر ہو جائے گا“۔ [سنن ابی داوود حدیث نمبر: 4687]

تخریج دارالدعوہ: « تفرد بہ أبو داود، (تحفة الأشراف: ۸۲۵۴)، وقد أخرجہ: صحیح البخاری/الأدب ۷۳ (۶۱۰۴)، صحیح مسلم/الإیمان ۲۶ (۱۱۱)، سنن الترمذی/الإیمان ۱۶ (۱۲۳۷)، مسند احمد (۲۳/۲، ۶۰) (صحیح) » قال الشيخ الألباني: صحيح

5 تمام فقہ اور فرقوں کے علماء پر مشتمل ایک فورم تشکیل دیا جا ئے جہاں مسقل بنیاد پر پرکم از کم مشترکہ متفقہ اسلامی نظریات کو یکجا کے جا سکے[Minimum Common Points of Agreement]. غیر اسلامی رسوم و رواج کو بتدریج معاشرہ سے پاک کیا جائے- علماء کی جدید طریقه تعلیم اور ٹیکنولوجی سے مناسب تعلیم و تربیت اور معاشی سٹرکچر سرکاری طور پر نافذ کیا جاے- یہ تمام کام حکومت اور علماء کے تعاون سے سرانجام پا سکتے ہیں-

یہ ڈسکشن 13 مارچ سے 20 مارچ 2018 تک جاری رہی- ایک ڈسکشن سیشن سےصدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر اہل عقل کے لیے غور فکر کےدروازے کھل سکتے ہیں ....

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّـهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿ لأنفال: ٥٥﴾

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں (9:55)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّـهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّـهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾

اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر (قران 2:286)

1. فرقہ واریت کا خاتمہ : پہلا قدم
2. پہلا مسلمان ..First Muslim
3. مسلمان کون؟
4. عمر ضائع کردی
5. اختلاف فقه اور اتحاد مسلم
6. فرقہ واریت کیوں ؟ Why Sectarianism
7. کون ہیں؟ بریلوی , دیو بندی
8. بدعت ، بداء 1
9. بدعت – اَحادیث و اَقوال اَئمہ -2
10. فرقہ وارانہ مذہبی بیانیوں پر مختصر تبصرہ
11. فرقہ واریت – تاویلیں، دلائل اور تجزیہ
12. علم حدیث , فرقہ واریت اورقران – تحقیقی مضامین
13. تقلید کی شرعی حیثیت
14. مقلدین اورغیر مقلدین
15. اَہْلُ السُّنَّۃ وَالْجَمَاعَۃ‘‘ کون؟
16. تاریخی واقعات دین اسلام کی بنیاد ؟
17. شیعہ عقائد اور اسلام
18. شیعیت-عقائد-و-نظریات
19. تکفیری، خوارج فتنہ
20. انسداد فرقہ واریت

http://SalaamOne.com/muslim/

https://www.facebook.com/SalaamOne

https://twitter.com/SalaamOne

موبائل کے لئے سہولت - ٹیکسٹ فارمیٹ لنک http://bit.ly/2Jq8CMe